مسائل حج

لبیک اللھم لبیک

لبیک اللھم لبیک

لبیک اللھم لبیک

لبیک اللھم لبیک



کے متعلق ۵۰ سوالات

از جناب

آیۃ اللہ العظمیٰ المرجع الدینی الاعلیٰ **الشیخ بشیر حسین النجفی** (دام ظلہ الوارف)

بسمہ تعالیٰ

مسائلِ حج

حضرت آیت اللہ العظمیٰ الشیخ حافظ بشیر حسین النجفی دام ظلہ الوارف

منجانب: مرکزی دفتر حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای حافظ بشیر حسین نجفی دام ظلہ
مسجد امام بارگاہ حسینیہ اکرم روڈ پاک نگر، چوہ منڈی عقب ریلوے اسٹیشن لاہور
فون: 6278672 - 7225309 فیکس: 7611727

بسم الله الرحمن الرحيم

maablib.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

madbib.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ:

الحمد الله الذی هدانا صراطا سویا والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمدؐ و علی آلهؑ البردة المیامین واللعنة علی اعدائهم الی یوم الدین:

مقدس شہروں میں حج اور عمرہ جیسے فرائض کی ادائیگی کیلئے مومنین کی خواہش کے پیش نظر یہ کتاب آپکی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔اس سے پہلے بھی ہم مناسک حج وعمرہ کیلئے "المرشد الشفیق الی الحج والعمرۃ العتیق" کے عنوان سے کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں لیکن عمرہ اور حج کی ادائیگی کے دوران حجاجِ کرام اور عمرہ بجالانے والے حضرات بہت سے جدید مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ ہماری اُس کتاب میں چونکہ تمام مسائل بیان نہیں ہوئے تھے جن سے اکثر حجاج کرام کا واسطہ پڑتا ہے، لہذا ہم "اوضح المسائل" کے عنوان سے کتاب پیش کر رہے ہیں جو (تقریباً)

تمام اہم اور مبتلا بہ مسائل پر مشتمل ہے۔ دیگر بزرگ علماء کرام اور مجتہدین عظام نے بھی اس طرح کی کتابیں لکھی ہیں، ان کے بیان کردہ مسائل میں جو ہمارے فتوی کے مطابق نہ تھے۔ انھیں اپنے فتوی کے مطابق پیش کردیا ہے اور انشاء اللہ اس کتاب پر وظیفہ شرعی کے طور پر عمل کرنا کافی وافی ہوگا۔ امید ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو اپنی رحمت وسخاوت سے مومنین کے لئے ذخیرہ اخروی قرار دے گا۔

والسلام علی المومنین فی ارجاء المعمورۃ۔

حضرت آیۃ اللہ العظمی آقای الشیخ حافظ بشیر حسین نجفی دام ظلہ الوارف

maablib.org

استطاعت کے احکام

س(۱): ایک شخص کے پاس اس قدر مال ہے جو فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے کافی ہے، لیکن اس کے بیٹے کو شادی کی ضرورت ہے۔ کیا اس صورت میں یہ شخص مستطیع ہے؟ آیا اس کیلئے حج پر جانا جائز ہے یا اس رقم کو اپنے بیٹے کی شادی پر خرچ کرے؟

ج: ایسا شخص مستطیع ہے، البتہ اگر شادی نہ کرنا باپ کیلئے ناقابلِ برداشت مشکلات کا باعث ہو تو بیٹے کی شادی کرے۔

س(۲) انسان اتنے مال کا مالک بن جائے جو حج کے اخراجات کے لئے کافی ہو، لیکن وہ مریض ہو آیا حج ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ وہ پہلے پنا علاج کروائے؟

ج: حج کیلئے اس پر علاج کروانا واجب نہیں ہے

س(۳) ایک شخص کے پاس اتنا مال موجود ہے جو حج کی ادائیگی کیلئے کافی ہے، لیکن اس پر اتنی ہی مقدار میں قرض بھی ہے لیکن قرض ادا کرنے کا وقت

نہیں آیا اور اس کی ادائیگی کیلئے اس کے پاس کافی وقت ہے مثلاً چالیس سال تک وہ قسطوں میں ادا کرسکتا ہے۔ آیا اس صورت میں یہ شخص مستطیع ہے اور اس پر حج واجب ہے یا نہیں؟

ج: اگر حج کی ادائیگی اس کے قرضے کی قسطوں پر اثر انداز نہیں ہوتی تو یہ شخص مستطیع ہے اور اس پر حج واجب ہے۔

س(۴) ایک شخص کے پاس حج کی ادائیگی پر خرچ ہونے والی مقدار میں مال موجود ہے، لیکن یہ کسی دوسرے شخص کا مقروض ہے اور اس نے اسے پنج سال کی مہلت دے رکھی ہے تاکہ فریضہ حج انجام دے سکے، کیا یہ شخص مستطیع ہوگا اور اس پر حج واجب ہوگا یا نہیں؟

ج: اگر حج پر جانے کے باوجود مدت معینہ تک قرض ادا کرنے پر قادر ہے اور اس کیلئے کوئی مشکل بھی نہیں تو یہ شخص مستطیع ہوگا۔

س(۵) ایک شخص اتنا قرضہ لیتا ہے کہ اس سے حج ادا کرسکے یا اپنی ضروریاتِ زندگی کی اشیاء بیچتا ہے تاکہ اس سے حاصل ہونے والی رقم سے حج ادا کرے کیا ایسا حج کرنا اسکا واجب حج (حجِ عمری) شمار ہوگا؟

ج: قرض کی صورت میں واجب حج عمری شمار نہ ہوگا البتہ اگر یہ قرض معینہ مدت میں سے کسی مشقت اور حرج کے بغیر ادا کر سکے تو حجۃ الاسلام شمار ہوگا۔ اسی طرح ضروریاتِ زندگی کی اشیاء کو بیچ کر حج ادا کرنا بھی اُس صورت میں درست ہے جب اسکے لئے ایسا کرنا مشکل اور سختی کا باعث نہ ہو۔

س(۶) ایک شخص کی گردن پر جان بوجھ کر ماہ مبارک رمضان کا روزہ نہ رکھنے کا کفارہ ہے۔ البتہ یہ شخص دو ماہ پے در پے روزے بھی نہیں رکھ سکتا۔ اس کے پاس کچھ رقم موجود ہے اگر یہ کفارہ کے طور پر ساٹھ مسکینوں کو کھانا نہ کھلائے تو یہ رقم حج کے اخراجات کیلئے کافی ہے۔ آیا یہ شخص مستطیع شمار ہو گا؟ آیا اس پر حج کرنا واجب ہے یا اس رقم کو کفارہ کی ادائیگی پر خرچ کرے؟

ج: اگر اسے علم ہے کہ میں کسی اور وقت میں کفارہ ادا کرسکوں گا تو یہ شخص مستطیع ہے۔

س(۷) ایک خاتون کا اتنا حق مہر ہے جو حج کے اخراجات کیلئے کافی ہے اس کا شوہر مطالبہ کرنے پر بھی ادا کرسکتا ہے تو آیا یہ خاتون اپنے شوہر سے حق مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے یا نہیں؟

ج: اگر کسی ناچارگی کا خطرہ نہ ہو تو یہ مطالبہ کرسکتی ہے

س(۸) ایک شخص کے پاس ایک باغ ہے جو حج کے اخراجات کیلئے کافی ہے اور فی الحال اسے اس باغ کی ضرورت بھی نہیں ہے، لیکن ہوسکتا ہے کہ مستقبل میں اس کی ضرورت ہو خصوصاً مالی حالات کی خرابی کی صورت میں یہ باغ اسکی ضروریات پوری کرسکتا ہے آیا اسے بیچ کر اسکی قیمت سے حج ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

ج: اگر اسے بیچنا مستقبل میں مشکلات موجب ہو تو اسے بیچ کر اسکی قیمت سے حج ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

س(۹) ایک شخص کے پاس حج کے باقی اخراجات تو موجود ہیں لیکن قربانی کے پیسے نہیں ہیں، کیا یہ مستطیع کہلائے گا یا نہیں؟

ج: یہ مستطیع نہیں ہے۔

س(۱۰) کوئی شخص کسی کیلئے قربانی کے علاوہ باقی خرچ دینا چاہتا ہے اور دوسرا شخص اپنے مال سے قربانی کرنے پر بھی قادر نہیں ہے تو آیا اس کیلئے اس پیشکش کو قبول کرنا واجب ہے یا نہیں؟

ج: واجب نہیں ہے۔

س(۱۱) جب معلوم ہو کہ اس پر کفارہ پڑ جائے گا اور کفارے کیلئے اس کے پاس رقم نہیں ہے تو کیا کفارے کی رقم کا نہ ہونا استطاعت سے مانع ہے؟

ج: استطاعت سے مانع نہیں ہے۔

س(۱۲) ایک شخص اپنا کچھ مال حج اور زیارات کے عنوان سے امانت کے طور پر رکھتا ہے، اب کسی ضرورت کے تحت اسکو استعمال کر لیتا ہے تو آیا اس پر حج مستقر ہو چکا ہے یا نہیں؟

ج: جب یہ خرچ کرنے پر محتاج ہو اور خرچ نہ کرنا مشکلات کا موجب ہو تو حج واجب نہیں۔

س(۱۳) ایک شخص مالی طور پر تو حج کی استطاعت رکھتا ہے، لیکن اس سال بدنی یا سفری (مریض ہے یا سفر نہیں کر سکتا ہے) استطاعت نہیں رکھتا تو آیا استطاعت مالی کو محفوظ رکھنا ضروری ہے یا اس کو ختم کرنا بھی اس کے لئے جائز ہے؟

ج: استطاعت مالی کا ختم کرنا جائز ہے۔

maablib.org

س(۱۴) ایک شخص حج کی استطاعت رکھتا ہے لیکن ایام حج میں کچھ ایسی معاشرتی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں کہ اگر یہ حج ادا کرے تو اس کا سال ضائع ہو جائے گا۔ آیا اس پر حج ادا کرنا واجب ہے؟

ج: اگر موجب حرج ہے تو واجب نہیں ہے۔

س(۱۵) ہمارے ہاں سرکاری یا غیر سرکاری ادارے ہیں جو معین تعداد میں لوگوں کو حج کیلئے بھیجتے ہیں جب کہ قرعہ اندازی کے ذریعے تعیین ہوتی ہے کیا اس قسم کی قرعہ اندازی میں اس امید پر شرکت کرنا کہ شاید میرا نام نکل آئے واجب ہے یا نہیں؟

ج: جی ہاں، واجب ہے

س(۱۶) ایک شخص جب حج کیلئے روانہ ہوا تھا تو وہ حج کی استطاعت نہیں رکھتا تھا، لیکن جب وہ میقات پر پہنچا تو مستطیع ہو گیا۔ کیا اس کا یہ حج "حجۃ الاسلام" (واجبی حج) ہوگا یا نہیں؟

ج: جی ہاں۔ یہ حج "حجۃ الاسلام" ہوگا۔

س(۱۷): ایک شخص حج کی ادائیگی کیلئے پیسے جمع کروا دیتا ہے

اور کئی سال تک اسکا منتظر رہتا ہے اور جب اسکی باری آتی ہے تو وہ مرض الموت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اپنی اولاد میں سے کسی کو حج کی وصیت کرتا ہے۔ جس بیٹے کو وصیت کرتا ہے وہ بھی مالی طور پر حج کی استطاعت رکھتا ہے اگر وہ حج پر چلا جائے تو اس کی باری ختم ہو جائے گی۔ اس وقت اس کا کیا وظیفہ ہے آیا اپنے باپ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اسکی طرف سے حج ادا کرے یا اپنے باپ کی باری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا حج ادا کرے؟

ج: باپ کی طرف سے حج ادا کرے۔

س(۱۸): ایک خاتون اپنے حج کے اخراجات ادا کرنے کی قدرت رکھتی ہے، لیکن اسکا شوہر بہت زیادہ مقروض ہے آیا اس خاتون کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ حج ترک کرکے شوہر کی قرض ادا کرنے میں مدد کرے یا اس کیلئے حج پر جانا ضروری ہے؟

ج: اس کا حج پر جانا ضروری ہے، البتہ اگر شوہر کی مدد نہ کرنے سے وہ مشکلات کا شکار ہو جائے تو شوہر کی مدد کرے۔

س(۱۹): ایک عورت حج کی استطاعت رکھتی ہے اور حج کے مہینے میں اس

کے شوہر کی وفات ہو جاتی ہے، آیا ایام عدت (وفات) میں اس کے لئے حج پر جانا واجب ہے؟

ج: جی ہاں، حج پر جانا واجب ہے۔

س(۲۰): جو شخص مدینہ منورہ میں ہے، مثلاً بعض سرکاری کاموں کیلئے وہاں رُکا ہوا ہے اور حج کیلئے خدمات انجام دے رہا ہے اور حکومتی ارکان اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ وہ ایام حج سے پہلے لوٹ آئے لیکن اس کیلئے ممکن ہے کہ خدمات کے سلسلے میں طے شدہ اُجرت کو نہ لے تو اسے رہنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ کیا اس کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے اور اسکا حج "حجۃ الاسلام" ہوگا؟

ج: اس کیلئے اجازت لینا ضروری ہے اور اسکا حج "حجۃ الاسلام" ہوگا۔

س(۲۱): ایک شخص آنے والے سال کیلئے کسی اور کی طرف سے نیابت کے طور پر اُجرت لے لیتا ہے لیکن اسے بھی ہدیہ، ارث یا کسی اور طریقے سے استطاعت حاصل ہو جاتی ہے۔ آیا وہ اپنے لئے حج ادا کرنے جائے یا استطاعت حاصل ہونے کے باوجود نیابت کے طور پر حج ادا کرے؟

ج: نیابتی حج کیلئے جائے۔

س(۲۲): ایک شخص کسی اور کی طرف سے نیابت کے طور پر عمرہ تمتع ادا کرتا ہے لیکن حج ادا کرنے سے پہلے اس بات کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کہ میں اپنے شہر سے نکلنے سے پہلے ہی مستطیع ہو گیا تھا۔ آیا اس شخص پر نیابتی حج ادا کرنا واجب ہے؟ اور کہاں سے عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھے؟

بہر حال اگر وہ حج سے پہلے اور عمرہ نیابتی کے بعد خود کو مستطیع بنا لیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اس پر حج واجب ہے، یہ میقات کی طرف لوٹ آئے اور اپنے لئے عمرہ تمتع کا احرام باندھے اور اگر ممکن نہ ہو تو حدودِ حرم کی قریب ترین جگہ سے احرام باندھ لے۔ اگر اس کیلئے اپنی طرف سے عمرہ بجالانا بھی ممکن نہ ہو تو مُحل ہو جائے اور حج مفردہ بجالائے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو (دوسری صورت میں) نیابتی حج مکمل کرلے۔

س ۲۳: ایک شخص نے اس مجتہد کی تقلید میں حج ادا کیا تھا جو استطاعت حاصل ہو جانے کو ضروری سمجھتا تھا۔ اب وہ شخص آپ کی تقلید کرتا ہے۔ آپ کی اس کے ادا کردہ حج کے متعلق کیا رائے ہے؟

ج: وہی حجۃ الاسلام کافی ہے

س(۲۴): ایک شخص نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ مستطیع نہیں ہے اسکی مستحب حج کی نیت تھی اور بعد میں اس پر واضح ہوگیا کہ وہ مستطیع تھا کیا اس کا یہ حج حجۃ الاسلام ہونے کیلئے کافی ہے؟

ج: کافی ہے۔

س(۲۵): ولی نے اپنے بچے کو احرام بندھوایا، پھر اسکی طرف سے طواف کیا اورسعی کی جبکہ اسکو علم نہیں تھا کہ اس کا فریضہ بچے کے ہمراہ طواف اور سعی کرنا ہے اوراس بات کی طرف وہ اپنے وطن لوٹ آنے کے بعد متوجہ ہوا کیا بچہ احرام سے خارج ہوگیا ہے یا ابھی تک محرم ہے؟

ج: زیادہ احتیاط کی بنا پر یہ احرام باقی ہے اور بالغ ہونے کے بعد اس کیلئے احرام سے نکلنا واجب ہے، اگرچہ عمرہ مفردہ کے ذریعے ہی ہو۔

☆☆☆☆☆

وصیتِ حج کے مسائل

س(۲۶): کیا کوئی شخص کامل طریقے سے اعمالِ حج بجالانے والے کی بجائے کسی معذور کو اپنی طرف سے حجۃ الاسلام یا غیر حجۃ الاسلام بجالانے کی وصیت کرسکتا ہے؟

ج: حجۃ الاسلام میں یہ وصیت تو درست نہیں ہے، البتہ غیر حجۃ الاسلام میں یہ درست ہے۔

س(۲۷): ایک شخص نے حجۃ الاسلام کی قید کے بغیر حج کی وصیت کی تھی۔ وارثوں کے خیال میں اس پر حج مستقر ہو چکا تھا آیا یہ واجب ہے کہ حج کے اخراجات اصل ترکہ سے لیے جائیں یا نہیں؟

ج: اصل ترکہ سے اخراجات لینا واجب نہیں اور احوط یہ ہے کہ نائب قربتِ مطلقہ کی نیت سے حج ادا کرے۔

س(۲۸): ایک شخص کی وصیت تھی کہ میری وفات کے بعد فلاں معین املاک کے کچھ حصہ کو بیچ کر اس کی قیمت سے حج ادا کیا جائے۔ جب اس کو بیچا گیا

تو اسکی قیمت حج کی اجرت سے بہت زیادہ تھی، اس زیادہ رقم کا کیا کیا جائے؟

ج: اس کی قیمت جتنی بھی زیادہ ہو اس کو حج میں خرچ کیا جائے، بشرطیکہ قیمت کا باقی حصہ ثلث سے زیادہ نہ ہو اور وصیت کے دوسرے موارد سے مزاحم بھی نہ ہو۔

س(۲۹): ایک شخص نے ثلث مال سے حج کی وصیت کی اور حج کی ادائیگی کیلئے شخص بھی معین کر دیا لیکن ورثاء نے کسی اور کو حج کی ادائیگی کیلئے نائب بنا کر بھیج دیا۔ اس حج کا کیا حکم ہے؟ اور اس کی اجرت کس پر ہے؟

ج: اگر میت نے اپنے ذمہ میں ثابت اور مستقر حج کی وصیت کی تھی مثلاً حجۃ الاسلام، نذر وغیرہ کا حج تھا اور ورثاء وصیت شدہ مال نائب کو دیتے ہیں تاکہ میت مفروغ الذمہ (یعنی میت حج کے وجوب سے بری الذمہ) ہو جائے تو یہ حج صحیح ہے، اور میت کی طرف سے حج ادا ہو جائیگا۔ لیکن اگر اجیر کو دیا جانے والا مال ابھی تک اس کے پاس باقی ہے تو اس سے واپس لینا ضروری ہے اور اس کے برابر رقم ورثاء کو اپنے مال سے دینا واجب ہے۔ اگر وہ واپس نہیں لیں گے تو میت کے مال کے ضامن ہوں گے۔ لیکن نیابت اگر میت

کے شخصی اموال سے تھی تو یہ نیابت باطل ہے۔اس صورت میں ورثاء نائب کو "اجرۃ المثل" دیں گے اور اگر یہ شخصی اموال سے نہ تھی تو اجارہ صحیح ہے اور اس صورت میں ورثاء میت، اجرت مسمّیٰ دیں گے۔یہ سب مسائل اس وقت ہیں جب اجیر حج کے اعمال نیابت کے طور پر بجالا چکا ہو۔اگر اس نے ابھی اعمال شروع ہی نہیں کیئے ،تو ان کا بجالانا واجب نہیں۔اگر وصیت کرنے والے کا حج مستحب تھا تو ورثاء پر اس وصیت کے مطابق عمل کرنا واجب ہے اور جو حج اجیر بجالایا ہے وہ اس کیلئے کافی نہیں ہے، خواہ اجارہ صحیح ہو یا باطل۔ہاں البتہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وصیت کرنے والے کا مقصد یہ تھا کہ اس کی طرف سے ایک مرتبہ حج کیا جائے تاکہ اسے اجر وثواب ملے ،خواہ اس کے مال سے نہ بھی ہو اور اجیر اور ورثاء کی مراد بھی یہی ہو جو وصیت کرنے والے کا ارادہ تھا تو اس صورت میں اسکے مال سے دوسری مرتبہ حج کرنا واجب نہیں۔

س(۳۰):جب مرنے والے کی طرف سے حج کی وصیت کی گئی ہو اور ورثاء یہ نہ جانتے ہوں کہ اسکا ارادہ "بلدی" و"میقاتی" تھا یا ان دونوں کو

شامل تھا تو اس وقت وصی کا کیا وظیفہ ہے؟

ج: جب حجۃ الاسلام کی وصیت کی گئی ہو تو اس وقت "بلدی" حج واجب ہوگا۔

س(۳۱): ایک شخص بذات خود حج پر جانے سے عاجز ہے اور وہ وصیت کرتا ہے کہ میرے مرنے کے بعد حج ادا کیا جائے اور پھر وصیت کے بعد اپنی زندگی میں نائب بنا جاتا ہے جو اسکی طرف سے حج ادا کریگا آیا نیابت سے پہلے والی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے یا اسے وصیت ہی نہ سمجھا جائے؟

ج: اگر اس پر حجۃ الاسلام مستقر ہو چکا تھا اور اس نے وصیت کو ختم نہیں کیا تھا تو اس وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

س(۳۲): ایک مرتبہ انسان بذات خود اپنے لئے حج ادا کرتا ہے اور یہ وصیت بھی کرتا ہے کہ مرنے کے بعد اسکی طرف سے حج کیا جائے، ورثاء کو یہ معلوم نہیں ہے کہ جس حج کی اس نے وصیت کی ہے وہ حجۃ الاسلام ہے (مثلاً اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے جو حج ادا کیا تھا وہ باطل تھا، یا یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ مستطیع ہی نہ تھا) کہ اصل ترکہ سے ادا کیا جائے یا یہ حج احتیاطی و استحبابی ہے تا کہ ثلث مال سے ادا کیا جائے اور جب ثلث مال ادائیگی حج کیلئے

کافی نہ ہوتو کیا یہ مسئلہ ورثاء کی رضامندی پر موقوف ہے۔اس صورت حال میں کیا کیا جائے؟

ج: ثلث مال سے اخراجات لیئے جائیں گے اور انکی طرف سے نائب قربت مطلقہ کی نیت سے حج ادا کرے گا۔

نیابتِ حج کے احکام

س(۳۳): آیا امام علیہ السلام یا سب ائمہ علیہم السلام کی طرف سے نیابتاً حج کرنا جائز ہے؟

ج: جائز ہے۔

س(۳۴): آیا مستحب حج کیلیے کسی شخص کا نائب بننا جائز ہے۔حتیٰ زندہ شخص بھی ایسا کرسکتا ہے؟

ج: جائز ہے۔

س(۳۵): معذور افراد کو نیابت پر بھیجنا جائز ہے؟

ج: جو نائب بعض اعمال حج بجالانے سے قاصر ہو تو اس کے اعمال پر اکتفا کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر نائب اس طرح معذور ہو کہ احرام کی بعض چیزیں ترک کر دے جن سے احرام یا حج باطل نہیں ہوتا تو جائز ہے۔

س(۳۶): جب اعمال حج میں معذورین کا نائب بننا جائز نہیں ہے تو آیا دوران حج معذور ہونے یا پہلے سے معذور ہونے میں کوئی فرق ہے؟

ج: کوئی فرق نہیں۔

س۳۷: کیا ایسے معذور افراد کو نائب بنانا جائز ہے جن کی قرائت درست نہ ہو اور آیا حج واجب اور مستحب کے درمیان کوئی فرق ہے؟

ج: نیابت مطلقاً جائز ہے البتہ واجب حج میں ان اشخاص پر اکتفا کرنا جائز نہیں۔

س۳۸: اگر ایک نائب طواف النساء اور نماز بجالانے سے معذور ہے تو کیا اس کے عمل کو کافی سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: حج واجب میں کافی سمجھا جا سکتا ہے یعنی منوب عنہ کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔

س(۳۹): آیا حج نائب مرافق کافی ہے جبکہ وہ عورتوں کے ہمراہ طلوع فجر سے پہلے مشعر سے منیٰ کی طرف جاتا ہے اسے یہ امید ہے کہ طلوع شمس سے پہلے مشعر لوٹ جائے گا، لیکن وہ طلوع شمس کے بعد واپس لوٹتا ہے؟

ج: کافی ہے۔

س ۴۰: آیا حج تمتع میں مرد کی طرف سے وہ عورت نائب بن سکتی ہے جسے یہ احتمال ہو کہ شاید وہ حیض آجانے کی وجہ سے عمرہ ادا نہ کر سکے گی اور حج تمتع کو حج افراد میں بدلنے پر مجبور ہو جائے گی، اگر اس عورت کو نائب بنایا جائے اور اس کے ساتھ حالت پیش آجائے تو کیا اسکا عمل درست ہوگا؟

ج: مشکل ہے۔

س(۴۱): اگر کوئی شخص حکم سے جاہل ہونے یا موضوع سے بے خبر ہونے کی وجہ سے ایسے عمل (اختیاری) میں کسی کو نائب بناتا ہے جس کو اختیاری صورت میں انجام دینے پر قادر نہیں ہے اور احتیاطاً اس عمل کیلئے نیابت بھی صحیح نہیں ہے (اور وہ نائب بنالیتا ہے) اور اعمال حج کے بعد اس مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو آیا اسکا حج کافی ہے؟

ج: اس حج کو کافی سمجھنا ممکن نہیں۔

س(۴۲): انسان حج کیلیے خود کو کسی اور کا نائب بناتا ہے، اور احرام باندھتے وقت پتا چلتا ہے کہ اس کا یہ عمل (احتیاطاً) کافی نہیں۔ اس صورت میں یہ کیا کرے؟

ج: احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ رجاء مطلوبیت کی نیت سے اعمال مکمل کرے۔

س(۴۳): آیا یہ ضروری ہے کہ نائب جو اعمالِ حج بجالائے، وہ اس کی تقلید کے مطابق ہوں یا یہ ضروری ہے کہ جس کی طرف سے نائب بنا ہے اس کی تقلید کے مطابق ہوں۔ بغیر اس صورت میں حج واجب اور حجِ مستحب میں کوئی فرق ہے؟

ج: نائب اپنے اجتہاد و تقلید کے مطابق عمل کر سکتا ہے، البتہ اگر نیابت دینے والا یہ شرط عائد کر دے کہ تم اپنے اجتہاد و تقلید کے خلاف وظیفہ پر عمل کرو گے تو اس صورت میں اپنے اجتہاد اور تقلید کے مطابق عمل کرنے سے کوئی شرعی محذور لازم نہیں آتا۔ اور اگر فرضاً کوئی شرعی محذور لازم آئے تو یہ اجارہ باطل ہو جائے گا۔

س(۴۴): مندرجہ بالا مسئلے کی روشنی میں آیا نائب کیلئے جائز ہے کہ وہ مسائل احتیاط میں (مندرجہ ذیل صورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے) کسی دوسرے مجتہد کی تقلید کرے۔

(۱) نیابت دینے اور لینے والے دونوں ایک ہی مجتہد کی تقلید کرتے ہیں۔

(۲) نیابت دینے اور لینے والے دونوں ایک مجتہد کی تقلید نہیں کرتے۔ مثلاً نیابت دینے والے کا مجتہد کسی مسئلہ میں احتیاط وجوبی کا قائل ہے، جبکہ نیابت لینے والے کا مجتہد اس مسئلے کو جائز سمجھتا ہے۔

ج: جہاں تک پہلی صورت کا تعلق ہے نائب کیلئے احتیاطی عمل بجالانے (جو اس میں فرض کی گئی ہیں) کی صورت میں دوسرے مجتہد کے فتوی کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں، البتہ اگر نیابت دینے والا یہ شرط لگاتا ہے تب درست ہے۔ اور دوسری صورت میں نائب کیلئے عمل احتیاطِ وجوبی میں دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کرنا جائز ہے جو اس کے مجتہد سے اعلم (اس کے مجتہد سے علم میں دوسرے مرتبے میں آتا ہو) ہے ہاں البتہ اگر نیابت دینے والا عمل احتیاطی میں نائب کو منع کردے تو اس صورت میں دوسرے

مجتہد کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں۔

س(۴۵): گذشتہ سوال کو فرض کرتے ہوئے اگر نیابت دینے والا اور نائب دونوں حکم سے جاہل ہوں تو کیا دونوں بری الذمہ ہو جائیں گے اسی طرح اگر نائب تو حکم کو جانتا تھا، لیکن نیابت دینے والا جاہل تھا تو کیا نائب بری الذمہ ہو جائے گا؟

ج: جس صورت میں ہم نے عمل نائب کو صحیح قرار دیا ہے اس میں نیابت دینے والا بری الذمہ ہے اور جہاں ہم نے نائب کے عمل کو صحیح قرار نہیں دیا ہے، وہاں بری الذمہ نہیں ہوگا۔

س(۴۶): نیابت دینے والا ابتداء سے ہی کسی میت یا غیر اعلم کی تقلید کرتا ہے تو آیا نائب نیابت دینے والے کے میت مرجع کے فتوی کے مطابق عمل کرے یا اپنے مجتہد کے فتوی کے مطابق؟

ج: اگر نائب از خود اس کی طرف سے حج بجالا رہا ہے تو بلا تردید اپنے مجتہد کی رائے کے مطابق عمل کرے گا اور اگر وہ اجرت لیکر حج ادا کر رہا ہے اور نیابت دینے والے یا وصیت کرنے والے نے کسی مجتہد کے فتوی کے

مطابق حج بجالانے کی تعیین نہیں کی تب بھی اپنی تقلید کے مطابق عمل کرے گا لیکن اگر وصیت کرنے والے یا نیابت دینے والے نے شرط لگائی ہو کہ نائب اپنے مجتہد کی رائے کے مطابق عمل نہیں کرے گا تو اس کیلئے یہاں تفصیل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

اگر اس کا عمل ایسے فتویٰ کے مطابق ہو جس پر عمل کرنے سے محذور شرعی لازم آتا ہے (یعنی اجیر کے مرجع کے فتویٰ پر عمل کرنے کی صورت میں ایسا ہو تو اس صورت میں نائب بنانے والے یا وصی کے مرجع کی رائے کے مطابق عمل نہیں کیا جائے گا، بلکہ نائب اور مستأجر کی تقلید کے لحاظ سے نیابت ہی باطل ہوگی۔ وصیت کا حکم بھی یہی ہے اگر وصیت کرنے والے اور نائب بنانے والے شخص کے مجتہد کی رائے کے مطابق عمل نہ کیا جا سکتا ہو اور جو طریق عمل وصی اور نائب بنانے والے نے مقرر کیا ہے اور نائب کے مجتہد کی رائے پر عمل کرنے سے محذور شرعی لازم نہ آتا ہو تو پھر اجارہ اور وصیت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

س ۲۷: کسی دوسرے شخص کی نیابت میں تبرعاً (از خود بغیر اجرت کے) حج اد

کرنے والا شخص اپنے لیے تقصیر یا حلق کر سکتا ہے یا جسکا نائب بنا ہے صرف اس کی طرف سے حلق یا تقصیر کرے گا؟

ج: نائب حج وعمرہ کے تمام فرائض منوب عنہ کی طرف سے بجا لائیگا۔ البتہ جن کفارات میں مبتلا ہوا ہے وہ اپنی جانب سے ادا کرے گا (لہٰذا) تقصیر اور حلق منوب عنہ کی طرف سے کافی ہے اور اپنی طرف سے فقط طواف النساء اور نماز طواف النساء ادا کریگا۔

س (۴۸): ایک شخص ارادہ کرتا ہے کہ میت کی نیابت میں تبرعاً حج کرے لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اس مرنے والے نے اپنی زندگی میں حج ادا کیا تھا یا نہیں آیا اسکی طرف سے کیا جانے والا حج "حجۃ الاسلام" شمار ہوگا یا کوئی اور حج؟

ج: قصد قربت سے بجالانا کافی ہے۔

س (۴۹): بعض مجتہدین اپنی مناسک حج میں لکھتے ہیں کہ اگر (طواف میں استعمال ہونے والے کپڑوں کی قیمت ایسے مال سے ادا کی گئی ہو جس پر خمس واجب تھا اور یہ خمس شرعی حقداروں کے علاوہ کسی اور کو دیا تھا تو اس کا حج

صحیح نہیں) جب وہ یہ نہ جانتا ہو ان چیزوں پر خمس ہے یا خمس شرعی حقداروں کے علاوہ کسی اور کو دے دیا گیا ہے، یا فقط سہم سادات ادا کیا گیا ہے اور پھر حج کیا گیا ہو۔ اب اس کے مرنے کے بعد نیابت میں حج ادا کرنا چاہتا ہو تو کیا حجۃ الاسلام کی نیت کرے گا یا کوئی اور نیت کرنا ہوگی؟

ج: نائب کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ اس نیت سے حج بجالائے جو مرنے والے کے ذمے تھا، اگر اس وقت حجۃ الاسلام مطلوب تھا تو وہ ادا ہو جائیگا اور اگر مستحبی حج تھا تو وہ ادا ہو جائے گا۔

س (۵۰): جس شخص کیلئے حجۃ الاسلام میں بڑھاپے یا مرض وغیرہ کی وجہ سے نائب بنانا جائز ہے، کیا شرعاً بہتر ہے کہ وہ حرج اور مشقت برداشت کر کے اپنی طرف سے خود حج بجالائے اور جس عمل پر قادر نہیں اس میں نائب بنالے یا تمام اعمالِ حج میں نائب بنانا زیادہ بہتر ہے؟

ج: ایسے شخص کیلئے نائب بنانا متعین ہے۔

س (۵۱): بیٹا اپنے والد کے حج کی ادائیگی کیلئے اپنی طرف سے کسی کو حج اجارہ پر دیتا ہے اور اپنے والد سے اجازت نہیں لیتا تو کیا یہ اجرت پر کرایا

جانے والا حج صحیح ہوگا؟ اور اس کے والد کی طرف سے کافی ہو جائے گا؟

ج: اگر یہ شخص اپنے والد کے مال سے حج کراتا ہے تب تو صحیح نہیں ہے البتہ اگر والد نے اسے وکیل عام بنایا ہوا ہے تو صحیح ہوگا۔ (اسی طرح) اگر یہ اپنے مال سے خرچ کرتا ہے اور اس کا قصد تبرع ہے تا کہ والد کی جانب سے حج ادا ہو جائے تو یہ حج بھی صحیح ہے اور والد کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔

س (۵۲): ایک شخص مدینہ منورہ جاتا ہے اور اس کا قصد یہ ہے کہ وہ واجب حج ادا کرے لیکن وہ اعمال حج سے پہلے مر جاتا ہے تو کیا اسکے ساتھیوں کیلئے جائز ہے کہ کسی کو اس کے مال سے حج ادا کرنے کیلئے نائب بنائیں اور کیا انہیں حاکم شرع یا ورثاء کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے؟

جواب: ورثاء کی اجازت کے بغیر جائز نہیں۔

س (۵۳): ایک شخص کو حج بلدی کیلئے نائب بنایا جاتا ہے، لیکن چلتے وقت نیت کرنے سے غافل رہتا ہے تو اسکی گذشتہ نیت کافی ہے؟

ج: کافی ہے۔

س (۵۴): ایک شخص کو حج بلدی کیلئے اجیر بنایا جاتا ہے۔ حج کے مہینے سے

پہلے تو وہ مرنے والے کے شہر کی طرف متوجہ تھا، لیکن پھر وہ اپنے شہر آجاتا ہے اور یہاں سے سفر حج کا قصد کرتے ہوئے سفر کا آغاز کرتا ہے اور وہاں سے مکہ مکرمہ کا قصد کرتا ہے، آیا اس کا یہ عمل کافی ہے اور یہ حج بلدی شمار ہوگا؟

ج: کافی ہے

س(۵۵): ایک شخص کو کسی دوسرے کی طرف سے حج ادا کرنے کیلئے نائب بنایا گیا۔ وہ اسی نیت سے اپنے شہر سے نکلا، لیکن جب وہ میقات پر پہنچا اور عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھنے لگا تو اسے بالکل ہی بھول گیا یعنی اگر اس سے پوچھا جاتا تو یہ کہتا کہ میں نے اپنے لیے احرام باندھا ہے اور مکہ داخل ہونے سے پہلے وہ اپنی غلطی کی طرف متوجہ نہیں ہوا تو اس وقت اُسے کیا کرنا ہوگا؟ آیا اس کیلئے جائز ہے احرام توڑ دے اور جس کا نائب ہے اس کی طرف سے دوبارہ احرام باندھے یا اس پر لازم ہے کہ اپنا حج مکمل کرے؟

ج: اس کیلئے احرام توڑنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ اپنی طرف سے حج مکمل کرے، البتہ اگر اجارہ اس شرط کیساتھ مقید نہیں تھا کہ اسی سال ہی حج ادا کرے یا یہ شرط تو تھی، لیکن اجارہ دینے والا راضی ہو تو نیابتی حج اس کے ذمہ ہے اور

اسے آئندہ سال ادا کرنا ہوگا اور اگر اجارہ دینے والا تاخیر پر راضی نہیں ہے تو اجیر حج استجاری میں (جسے ادا نہیں کرسکا) اجرت مثل کا ضامن ہوگا اور مستأجر کو اجرت مثل ادا کرے گا۔

س (۵۶): ایک شخص کسی دوسرے کی طرف سے اجرتاً نائب بنتا ہے یا تبرعاً حج ادا کرنے کا عزم رکھتا ہے لیکن جب عمرہ یا حج کیلئے احرام باندھنے لگتا ہے تو اسے شک ہوتا ہے کہ آیا میں نے احرام باندھتے وقت نیابت کا قصد کیا تھا یا نہیں۔ اس وقت اسے کیا کرنا ہوگا؟

ج: یہ (حج) نہ تو انکی جانب سے ہوگا اور نہ دوسرے کی طرف سے اسے تمام اعمال حج مافی الذمہ (جو اس کے ذمہ ہیں) کی نیت سے ادا کرنے ہوں گے۔

س (۵۷): ایک شخص اپنی طرف سے مستحبی عمرہ کیلئے احرام باندھتا ہے تو کیا اس کیلئے جائز ہے کہ اس نیت سے عدول کرکے اپنے والد کی طرف سے احرام باندھنے کی نیت کرے؟

ج: جائز نہیں۔

س (۵۸): جو شخص مکہ مکرمہ میں اپنی طرف سے عمرہ تمتع کی ادائیگی کیلئے داخل

ہوتا ہے اور اس کا یہ مستحبی حج ہے۔کیا اس شخص کو اجازت ہے کہ اس نیت سے پھر جائے اور خود کو کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کی ادائگی کا اجیر بنائے؟

ج:اسے اجازت نہیں ہے۔

س(۵۹):ایک شخص کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کیلئے اجیر بنایا جاتا ہے۔اجیر مقدماتِ حج انجام دیتا ہے اور کچھ پیسے بھی خرچ کرتا ہے لیکن حکومت دیار مقدسہ کے سفر سے منع کر دیتی ہے تو آیا یہ شخص مقدمات مہیا کرنے کیلئے جو رقم خرچ کر چکا ہے اس کا مستأجر سے مطالبہ کر سکتا ہے؟

ج:اگر اسے حج کیلئے مقدمات کی فراہمی کیساتھ اجیر بنایا گیا تھا تو یہ مقدمات کی فراہمی کیلئے خرچ کی جانے والی رقم (مناسب مقدار) لینے کا مطالبہ کر سکتا ہے لیکن اگر اسے اپنے حجِ واجب سے بری الذمہ ہو جانے کیلئے اجیر بنایا گیا تھا تو وہ کسی چیز کا مستحق نہیں ہے

س(۶۰):ورثاء نے ایک شخص کو اپنے کسی مرحوم کی جانب سے حج کا اجیر بنایا کہ فلاں معین سال اتنی رقم میں حج ادا کرنا لیکن حج کے وقت اخراجات بڑھ گئے تو آیا اجیر پر لازم ہے کہ پہلے سے طے شدہ رقم پر حج کرے یا اسے

اجازت ہے کہ وہ اجارہ ختم کردے یا جتنی رقم کم ہوئی ہے ورثاء سے اسکا مطالبہ کرے؟

ج: سابقہ معین کردہ رقم پر بجالانا لازمی ہے۔

س۶۱: ایک شخص کو کسی کی طرف سے حج ادا کرنے کیلئے اجیر بنایا گیا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ کسی اور کو حج کی ادائیگی کیلئے اجیر بنائے؟

ج: جب تک اسے یہ علم نہ ہو کہ اس کو نیابت دینے والا راضی ہے اس کیلئے کسی اور کو اجیر بنانا جائز نہیں۔

س۶۲: ایک شخص کو، عمرہ تمتع یا حج کے طواف اور نماز کیلئے نائب بنایا جاتا ہے تو کیا ان دونوں طوافوں کی ادائیگی کے وقت اس کا احرام میں ہونا ضروری ہے؟

ج: ضروری نہیں۔

س(۶۳): ہمارے بعض احباب نے مجتہدین کے فتویٰ کی رو سے زندہ شخص کی طرف سے نیابت کی صورت میں تفصیل بیان کی ہے کہ نائب کے ذمہ دو طواف ہیں ایک اپنی جانب سے اور دوسرا منوب عنہ (جسکا نائب بنا ہے) یا

میت کی طرف سے ہے تو اس کی طرف سے ایک طواف بھی کافی ہے؟ آیا یہ صحیح ہے؟

ج: زندہ اور مرنے والے شخص کی نیابت کے درمیان کوئی فرق نہیں اور دونوں صورتوں میں ایک ہی طواف کافی ہے۔

س(۶۴): بعض مجتہدین نے اپنی مناسک حج میں جب طواف النساء کی بحث کی ہے وہاں ذکر کیا ہے کہ (دوسرے کی طرف سے حج میں نائب پر احوط یہ ہے کہ وہ منوب عنہ (جسکا نائب بنا ہے) اور اپنی جانب سے قصد رجاء کیساتھ طواف بجالائے) تو کیا یہاں احتیاط وجوبی صرف منوب عنہ کے ساتھ مختص ہے اور طواف اپنی جانب سے مستحباً کرسکتا ہے؟

ج: یہ کافی ہے کہ ایک طواف حج منوب عنہ (جسکا نائب بنا ہے) کی طرف سے ہو اور طواف النساء اپنی جانب سے ہو۔ البتہ اگر مستأجر (اجیر بنانے والا) یہ شرط لگاتا ہے کہ منوب عنہ کی طرف سے بھی طواف النساء بجالانا ہوگا۔ یا اس نیابت اور اجارہ کا مفہوم اسی پر دلالت کرتا ہے تو اسے منوب عنہ کی جانب سے بھی طواف النساء بجالانا ہوگا۔

س (۶۵): اگر معلوم ہو جائے کہ (اجرت پر کیا جانے والا حج) باطل ہو گیا تو جب میت کا کوئی وارث نہ ہو یا وارثوں تک پہنچنا ممکن نہ ہو، کیا اس منوب عنہ کی طرف سے دوبارہ حج ادا کرنے کیلئے حاکم شرع سے اجازت لینا ضروری ہے؟

ج: اگر اجازہ مطلق تھا اس وقت اسے دوبارہ بجالانا ضروری ہے اور حاکم شرع کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے اور اگر یہ حج اسی سال کے ساتھ مقید تھا جس میں یہ باطل ہوا ہے تو اس وقت حاکم شرع سے اجازت لینا واجب ہے، یہ دوسرے سال حج ادا کرے یا اجرت مثل حاکم شرع کے سپرد کرے اور وہ جہاں مناسب سمجھے اس رقم کو خرچ کرے۔

س ۶۶: جب گذشتہ حج کے بعض اعمال میں خلل واقع ہو جائے اور پھر وہ دوسری مرتبہ حج ادا کرے تو اگر پہلا حج "حجۃ الاسلام" واجب حج تھا اور دوسرا حج نیابتی تھا تو اس وقت اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر خلل ایسا تھا جس سے حج باطل ہو جاتا ہے تو اس پر حجۃ الاسلام بعینہ واجب ہوگا اور اس کا یہ نیابتی حج صحیح ہے۔

س(٦٧): اگر پہلا عمرہ مفردہ تھا اور دوسرا نیابتی تھا؟

ج: حج صحیح ہے۔

س(٦٨): اگر اسکے برعکس ہو؟

ج: عمرہ صحیح ہے اور اگر خلل حج کے باطل ہونے کا موجب تھا تو حج باطل ہے اور اگر ایسا نہ تھا تو صرف اس خلل شدہ عمل کا تدراک کرنا واجب ہے۔

س(٦٩): ایک شخص وفات پا جاتا ہے۔ اس کا وصی موجود ہے وصی اس کی وصیتوں پر عمل درآمد کرنا چاہتا ہے۔ ان وصیتوں میں ایک حج بھی ہے، وہ کسی شخص کو نائب بناتا ہے۔ چاند ثابت نہیں ہوا اور اسکے نظر آنے کا احتمال بھی نہیں ہے تو کیا یہ حج اس میت کیلئے کافی ہے؟

ج: اگر شرعی راستوں سے چاند ثابت نہ ہوا ہو اور اہلسنت کے قاضی نے اس سلسلے میں جو فتویٰ دیا ہے اس کے صحیح ہونے سے اطمینان حاصل ہو جائے (اگرچہ یہ شخص خود اس پر مطمئن نہ ہو) تو اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوگا اور یہی اس کا وظیفہ اور ذمہ داری ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ موقوف مشعر و عرفہ کو حاصل کرلے اگرچہ ان دونوں میں سے ایک اختیاری ہو اور

دوسرا اضطراری۔ اگر موقفین کو نہ پا سکے تو اس کا حج باطل ہے

حرم اور مکہ میں داخل ہونے کے احکام

س(۷۰): کیا حرم میں داخل ہونے کیلئے احرام باندھنا واجب ہے جبکہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا قصد نہ ہو؟

ج: واجب ہے۔ اور عمرہ مفردہ کی ادائیگی کے بعد احرام اتار دے۔

س(۷۱): فقہاء رضوان اللہ علیھم نے بیان کیا ہے کہ کسی کا مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ سوائے ایندھن اور گھاس وغیرہ لانے والے لوگوں کے جو بار بار مکہ آتے جاتے رہتے ہیں، انہیں بغیر احرام کے داخل ہونے کی اجازت ہے۔ تو کیا اُس ڈرائیور کو بھی اجازت ہے جو مکہ، مدینہ اور جدہ کے روٹ پر بس چلاتا ہے اور کثرت سے مکہ آتا جاتا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ ایندھن اور گھاس لانے والوں کی طرح اکثر مکہ آتا جاتا رہتا ہے تو

اس کا بھی ان دونوں والا ہی حکم ہے (یعنی اسے بھی بغیر احرام کے آنے کی اجازت ہے)

س (۷۲): مکہ میں رہنے والا شخص اگر ہر روز مکہ سے باہر جاتا ہے اور پھر واپس آجاتا ہے یا ہفتے میں ایک بار جاتا اور واپس آتا ہے تو کیا یہ بھی مکہ میں داخل ہوتے وقت دوبارہ احرام باندھے گا؟

ج: اگر ہر روز اس کی آمد و رفت ہے تو واجب نہیں ہے اگر ہفتے میں ایک یا پورے مہینے میں ایک مرتبہ ہے تو احرام باندھنا ضروری ہے۔

س (۷۳): اگر حرم یا مکہ میں عمداً یا کسی عذر کی وجہ سے بغیر احرام کے داخل ہو جاتا ہے تو کیا اس کا وہاں ٹھہرنا حرام ہے اور فوراً واپس لوٹنا واجب ہے؟

ج: اگر وہ ایسا شخص ہے جس پر احرام باندھنا واجب ہے اور وہ عمداً بغیر احرام کے حرم یا مکہ میں داخل ہو گیا ہے تو اس نے حرام کیا ہے اور اسکا کفارہ استغفار ہے۔

س (۷۴): جو شخص مکہ مکرمہ میں عمرہ مفردہ کے احرام کیساتھ داخل ہوا ہے اور اعمال عمرہ مفردہ بجالایا ہے، اب مثلاً عرفات چلا گیا ہے اور پھر خدمت

حجاج کے حوالہ سے بعض اعمال کی بجا آوری کیلئے دوبارہ مکہ میں داخل ہوتا ہے تو کیا اسے دوسرے عمرہ مفردہ کا احرام باندھنا ہوگا؟

ج: اگر وہ اسی مہینے میں واپس لوٹ آیا ہے جس مہینے میں گیا تھا تو اس کیلئے دوبارہ احرام باندھنا واجب نہیں ہے۔

س(۷۵): بعض فقہاء نے اپنی مناسک حج میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ مفردہ کے اعمال مکمل کیے بغیر مکہ سے چلا جائے تو اس نے جس مہینے میں مناسک ادا کیے تھے اس کے ختم ہونے سے پہلے احرام کے بغیر مکہ میں لوٹنا جائز ہے۔ یہاں سوال یہ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کی نیابت میں عمرہ بجالا رہا ہے تو کیا اس کیلئے بھی یہی حکم ہے؟

ج: آپ نے جو سوال فرض کیا ہے اس میں یہ حکم جاری نہ ہوگا، بلکہ اس کیلئے احرام باندھنا واجب ہے۔

عمرہ مفردہ کے احکام

س(۷۶): جب مکلّف استطاعت رکھتا ہو کہ حج کو ادا کرے کیا اس کیلئے صحیح ہے کہ وہ عمرہ مفردہ کو حج کے مہینے سے قبل انجام دے؟

ج: جی ہاں صحیح ہے۔

س(۷۷): آیا اس شخص کیلئے یہ جائز ہے کہ جو یہ جانتا ہو کہ وہ حج کی استطاعت رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ حج کے مہینے میں عمرہ مفردہ کو انجام دیتا ہے؟ اور اگر اس کیلئے جائز نہیں ہے تو کیا اس کیلئے یہ جائز ہے کہ وہ مکہ سے اس امید کے ساتھ نکل جائے کہ وہ دوبارہ حج کیلئے مکہ آسکے گا یا اس کیلئے نکلنا جائز نہیں؟

ج: جی ہاں وہ عمرہ مفردہ ادا کر سکتا ہے اور ایام حج سے پہلے مکہ سے بھی نکل سکتا ہے لیکن اگر وہ ایام حج تک مکہ میں موجود رہا تو اس پر واجب ہے کہ اپنے وظیفہ کے مطابق اعمال حج انجام دے اور اُسے چاہیے کہ جو اس نے عمرہ مفردہ انجام دیا ہے اسے عمرہ تمتع قرار دے اگر اس نے اسے ذوالحجہ میں

انجام دیا ہے اور اسے حج کا جز قرار دے اگر اس کا وظیفہ حج تمتع ہے۔

س(۷۸): مناسک حج میں بیان کی جانے والی اس عبارت "وہ مہینہ جس میں اس نے مناسک ادا کیے تھے" میں مہینے سے مراد آیا عددی (یعنی ۳۰ دن) ہے یا ہلالی (چاند کے اعتبار سے) ہے؟

ج: اس سے مراد ہلالی مہینہ ہے۔

س(۷۹): ایک شخص ذیقعدہ کے آخر میں عمرہ مفردہ بجا لایا ہے اور اول ذی الحج میں مکہ داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو کیا اس کیلئے احرام باندھنا واجب ہے؟ اور اگر آخر ذیقعدہ میں احرام باندھتا ہے اور عمرہ ذی الحج میں مکمل کرتا ہے اور اب اگر دوبارہ اسی ذی الحج میں مکہ مکرمہ داخل ہونا چاہتا ہے تو کیا اس کیلئے (بھی) احرام باندھنا واجب ہے، خواہ ذی الحج کے آخر میں ہو اور وہ طواف النساء کرنا چاہتا ہو تو اس وقت کیا حکم ہے؟

ج: پہلی صورت میں مکہ داخل ہونے کیلئے احرام باندھنا واجب ہے اور دوسری صورت میں احرام کے بغیر داخل ہوسکتا ہے، خواہ اپنے لیے طواف النساء کرنا چاہتا ہے یا کسی دوسرے کیلئے۔

س(۸۰): آپ کی اس عورت کے متعلق کیا رائے ہے جسے حیض آچکا ہو اور وہ عمرہ مفردہ کا ارادہ رکھتی ہو اور یہ بھی جانتی ہو کہ وہ بذات خود سعی، طواف اور نماز بجا نہ لا سکے گی اور اسکے ساتھی اس کا انتظار بھی نہیں کریں گے۔ اگر یہ عورت احرام باندھتی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ دونوں طوافوں اور انکی نمازوں کیلئے کسی کو نائب بنا سکتی ہے؟

ج: یہ احرام باندھے اور اپنے دونوں طوافوں اور نمازوں کیلئے کسی کو نائب بنائے جبکہ سعی اور تقصیر کا عمل خود بجالائے پھر طواف النساء اور نماز کیلئے کسی کو نائب بنائے۔

س(۸۱): عمرہ مفردہ کے طواف کی ادائیگی کے دوران کوئی شخص کسی عارضہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اپنے شہر لوٹ آتا ہے۔ اسکی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: اگر ممکن ہے تو بذاتِ خود عمرہ مکمل کرنا اس پر واجب ہے اگر ممکن نہ ہو تو وہ نائب بنائے جو اس کے ناقص طواف کو مکمل کرے یا احتیاط کے طور پر اتمام کی نیت سے نئے سرے سے شروع کر کے مکمل کرے۔

س(۸۲): کیا طواف اور سعی کو جان بوجھ کر چھوڑ دینے سے عمرہ مفردہ باطل ہو جاتا ہے اور یہ احرام اتار سکتا ہے یا جب تک تمام مناسک مکمل طور پر ادا نہ کرے، اس کیلئے احرام اتارنا جائز نہیں؟

ج: جب تک تمام مناسک ادا نہ کرے اس کیلئے احرام اتارنا جائز نہیں ہے۔

س(۸۳): جس شخص نے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھا ہے کیا اس کیلئے عمرہ تمتع کی نیت (کی طرف عدول) کرنا جائز ہے؟

ج: اس نیت کا تبدیل کرنا جائز نہیں، لیکن اگر وہ ایام حج میں مکہ میں موجود ہے تو اس کیلئے جائز ہے کہ اسے عمرہ تمتع کیلئے قرار دے اگرچہ اس نے حج کے مہینے میں عمرہ مفردہ ادا کیوں نہ کیا ہو۔

حج افراد کے احکام

س(۸۴): ایک شخص کا فریضہ حج تمتع ہے، وہ اسی نیت کیساتھ آتا ہے اور آئندہ سال وہ مکہ میں عمرہ مفردہ کے احرام کیساتھ داخل ہوتا ہے پھر وہ حج

افراد بجالانے کا رادہ کرتا ہے۔ کیا اس وقت اسے یہ حق حاصل ہے؟ اور یہ کہاں سے احرام باندھے گا؟ مکہ سے یا کسی اور جگہ سے؟

ج: جی ہاں، اسے یہ حق ہے اور ظاہراً اس وقت یہ "جعرانہ" سے احرام باندھے گا۔

س(۸۵): مکہ مکرمہ میں موجود شخص جب حج افراد کا ارادہ کرتا ہے تو کس مقام سے احرام باندھے گا؟

ج: مکہ میں رہنے والا شخص "جعرانہ" جا کر احرام باندھے گا۔

س(۸۶): آیا عمرہ مفردہ کے فوراً بعد حج افراد بجالانا ضروری ہے یا حج کی ادائیگی میں تاخیر بھی جائز ہے؟

ج: تاخیر جائز ہے۔

س(۸۷): جب حیض والی عورت حج افراد کیلئے احرام باندھ لیتی ہے اور اسے نو(۹) تاریخ سے پہلے خون رک جانے کی توقع بھی نہیں ہے لیکن جب مکہ سے نکلتی ہے تو پاک ہو جاتی ہے اور وہ یوم عرفہ سے پہلے عمرہ تمتع کی ادائیگی پر قدرت رکھتی ہے تو اس وقت اس کا کیا فریضہ ہے؟ اور فرضاً یہ

عورت دور کے شہروں سے تعلق رکھتی ہے، کیا اس کا فریضہ حج تمتع ہے؟

ج: اسکو حج تمتع ادا کرنا ہوگا۔ اس نے پہلے جو احرام باندھا تھا وہی کافی ہے۔ اس کیلئے میقات پر دوبارہ جانا اور دوسری مرتبہ احرام باندھنا واجب نہیں ہے۔

س(۸۸): حیض کی وجہ سے وقت اس قدر کم ہے کہ ایک عورت اعمال عمرہ تمتع بجالانے کی قدرت نہیں رکھتی لہٰذا حج افراد بجالاتی ہے، تو کیا یہ حج افراد اُس کے اُس حج تمتع کی جگہ کفایت کرسکتا ہے جو اس پر واجب تھا؟

ج: اگر اس کا فریضہ ایسا عدول (ایک حج کو دوسری حج کی قسم میں تبدیل کرنا) تھا جس کا تذکرہ گذشتہ سوال میں ہوا ہے تو یہ حج، واجب حج کی جگہ کافی ہوگا۔

س(۸۹): ایک عورت نے اپنے عمرے کے اعمال آٹھ ذی الحج تک پورے نہیں کیے تھے۔ ان اعمال کی بجا آوری سے پہلے اسے خون آگیا اس نے گمان کیا کہ یہ خون حیض ہے اور اس نے اپنی نیت حج افراد میں تبدیل کرلی اور عرفات پہنچ گئی، وہاں اس پر واضح ہوگیا کہ یہ خون استحاضہ تھا، حیض نہ تھا۔ یہ خاتون کیا کرے؟

ج: اپنا حج مکمل کرے اور پھر عمرہ مفردہ بجالائے۔

عمرہ تمتع کے احکام

س(۹۰): جس شخص نے عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھا ہے اور احرام کی حالت میں مکہ داخل ہوا ہے۔ کیا اعمال عمرہ کی بجا آوری سے پہلے مکہ سے خارج ہوسکتا ہے یعنی مکہ سے مدینہ یا جدہ وغیرہ جائے اور وہاں سے واپس مکہ آکر عمرہ تمتع کے اعمال ادا کرے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ عمرہ کی ادائیگی سے پہلے مکہ سے باہر نہ جائے۔

س(۹۱): جس شخص نے عمرہ تمتع کا احرام باندھا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ عرفات جانے سے پہلے اور احرام حج باندھنے سے پہلے حرم سے باہر نکلے یا مکہ کے کسی قریہ (دیہات) میں جائے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ احرام حج کے بغیر وہ مطلقاً کہیں نہ جائے، البتہ اگر اس کا عمرہ، عمرہ مفردہ ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س(۹۲): اگر کسی شخص کا قصد "منیٰ" اور "عرفات" جانا ہو تو کیا یہ جائز ہے؟

ج: عمرہ تمتع سے فارغ ہونے کے بعد احرام کے بغیر مکہ سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے اور بنا بر احتیاط واجب ان دونوں جگہوں (منیٰ، عرفات) اور دوسرے شہروں میں جانے سے جو منع کیا گیا ہے ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے (یعنی مکہ سے باہر نکلنا ممنوع ہے) سوائے مکہ کے انتہائی نزدیک مقامات کے۔ اگر مکہ کے ان قریبی مقامات کے علاوہ کہیں جانے پر مجبور ہے تو پہلے احرام حج باندھے اور پھر جائے اور آٹھویں ذی الحج کو اسی احرام کیساتھ عرفات چلا جائے۔

س (۹۳): جو شخص عمرہ تمتع کر چکا ہے تو کیا اس کیلئے کسی بھی مقصد کیلئے مکہ سے باہر نکلنا جائز ہے یا صرف ضرورت کے وقت مکہ سے نکلنا جائز ہے؟

ج: ضرورت کے وقت جائز ہے اور وہ بھی جب احرام حج پہن چکا ہو۔

س (۹۴): ایک شخص عمرہ تمتع کے اعمال سے فارغ ہو چکا ہے اور اسکا مکہ میں ایک معین مکان (جائے رہائش) ہے جو حرم سے باہر ہے۔ کیا وہ اُس مکان میں رہ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: رہ سکتا ہے۔

س(۹۵): ایک شخص نے عمرہ تمتع کا احرام باندھا تھا اور اعمال بجالانے سے پہلے ضرورت کے پیش نظر وہ مکہ سے باہر گیا تھا یا ضرورت کے بغیر باہر گیا تھا۔ اب واپس آنا چاہتا ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: احتیاط کے طور پر عمرہ مکمل کرنے سے پہلے مکے سے نکلنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر کسی ضرورت کیلئے باہر گیا ہو اور اب لوٹ آیا ہے تو اپنا عمرہ مکمل کرے۔

س(۹۶): ایک شخص ذی الحج میں عمرہ مفردہ کیلئے آیا تھا اور پھر وہ جدہ چلا گیا اور آٹھویں ذی الحج سے پہلے دوبارہ مکے لوٹ آیا۔ وہ حج کی نیت رکھتا ہے اس کا وہ عمرہ تمتع شمار ہوگا کہ وہ حج تمتع بجالائے؟

ج: جی ہاں، البتہ احتیاط یہ ہے کہ دوسری مرتبہ عمرہ تمتع بجالائے۔

س(۹۷): ایک عورت کو خون آیا اور اسے توقع تھی کہ ۵ ذوالحجہ کو ختم ہو جائے گا اور اُس نے عمرہ تمتع کا احرام باندھ لیا، لیکن جب وہ مکہ پہنچی تو خون جاری تھا حتیٰ کہ ۹ ذوالحجہ تک خون آتا رہا۔ اب اس عورت کا کیا فریضہ ہے جبکہ اس صورت حال سے پہلے وہ سعی اور تقصیر کرنے پر قدرت رکھتی تھی؟

ج: اس کا فریضہ حج تمتع ہے یہ سعی اور تقصیر کرے اور طواف ونماز کو منیٰ سے لوٹنے کے بعد اور اعمال حج کی ادائیگی سے پہلے بجالائے گی۔

س(۹۸): ایک عورت جس نے حج تمتع کرنا تھا اس نے میقات سے احرام باندھنے سے پہلے حیض دیکھا اور وہ جانتی تھی کہ اتنا وقت نہیں بچے گا کہ وہ عمرہ تمتع بجالائے اور وقوف بالعرفات کو اختیاری وقت میں انجام دے سکے کیا وہ شروع سے ہی حج افراد کا احرام باندھ لے یا کچھ اور کرے؟

ج: وہ شروع سے عمرہ تمتع کا احرام باندھے۔ جب مکہ میں داخل ہو تو سعی اور تقصیر کرلے اور منیٰ سے لوٹنے کے بعد عمرہ تمتع کا طواف اور نماز بجالائے۔

س(۹۹): ایک خاتون کو احرام سے پہلے معلوم ہو کہ حیض آیا ہوا ہے اور خون حیض حج اور عمرہ کے بعد تک جاری رہے گا اور ساتھی انتظار بھی نہیں کریں گے۔ کیا اس کیلئے جائز ہے کہ یہ عمرہ تمتع اور حج کیلئے احرام باندھ لے اور طواف ونماز کیلئے کسی کو نائب بنائے؟

ج: جائز ہے۔

س(۱۰۰): ایک خاتون نے حیض دیکھا اور پھر پاک ہوگئی اور احرام باندھ لیا

اور عمرہ تمتع کے اعمال بجالانا شروع کردیے۔ پھر اس نے یوم عرفہ خون دیکھا جو دس دن گذرنے کے بعد منقطع ہوا، اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کا عمرہ اور حج صحیح ہے جبکہ طواف اور نماز منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوبارہ بجالائے۔

س(۱۰۱): عمرہ تمتع کی ادائیگی کے دوران ایک شخص کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ اپنے شہر لوٹ گیا اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اسکی طرف سے سعی اور طواف کیا جائے اور اس کے بعد خود آ کر تقصیر کرے۔

س(۱۰۲): ایک شخص نے لاعلمی یا بھول کر عمرہ تمتع کی جگہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھ لیا تھا اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ عمرہ تمتع کے اعمال بجالاسکتا ہے

س ۱۰۳: کیا حج سے پہلے اور عمرہ تمتع کے بعد عمرہ مفردہ بجالایا جاسکتا ہے؟ جبکہ یہ شخص مکہ سے باہر بھی نہیں گیا؟

ج: جائز نہیں ہے۔

maablib.org

حج تمتع کے احکام

س(۱۰۴): ایک شخص عمرہ مفردہ بجالانے کیلئے آتا ہے، پھر حج تمتع کی ادائیگی کا قصد کرلیتا ہے کیا اس کیلئے مواقیت میں سے کسی ایک پر جانا ضروری ہے تا کہ عمرہ تمتع کا احرام باندھے؟

ج: اگر حج کے مہینے میں عمرہ مفردہ ادا کیا جائے تو اسے عمرہ تمتع قرار دیا جاسکتا ہے۔

س(۱۰۵): اگر کوئی شخص مستحب حج کیلئے عمرہ تمتع کرتا ہے پھر یوم عرفہ سے پہلے حج سے منصرف ہوجاتا ہے اور اپنے شہر لوٹ جاتا ہے کیا یہ عمرہ تمتع کو عمرہ مفردہ میں بدل سکتا ہے اور وہ طواف النساء بجالا کر مکہ سے جاسکتا ہے یا نہیں؟

ج: اسے عمرہ مفردہ میں بدلنا جائز نہیں ہے، البتہ اس کیلئے ضروری ہے کہ جس طرح اس نے آغاز سے نیت کی تھی حج اس کے ساتھ مکمل کرے البتہ اگر وہ حج مکمل کرنے سے عاجز ہو تو جائز ہے۔

س(۱۰۶): ایک شخص عمرہ تمتع بجالایا ہے اب کسی وجہ سے بذات خود حج کی ادائیگی نہیں کرسکتا یا اس کو یہ خوف لاحق ہوا ہے کہ اگر یہ بجالائے تو اس کو بہت بڑا ضرر اٹھانا پڑے گا۔ کیا اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ حج تمتع نہ بجالائے؟

ج: جی ہاں، اگر اسے اپنی ذات کا خوف ہو یا مشکلات میں گرفتار ہونے کا خطرہ ہو تو اس کیلئے جائز ہے۔

س(۱۰۷): بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ جو شخص عمرہ تمتع بجالاتا ہے اس کیلئے اختیاری صورت میں حج چھوڑنا (ترک کرنا) جائز نہیں ہے خواہ ہو یہ حج مستحب ہی کیوں نہ ہو۔ کیا اس کیلئے تمتع سے افراد کی طرف عدول کرنا جائز ہے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۱۰۸): ایک شخص عمرہ تمتع کے اعمال بجالا چکا ہے۔ اسے کوئی حادثہ پیش آجاتا ہے، جس کی وجہ سے علاج کیلئے مکہ سے باہر جانا پڑتا ہے اور ڈاکٹر اسے احرام حج کیلئے مکے جانے سے منع کرتے ہیں۔ اس کیلئے کیا حکم

ہے؟ جبکہ یہ عرفات اور مشعر میں وقوف پر بھی قدرت رکھتا ہے؟
ج: اگر یہ احرام باندھنے کی جگہ سے احرام باندھنے پر قادر ہے تو احرام باندھے اور پھر مشعر اور پھر بعد والے اعمال خود بجالائے یا کسی کو نائب بنائے۔

س(۱۰۹): ولی (سربراہ) بچے کو عمرہ کراتا ہے کیا اس کیلئے ضروری ہے کہ حج تمتع بھی کرائے اگر یہ واجب نہیں ہے تو کیا یہ ضروری ہے کہ اسے صرف طواف النساء کرائے؟
ج: نہ اس پر حج کرانا ضروری ہے اور نہ ہی طواف النساء کرانا ضروری ہے۔

س(۱۱۰): جس شخص نے دسویں ذوالحجہ کو احرام ختم کر دیا ہو تو کیا اس کیلئے جدہ، طائف یا کسی اور جگہ پر حاجات کیلئے جانا جائز ہے، جبکہ وہ ارادہ رکھتا ہو کہ باقی اعمال واپس آکر پورے کرے گا؟
ج: احتیاط یہ ہے کہ جب تک تمام مناسک حج بجانہ لائے مکہ سے باہر نہ جائے۔

مواقیت کے احکام

س(۱۱۱): آیا مواقیت خمسہ (ذوالحلیفہ ،جحفہ، عقیق ،قرن المنازل اور یلملم) کی مساجد کیساتھ مختص ہیں (یعنی ان مسجدوں میں احرام باندھنا ضروری ہے) یاان مواقیت پر جہاں سے بھی احرام باندھنا چاہیں جائز ہے؟

ج: ان مواقیت پر کسی مقام سے بھی احرام باندھ لینا جائز ہے البتہ اگر مسجد شجرہ سے باندھنا ممکن ہو تو یہ افضل ہے۔

س(۱۱۲): میقات کے برابر مقام کی حد بندی کیسے کریں گے آیا ان مقامات سے اس شخص کا احرام باندھنا درست ہے جس نے مواقیت میں سے کسی کے قریب سے نہیں گزرنا؟

ج: مسجد شجرہ کے تمام متوازی مقامات سے احرام باندھنا افضل ہے ہم نے محاذی کی حد بندی "مناسک" میں بیان کی ہے۔

س(۱۱۳): مسجدِ شجرہ سے باہر محاذات کے عنوان سے جو جگہ ہے آیا وہاں سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں؟

ج: جب مسجد سے باندھنا ممکن نہ ہو تو جائز ہے ورنہ افضل مسجد سے احرام باندھنا ہے۔

س(۱۱۴): کیا دائیں، بائیں اور شمال کے علاوہ بھی کوئی محاذی صحیح ہے؟

ج: صحیح نہیں ہے۔

س(۱۱۵): مسجدِ شجرہ کی دوبارہ توسیع کی گئی ہے جس سے مسجد کے اصلی حدودِ اربعہ پوشیدہ ہو گئیں ہیں۔ کیا مسجد کے نئے حصے سے (کسی بھی مقام سے) احرام باندھنا جائز ہے؟

ج: افضل یہ ہے کہ مسجدِ اصلی پر اکتفا کیا جائے۔

س(۱۱۶): جدہ کے ساکنین کے علاوہ افراد کیلئے ابتداءً جدہ سے احرام باندھنے سے کیا مانع ہے۔ کیا جدہ مواقیت سے پہلے واقع ہے یا نہ؟

ج: مشہور یہ ہے کہ یہ میقات کے بعد ہے۔ اور حرم کے اندر ہے لہذا میقات کے بعد اختیاری حالت میں احرام باندھنا جائز نہیں البتہ اگر میقات سے پہلے باندھنے کی نذر کر لی جائے تو احرام صحیح ہے، لیکن میقات کے بعد سے

احرام باندھنے کی نذر سے یہ احرام صحیح نہیں ہوگا۔

س(۱۱۷): جو حاجی حضرات ہوائی جہاز کے ذریعے لبنان وغیرہ سے آتے ہیں ان کو جحفہ جانے کی زحمت کرنا پڑتی ہے جو ان کیلئے بہت مشکل ہے تقریباً دوسو کلو میٹر سے زیادہ سفر ہے کیا جدہ میں یعنی ایئر پورٹ پر ان کے احرام باندھنے کی نذر اور ادنی الحل سے تجدید نیت سے کوئی چیز مانع ہے؟ سید حکیمؒ کے زمانہ میں تو اس کی اجازت تھی۔ آپ کیا فرماتے ہیں؟

ج: یہ جائز نہیں ہے لیکن یہ اس شخص کیلئے ممکن ہے جو احرام کے بغیر جدہ میں داخل ہوا ہے، کیونکہ اس نے مدینہ منورہ کے راستہ میں مقام رابغ سے گذرتا ہے، یہ نذر کر کے یہاں سے احرام باندھے گا کیونکہ یہ مقام جحفہ سے پہلے ہے اور اگر رابغ جانا ممکن نہ ہو یا جانے میں بہت زیادہ زحمت اٹھانا پڑتی ہو تو اس وقت حرم کی حدود سے نزدیک ترین مقام سے احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س(۱۱۸): جس شخص کا گھر مسجد حرام سے دور ہے اور یہ گھر پرانے مکہ کی حدود سے باہر ہے، آیا حج تمتع کرنے والا ایسا شخص اپنے گھر سے احرام باندھ سکتا

ہے اور کیا مکہ اصلی سے باہر جو اسکا مخصوص علاقہ ہے آیا سایہ کے نیچے چلنا جائز ہے؟

ج: ان مواقیت میں سے کسی میقات یا اس کے برابر و متوازی مقام کے علاوہ اس کیلئے عمرہ تمتع کا احرام باندھنا جائز نہیں اور مکہ کے علاوہ سایہ میں بھی جانا جائز نہیں ہے۔ مکہ قدیم کے علاوہ باقی مقامات پر بہتر یہ ہے کہ سایہ میں نہ چلے اور حج تمتع کا احرام یا تو مسجد حرام سے اور یا مکہ کے پرانے شہر میں باندھنا ضروری ہے۔

س (۱۱۹): کیا میقات سے پہلے احرام کی نذر کرنا صحیح ہے (خصوصاً) اس شخص کیلئے جو یہ جانتا ہوں کہ احرام کی حالت میں سایہ دار سواری میں سوار ہونے پر مجبور ہوگا، مثلاً میقات پہنچنے سے پہلے جہاز میں احرام باندھنے کی نذر کرتا ہے؟

ج: صحیح ہے، لیکن سایہ میں جانے کا کفارہ دینا ہوگا۔

س (۱۲۰): جو عمرہ اور حج میں کسی اور کا نائب ہے آیا اس کیلئے (بھی) جائز ہے کہ وہ میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کرلے یا اسے صرف میقات سے ہی احرام باندھنا ہوگا؟

ج: اس کیلئے جائز ہے۔

س(۱۲۱): آیا بیوی، شوہر کی اجازت کے بغیر یہ نذر مان سکتی ہے کہ وہ میقات سے پہلے احرام باندھ لے گی؟

ج: اگر شوہر کے حق استمتاع کی مزاحمت نہ ہو تو جائز ہے۔ اور اگر مزاحمت ہو تو نذر تب درست ہے جب شوہر اجازت دے۔

س(۱۲۲): جس شخص نے اپنا عمرہ تمتع فاسد کر لیا ہو کیا اس کیلئے دوسری مرتبہ حرم کی حدود کی قریب ترین جگہ سے احرام باندھنا جائز ہے مثال کے طور پر تنعیم سے یا اس کیلئے کسی ایک میقات مثلاً قرن المنازل پر جانا ضروری ہے؟

ج: اگر اس کے پاس وقت وسیع ہے تو پھر ضروری ہے کہ کسی اور میقات پر جا کر احرام باندھے اور اگر وقت زیادہ نہیں ہے تو جہاں تک (حرم کی حدود کے باہر) جا سکے وہاں جا کر احرام باندھے۔

س(۱۲۳): ایک شخص جہالت کی وجہ سے یا عمداً احرام کے بغیر ہی مکہ میں داخل ہو جاتا ہے اور عمرہ کیلئے احرام باندھنا چاہتا ہے تو کیا اسکا تنعیم سے احرام باندھنا صحیح ہے؟

ج: اگر اس کے پاس وقت وسیع ہو تو کسی اور میقات سے احرام باندھے اور اگر اس کیلئے ممکن نہ ہو تو پھر تنعیم سے احرام باندھ لے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حرم کی حدود کے نزدیک ترین مقام سے احرام باندھ لے۔

س(۱۴۴): ایک شخص غفلت میں مکہ داخل ہو گیا اور وہاں رہنا چاہتا ہے اور مناسک حج ادا نہیں کرنا چاہتا کیا اس کو یہ حق حاصل ہے؟ یا اس کیلئے حرم سے نکلنا ضروری ہے؟

ج: اس پر واجب نہیں ہے اس میں احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ حرم کی حدود کی نزدیک ترین مقام کی طرف جائے۔ اور پھر وہاں سے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھ کر آئے۔

س(۱۴۵): ایک شخص نے اس گمان سے کہ یہ میقات ہے غیر میقات سے احرام باندھ لیا اور عمرہ کے تمام اعمال بھی انجام دیئے اور احرام سے فارغ ہو کر اپنے شہر لوٹ گیا۔ کیا اس کا عمرہ صحیح ہے؟

ج: احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اسے صحیح قرار نہ دیا جائے۔

س(۱۴۶): جب ایک شخص جہاز کے ذریعے جدہ پہنچتا ہے اور وہاں سے

مدینہ منورہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن ٹکٹ نہ مل سکا اب یہ یا تو نذر کی وجہ سے جدّہ سے احرام باندھ لیتا ہے یا جحفہ جا کر احرام باندھتا ہے اسی اثنا میں مدینہ جانے کیلئے ٹکٹ میسر آجاتا ہے۔ آیا اس کیلئے جائز ہے کہ اپنا احرام ختم کر دے اور دوبارہ مسجدِ شجرہ سے احرام باندھے یا جائز نہیں ہے؟ اگر جائز نہ ہو تو جو یہ کر چکا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کا جدّہ سے باندھا ہوا احرام باطل ہے اور اگر اس نے جحفہ سے احرام باندھا تھا تو اسے ختم نہیں کر سکتا اور احرام صحیح کے تمام احکام اس پر جاری ہوں گے اور اس احرام کو توڑنا جائز نہیں ہے۔

س (۱۲۷): ایک شخص سالوں سے جدّہ یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہے اس وجہ سے اس کی رہائش بھی جدّہ میں ہے۔ آیا یہ جدّہ میں اپنے گھر سے احرام باندھے گا یا اس کیلئے ضروری ہے کہ کسی مقررہ میقات پر جائے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ کسی میقات پر جائے۔

س (۱۲۸): ایک شخص جدّہ کا رہائشی ہے، کیا مندرجہ ذیل حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس کیلئے جائز ہے کہ وہ عمرہ مفردہ یا عمرہ تمتع کا جدّہ سے احرام باندھ لے؟

۱: اسے یہاں رہتے ہوئے تین سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔
۲: اتنی مدت رہنے کے بعد اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ مزید کتنی مدت یہاں رہے گا؟ آیا ایک دن، ایک سال، یا دس سال رہنا ہوگا۔ جیسے فوج میں کام کرنے والے ملازمین کا کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ کب تک یہاں رہیں گے؟
۳: اس شخص کو یہ بھی شک ہے کہ آیا مجھ پر یہاں کا رہائشی ہونا صادق آتا ہے کہ میں خود کو اہل جدہ کہہ سکوں؟

ج: جب یہ بات ثابت ہے کہ جدہ خارج از حرم ہے اور کسی میقات کے مقابل بھی نہیں ہے، ان تمام مذکورہ صورتوں میں واجب ہے کہ جحفہ جائے تا کہ وہاں سے احرام باندھ سکے۔

س (۱۲۹): مبتلا بہ مسائل (جن مسائل میں عموماً انسان مبتلا ہوتا رہتا ہے) میں ایک مسئلہ میقات وادی السیل ہے۔ علماء کی راہنمائی میں یہاں سے اکثر احرام باندھا جاتا رہا ہے۔ ہمیشہ سے بعض معلمین نے علماء احساء کی تشخیص کے حوالے سے اس پر عمل کیا ہے۔ اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو یہاں سے اپنے حج یا نیابتی حج کا احرام باندھتا ہے؟

ج: کیونکہ یہ شبہ موضوعیہ (موضوع میں شک) ہے اس کیلئے اس علاقے کے ماہرین کی طرف رجوع کیا جائے۔ اس کی تشخیص کے سلسلہ میں ہمارے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے۔ بہر حال اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو اتفاقاً علم حاصل ہو جائے تو کافی ہے وگرنہ میقات سے احرام باندھنا ہوگا۔ یا میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کرنا ہوگی۔

احرام کے احکام

س(۱۳۰): آیا حیض یا نفاس والی عورت کیلئے مسجدِ شجرہ میں چکر لگا کر احرام باندھنا جائز ہے یا صرف اس وقت جائز ہے کہ وہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکلتے ہوئے احرام باندھے؟

ج: جواز صرف گزرنے کی صورت میں ہے۔

س(۱۳۱): مجنب اور حائض کیلئے مسجد میں داخل ہونا حرام ہے لیکن اگر یہ داخل ہو جائیں اور وہاں احرام باندھ لیں تو کیا ان کا احرام صحیح ہے؟

ج: احرام صحیح ہے، لیکن احتیاط اس میں ہے کہ باہر نکلنے کے بعد دوبارہ احرام باندھیں۔

س(۱۳۲): اگر حیض والی عورت جہالت کی بناء پر یا جان بوجھ کر مسجد میں جاکر احرام باندھ لیتی ہے تو اس کے احرام کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کا احرام صحیح ہے۔

س(۱۳۳): ایک عورت میقات میں حیض دیکھتی ہے اور اسکا اندازہ ہے کہ وہ عمرہ تمتع نہیں بجالاسکتی لہٰذا وہ حج افراد کیلئے احرام باندھ لیتی ہے اور پھر جب وہ پاک ہوتی ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عمرہ تمتع بجالاسکتی تھی۔ کیا اس عورت پر واجب ہے کہ وہ عمرہ تمتع گذشتہ احرام کیساتھ بجالائے یا اس کیلئے دوبارہ احرام باندھنا واجب ہے؟

ج: گذشتہ احرام کیساتھ ہی عمرہ تمتع کے اعمال بجالاسکتی ہے۔

س(۱۳۴): جس شخص نے مسجدِ شجرہ سے احرام باندھا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ احرام کے بعد مدینہ کی طرف جائے اور پھر ہوائی جہاز میں جدہ جائے اور پھر مکہ کی طرف جائے؟

ج: اس کیلئے جائز ہے لیکن احرام کی حالت میں سائے میں جانے کے احکام کا خیال رکھے۔

س(۱۳۵): جب حاجی حضرات مسجد میں احرام باندھ لیتے ہیں، کیا اب ان کیلئے جائز ہے کہ وہ مسجد کے علاقہ میں ٹیکسیوں وغیرہ کے سٹاپ کی طرف جائیں۔ اگرچہ (ٹیکسی سٹینڈ) مسجد کے پیچھے ہو؟

ج: جائز ہے۔

س(۱۳۶): کبھی ٹیکسی ڈرائیور میقات سے موڑ کاٹتے ہیں اور مکہ کی مخالف سمت میں چلے جاتے ہیں تاکہ چکر لگا کر موڑ کاٹ سکیں اور اس سڑک پر آسکیں، جہاں جاتا ہے آیا یہ احرام والے شخص کیلئے نقصان دہ تو نہیں ہے؟

ج: نقصان دہ نہیں ہے۔

س(۱۳۷): آیا عورت کیلئے واجب ہے کہ وہ احرام میں سلے ہوئے کپڑوں سے اجتناب کرے یا اس کیلئے جائز ہے کہ عام کپڑوں میں ہی احرام باندھ لے؟

ج: عام اور عادی لباس میں احرام باندھنا اس کیلئے جائز ہے، البتہ وہ زینت والے کپڑوں کا احرام نہ بنائے۔

س(۱۳۸): اگر ایک شخص کے احرام والے کپڑوں پر نجاست لگ جائے تو کیا اس پر ضروری ہے کہ فوراً اسے تبدیل کرے یا وہ ایک دو گھنٹے تک صبر کر سکتا ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ فوراً تبدیل کرے اور نجاست کو بغیر کسی عذر کے اپنے جسم پر باقی نہ رکھے (یعنی فوراً صاف کرے)

س(۱۳۹): حاجی حضرات قربانی کیلئے کافی دیر تک ذبح خانہ (منیٰ کا وہ مقام جہاں قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں) میں رہتے ہیں اگر یہاں خون یا خون کے علاوہ کسی اور نجاست سے ان کا احرام نجس ہو جاتا ہے، کیا ان کیلئے بھی فوراً دھونا یا تبدیل کرنا واجب ہے؟

ج: اگر ان کیلئے باعث مشقت نہ ہوتو فوراً دھونا ضروری ہے اور اگر باعث مشقت ہوتو پھر واجب نہیں۔

س(۱۴۰): ایک ایسی عورت جس کے ایام حیض معین نہیں ہیں وہ احرام سے پہلے حیض دیکھتی ہے اسے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ آیا یہ حیض یوم عرفہ سے پہلے ختم ہو جائے گا اور وہ عمرہ تمتع ادا کر سکے گی کہ وہ احرام باندھے۔ یا یہ حیض

یوم عرفہ سے پہلے ختم نہیں ہوگا کہ وہ اس صورت میں حج افراد کا احرام باندھے اس عورت کیلئے کیا حکم ہوگا؟

ج: ہر صورت میں یہ عمرہ تمتع کا احرام باندھے اگر خون جاری رہتا ہے تو طواف اور نماز کو خون بند ہونے کے بعد ادا کرے۔

س(۱۴۱): ایک شخص اس مقام سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ لیتا ہے جہاں اسے گمان تھا کہ یہ میقات ہے بعض مناسک بجالانے کے بعد اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ میقات نہ تھا۔ اب یہ کیا کرے؟

ج: اگر ممکن ہو تو میقات کی طرف لوٹ جائے اور وہاں سے احرام باندھے اگر ممکن نہ ہو تا حدود حرم کے نزدیک ترین جگہ سے احرام باندھے اگر یہ بھی ناممکن ہو تو جہاں ہے وہیں سے احرام باندھے اور جو مناسک بجالا چکا ہے انہیں دوبارہ بجالائے۔

س(۱۴۲): ایک شخص مستحبی حج کی ادائیگی کا قصد رکھتا تھا اب غلطی سے احرام باندھتے وقت حجۃ الاسلام (واجب حج) کی نیت کر لیتا ہے یہ کیا کرے؟

ج: احرام صحیح ہے اور یہ اسکا مستحبی حج شمار ہوگا۔

س(۱۴۳): ایک شخص نے عمرہ یا حج کیلئے احرام باندھا تھا، کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ احرام ختم کر دے اور مناسک ادا نہ کرے؟

ج: صحیح احرام کو بدلنا ممکن نہیں ہے۔

س(۱۴۴): ایک شخص نے بھول، جہالت یا کسی اور عذر کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھا اور مکہ میں داخل ہو گیا ہے۔ آیا اس کیلئے ضروری ہے کہ احرام باندھنے کیلئے میقات کی طرف جائے خواہ اس کیلئے بہت زیادہ کرایہ دینا پڑے؟

ج: جب میقات کی طرف لوٹنا باعث حرج ہو تو لوٹنا واجب نہیں ہے لیکن اگر ممکن ہو تو اس پر واجب ہے کہ حدود حرم سے نزدیک ترین مقام سے احرام باندھے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جس جگہ ہے وہیں سے احرام باندھے۔

س(۱۴۵): بعض فقہاء نے اپنی کتاب مناسک حج میں یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کیلئے مکہ داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو، اس کیلئے اختیاری صورت میں احرام کے بغیر میقات سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے۔ اور ان علما نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو مدینہ کے راستے حج ادا کرنا چاہے تو وہ بیداء تک

تلبیہ کو مؤخر کرے کہ جس کے ساتھ احرام منعقد ہوتا ہے تو اسکا لازمہ یہ ہے کہ وہ میقات سے احرام کے بغیر ہی گذرے گا ان دونوں مسئلوں کو کس طرح جمع کیا جاسکتا ہے یعنی یہ کیسے ممکن ہے کہ ان دونوں مسئلوں پر عمل کیا جائے؟

ج: نصوص شرعیہ میں اسی طرح بیان ہوا ہے۔

س(۱۴۶): کیا احرام کے واجب تلبیہ میں جہاں حرکت (زیر زبر، پیش) ہو وہاں وقف کو ترک کرنے اور جہاں سکون (جزم) ہو وہاں ملا کر پڑھنے کو ترک کرنے میں احتیاط ہے؟

ج: احتیاط ضروری ہے۔

س(۱۴۷): اگر تلبیہ کہلوانے والا تلبیہ کے تیسرے حصہ میں اس طرح کہے اِنَّ الْحَمْدَ اور خاموش ہو جائے پھر کہے "وَالنِّعْمَةَ" ور چپ ہو جائے اور پھر کہے: "لک و الملک" اور ساکت ہو جائے اور پھر آخر میں کہے: "لا شریک لک لبیک" کیا اگر اس طریقے سے تلبیات کہی جائیں تو احرام درست ہوگا۔ یا یہ ضروری ہے کہ تلبیات کو ملا کر اس طرح کہا جائے:

"إن الحمد و النعمة لک و الملک۔" اور پھر کہا جائے: "لا شریک لک لبیک "؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ ملا کر پڑھا جائے۔

س(۱۴۸): ایک شخص میقات میں تلبیات کہنا بھول جاتا ہے اور اسے تمام سفر میں یاد نہیں آتا یہاں تک یہ مکہ مکرمہ پہنچ جاتا ہے اس شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: اس کا حکم اُس شخص جیسا ہے جس نے احرام ہی نہ باندھا ہو۔ اور ہم اسکی تفصیل "المرشد" میں بیان کر چکے ہیں۔

س(۱۴۹): وقوفین کے بعد حاجی حضرات کو معلوم ہوا کہ انہوں نے صحیح طریقے سے تلبیات نہیں کہے تھے۔ ان کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: اگر ممکن ہو کہ یہ لوگ مکہ لوٹ سکیں اور وہاں جا کر احرام باندھیں تو بہتر ورنہ جہاں ہیں، وہیں سے احرام باندھ لیں۔

س(۱۵۰): ایک شخص یہ بھول گیا تھا کہ اسے حج تمتع کیلئے احرام باندھنا ہے اسے علم نہیں ہے کہ احرام باندھنا واجب ہے اس بنا پر وہ احرام چھوڑ دیتا ہے اور عرفات کے وقوف یا مزدلفہ کے بعد اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ مجھے

احرام باندھنا چاہیے تھا۔ اب اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس کیلئے مکہ لوٹنا ممکن ہو تو لوٹ جائے اور وہاں سے احرام باندھے۔ اگر چہ احرام باندھنے کے بعد وقوف بالمشعر کو اضطراری وقت میں پا سکے۔ اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو جہاں ہے وہیں سے احرام باندھ لے۔

س(۱۵۱): ایک شخص احرام باندھنا بھول گیا اور اسے حلق و تقصیر (سر منڈوانے یا تھوڑے سے بال کٹوانے) کے بعد یاد آیا کہ اس نے احرام نہیں باندھا تھا، اسکا کیا حکم ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے یہ احرام کی نیت کرے اور احرام والے کپڑے پہنے۔ اور پھر اپنے باقی ماندہ مناسک (اعمال) بجالائے تو اس کا حج صحیح ہے۔

س(۱۵۲): ایک خاتون تلبیات کو بلند آواز میں کہتی ہے یا نماز طواف بلند آواز میں پڑھتی ہے کہ اجنبی اس کی آواز سن سکتا ہے تو کیا اس کا عمل باطل ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ تلبیہ اور نماز دوبارہ پڑھے۔

س(۱۵۳): جو شخص تلبیات کہنے کی قدرت نہیں رکھتا، کیا اس کیلئے کسی کو

نائب بنانا جائز ہے؟

ج: اگر وہ تلبیہ کہنے کی بالکل قدرت نہیں رکھتا حتیٰ کہ اشارے سے بھی نہیں کہہ سکتا تو اس کیلئے نائب بنانا واجب ہے لیکن اگر وہ ہاتھ کی انگلیوں کے اشارے سے کہنے کی قدرت رکھتا ہے تو احتیاط یہ ہے کہ خود بھی اشارے سے کہے اور کسی کو نائب بھی بنائے یہ تو وہ صورت تھی کہ جب یہ شخص اصل تلبیہ سے ہی عاجز تھا لیکن اگر صرف صحیح طور پر کہنے سے عاجز ہے تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو کہ کوئی شخص پہلے لفظ کہے اور یہ اسکے بعد اسی طرح بیان کر سکے تو یہی اس پر واجب ہے، لیکن اگر اس طرح بھی کہنا اس کیلئے ممکن نہیں تو یہ جس تلفظ و ترجمہ کیساتھ خود کہہ سکتا ہو خود کہے اور کسی کو نائب بھی بنائے۔

محرماتِ احرام کے مسائل

س(۱۵۴): آیا احرام کی حالت میں اس شکار کو اپنے پاس رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا جائز ہے جو کسی اور کی ملکیت ہو اور اس کے پاس امانت کے طور

پر موجود ہو۔ آیا اسے مُحِل شخص کے ہاتھ دینا جائز ہے؟

ج: احرام کی حالت میں اور حرم میں یہ سب کچھ کرنا حرام ہے۔

س(۱۵۵): اگر ایک مُحِل شخص (جو احرام کی حالت میں نہ ہو) شکار کرتا ہے یا شکار کسی دوسرے مُحِل کے پاس امانت رکھتا ہے اور یہ احرام باندھ لیتا ہے تو کیا اس پر واجب ہے کہ دوسرے مُحِل کو شکار کے چھوڑنے کا حکم دے یا واجب نہیں؟

ج: واجب نہیں ہے۔

س(۱۵۶): ایک احرام والا شخص ایک حیوان کو حکم جانتے ہوئے یا نہ جانتے ہوئے حرم سے نکال دیتا ہے۔ کیا اس پر لازم ہے کہ دوبارہ اس حیوان کو اندر لائے؟

ج: جی ہاں، اس پر واجب ہے۔

س(۱۵۷): کیا چھپکلی، جھینگر، گبریلا، چیونٹی اور مکھی وغیرہ جیسے حشرات کا مارنا محرم پر حرام ہے؟ اگر ہے تو آیا اس پر کفارہ بھی ہے؟

ج: احتیاط کی بنا پر جب تک یہ اذیت نہ دیں تو انہیں مارنا جائز نہیں ہے اور

اگر یہ اذیت پہنچاتے ہوں تو انہیں مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س(۱۵۸): آیا جو احرام کے بغیر ہے وہ انہیں حرم کے اندر مار سکتا ہے؟

ج: احتیاط کی بناء پر جب تک تکلیف نہ پہنچائیں نہیں مار سکتا۔

س(۱۵۹): بعض فقہاء نے مناسک حج میں فرمایا ہے کہ مندرجہ ذیل چیزوں کے علاوہ محرم (احرام باندھنے والا) اپنی بیوی سے استمتاع کرسکتا ہے یعنی جب تک شوہر احرام میں ہے اس پر حرام ہے کہ وہ اپنی بیوی سے مجامعت کرے یا شہوت کیساتھ اسکا بوسہ لے یا اس کو چھوئے عورت سے حلال استمتاع کیسے ہوسکتا ہے؟

ج: بوسہ اور شہوت کے بغیر عورت کو اپنے ساتھ چپکانے (بغل میں لینے سے) محقق ہوگا۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ ان چیزوں کو بھی ترک کردے۔

س(۱۶۰): کیا وہ شخص جو احرام میں نہ ہو اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنی احرام والی بیوی سے جماع، لمس اور بوس و کنار کے علاوہ لذات حاصل کرے؟

ج: جی ہاں، جائز تو ہے لیکن اجتناب کرنے میں احتیاط ہے۔

س(۱۶۱): دسویں ذوالحجہ کے اعمال ختم کرنے کے بعد جب حاجی حضرات

اپنا احرام ختم کردیتے ہیں تو اس وقت بیوی سے فقط مجامعت حرام ہے یا لمس اور بوس وکنار بھی حرام ہے؟

ج: اپنی بیوی کیساتھ اس وقت تک ہر قسم کا استمتاع حرام ہے جب تک حج کا طواف، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اور طواف النساء بجا نہ لائے۔

س(۱۶۲): اگر احرام والا کسی عورت کو جان بوجھ کر دیکھے تو اسے (کفارہ کے طور پر) ایک بھیڑ دینا ہوگی یا صرف اس نے حرام کام کیا ہے اور اس پر کوئی (کفارہ) واجب نہیں؟

ج: (کفارہ) واجب نہیں ہے، البتہ احتیاط استحباب یہ ہے کہ (کفارہ) دے۔

س(۱۶۳): کیا احرام والے شخص کیلئے خوشبودار چیزیں اور عطر کا استعمال جائز ہے؟

ج: ان کو ترک کرنے میں احتیاط واجب ہے۔

س(۱۶۴): ایک شخص احرام کی حالت میں مالٹا کھا رہا ہے آیا دوسرے شخص کیلئے واجب ہے کہ وہ اس کی خوشبو سے بچنے کیلئے اپنی ناک کو بند کرے؟

ج: جی ہاں البتہ احتیاط واجب ہے کہ یہ کھانے والے شخص کی طرح ہی ہو۔

س(۱۶۵): آیا احرام والے شخص پر ہر قسم کی خوشبو والی چیزوں کا استعمال حرام ہے مثلاً الائچی، دال چینی اسی طرح نہانے والا صابن، ٹوتھ پیسٹ اور سر پر لگانے والا شمپو وغیرہ؟

ج: احتیاطِ واجب کی بناء پر ایسا ہی ہے۔

س(۱۶۶): احرام کی حالت میں جو شخص بد بودار چیزوں کی بد بو سے بچنے کیلئے ناک بند کیے بغیر سانس روک لیتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج: ناک بند کرنا تو اس کیلئے ممنوع ہے۔ البتہ احتیاط واجب یہ ہے کہ سانس بند نہ کرے۔

س(۱۶۷): آیا احرام والے شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ احرام والے کپڑوں کے علاوہ اَن سلی چیز کو اپنی شرمگاہ کیساتھ لپیٹ لے تا کہ اسکی شرمگاہ نظر نہ آئے؟

ج: ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س(۱۶۸): آیا احرام والے شخص کیلئے ایسا کمبل وغیرہ اوڑھنا جائز ہے کہ جس پر سلا ہوا غلاف ہو یا جائز نہیں ہے؟

ج: یہ کام کرنا خلاف احتیاط واجب ہے۔

س(۱۶۹): کیا محرم کے احرام کے ساتھ ایک سلے ہوئے کھلے کپڑے کا ہونا اُن چیزوں میں سے ہے جو احرام کیلئے مضر ہیں؟ اور اسی طرح احرام کے کپڑوں کے کناروں کا سلا ہوا ہونا؟

ج: اگر یہ لٹکا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور جہاں تک احرام کی اطراف کے سلے ہوئے ہونے کا تعلق ہے تو احتیاط واجب اس کو ترک کرنے میں ہے (یعنی احتیاط اس میں ہے کہ سلا ہوا نہ ہو)

س(۱۷۰): وہ تھیلی یا بٹوا جو نقدی کی حفاظت کے بغیر ساتھ اٹھائی جاتی ہے آیا اس کا استعمال جائز ہے؟

ج: احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس کو استعمال نہ کیا جائے۔

س(۱۷۰): احرام والا شخص ہمیان (تھیلی) کو اس لئے کمر پر باندھتا ہے تاکہ تہبند نہ گرے۔ نقدی کی حفاظت کیلئے نہیں باندھتا کیا اس کیلئے اسے ساتھ رکھنا جائز ہے، جبکہ ہمیان سلا ہوا ہو؟

ج: احتیاط واجب کے مخالف ہے۔

س (۱۷۲): آیا عورت اگر قفازین (دستانے) پہنے تو اس پر کفارہ ہوگا، اگر وہ دستانے پہن لیتی ہے تو کیا کفارہ ہے؟

ج: اگر اسے معلوم ہو اور اس طرف متوجہ ہو کہ دستانے پہن لینے سے کفارہ ہے تب کفارہ ہوگا اور وہ ایک گوسفند (بھیڑ یا بکری) ہے۔

س (۱۷۳): اگر ایک احرام باندھنے والا شخص حکم سے جاہل ہونے کی وجہ سے تہبند کے نیچے سِلا ہوا لباس پہن لیتا ہے۔ اسے کفارہ دینا ہوگا یا نہیں؟

ج: جب تک جاہل ہے کوئی کفارہ نہیں ہے۔

س (۱۷۴): اگر ایک شخص تہبند کو ایک دوسرے کے اوپر نیچے کر کے گرہ دے لیتا ہے تاکہ ہوا وغیرہ سے اس کی شرم گاہ ننگی نہ ہو۔ اگر ہم فرض کریں ایسا کرنا جائز نہیں تھا، بہرحال جس نے نسیان یا حکم سے جاہل ہونے کی وجہ سے ایسا کرلیا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

ج: ایسا کرنا اسکے لیے جائز ہے۔

س (۱۷۵): ایک شخص سِلا ہوا لباس پہنتا ہے اور پھر اسے اتار دیتا ہے اور اسی احرام پر دوسرا سِلا ہوا لباس پہن لیتا ہے تو کیا دو مرتبہ کفارہ دینا ہوگا یا

ایک ہی کفارہ کافی ہے؟

ج: دو مرتبہ کفارہ دینا ہوگا۔

س(۱۷۶): احرام والا شخص کئی قسم کے کپڑے پہن لیتا ہے تو کیا ایک کفارہ ہو گا یا کفارہ کا تکرار ہوگا؟

ج: جی ہاں، تکرار ہوگا۔

س(۱۷۷): کیا احرام باندھنے والے کیلئے تصویریں بنوانا اور اکھٹنا کرنا جائز ہے؟

ج: جی ہاں جائز ہے۔

س(۱۷۸): کیا احرام والا شخص اس گھر میں قیام کر سکتا ہے جہاں ہر طرف آئینے لگے ہوں کہ ہر آن اُس پر نظر پڑنے کا امکان ہو؟

ج: جی ہاں، قیام کر سکتا ہے اگر یہ خود جان بوجھ کر آئینہ نہ دیکھے۔

س(۱۷۹): کیا احرام کی حالت میں موزہ پہننا جائز ہے جو آدھے پاؤں کو ڈھانپ لے؟

ج: جس پر بھی لفظ موزہ صادق آتا ہے اس کا پہننا جائز نہیں۔

س(۱۸۰): کیا خواتین کیلئے جراب یا اس جیسی کوئی اور چیز استعمال کرنا جائز

ہے جو پاؤں کو ڈھانپ لے؟

ج: جی ہاں، جائز ہے۔

س(۱۸۱): کیا احرام والے شخص کیلئے سِلا ہوا موزہ پہننا جائز ہے جو اس کے پاؤں کو نہیں ڈھانپتا؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے نہ پہنا جائے۔

س(۱۸۲): کیا احرام کی حالت میں سچی قسم کھانا جائز ہے، خواہ ایک دفعہ ہی ہو؟

ج: جی ہاں، لیکن اگر یہ تین مرتبہ (واللہ، باللہ، تاللہ) سے زیادہ ہو جائے تو جائز نہیں ہے۔

س(۱۸۳): ایک خاتون نے اپنی کمر پر زینت کیلئے کمر بند باندھ رکھا ہے، اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اگر احرام سے پہلے یہ اس کے لباس کا جزو نہ تھا اور علیحدہ زینت کا حکم رکھتا تھا تو جائز نہیں ہے۔

س(۱۸۴): کیا احرام سے پہلے نہاتے وقت جسم پر ایسا تیل ملنا جائز ہے جسکا غسل اور احرام باندھنے کے بعد بھی اثر باقی رہتا ہو؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۱۸۵): اگر احرام والا شخص تیل ملنے پر مجبور ہو یا ایسی دوا استعمال کرنے پر مجبور ہو جس میں تیل ملانا ضروری ہو کیا اس وقت اس کا استعمال کرنا جائز ہے اور کیا اس پر کفارہ بھی ہے؟

ج: ضرورت اور علاج کی صورت میں استعمال جائز ہے اور اس پر کفارہ بھی نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو ایسا تیل استعمال کیا جائے جو خوشبودار نہ ہو۔

س(۱۸۶): احرام باندھنے والے کے سر پر گنجے پن یا خشکی کیوجہ سے سر میں زخم ہونے جیسی بیماریاں ہیں۔ ان کے ظاہر ہونے سے اسے شرم محسوس ہوتی ہے تو کیا اس کیلئے سر ڈھانپنا جائز ہے کیا اس پر کفارہ وغیرہ بھی ہے؟

ج: اس کیلئے سر ڈھانپنا جائز نہیں البتہ اگر ظاہر ہونے سے اس کے لئے بہت زیادہ اذیت ہو تو جائز ہے اور کفارہ دینا ہوگا۔

س(۱۸۷): کیا احرام باندھنے والے شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ تکیے پر سر رکھے جبکہ اس سے اس کے سر کا کچھ حصہ چھپ جاتا ہو؟

ج: جائز ہے۔

س(۱۸۸): کیا احرام باندھنے والے شخص کیلئے سوتے وقت اپنے آپ کو مکمل طور پر ڈھانپنا جائز ہے؟

ج: جی ہاں جائز ہے۔

س(۱۸۹): کیا احرام باندھنے والے شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ رومال یا کسی اور چیز سے اپنا سر خشک کرلے؟

ج: احتیاط واجب اس میں ہے کہ یہ اس کیلئے جائز نہیں ہے۔

س(۱۹۰): کیا احرام باندھنے والے شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ احرام کے ایک کنارے سے سر کا اگلا حصہ خشک کرے تاکہ وضو میں سر کا مسح کرسکے۔ جس شخص نے یہ گمان کرتے ہوئے ایسا کرلیا ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے اسکا کیا حکم ہے؟

ج: احتیاط واجب اس میں ہے کہ خشک ہاتھ کے علاوہ کسی اور چیز سے خشک نہ کرے۔

س(۱۹۱): جب سر کو ضرورت اور مجبوری کے وقت ڈھانپنا جائز ہے تو کیا اس میں یہ شرط ہے کہ وہ (کپڑا) سِلا ہوا نہ ہو؟

ج: ضرورت اور مجبوری کی صورت میں یہ شرط نہیں ہے۔

س(۱۹۲): ایک شخص احرام کی حالت میں سلی ہوئی ٹوپی سے سر ڈھانپ لیتا ہے تو کیا اس شخص پر دو کفارے ہوں گے یا اسے ایک کفارہ دینا ہوگا؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ دو کفارے دے۔

س(۱۹۳): اگر کئی بار سر ڈھانپا جائے تو کفارہ بھی اتنی ہی بار دینا ہوگا یا صرف ایک ہی کفارہ ہے؟

ج: جتنی بار سر ڈھانپا گیا تھا، اتنی ہی بار کفارہ دیا جائے گا۔

س(۱۹۴): احرام باندھنے والے کے سر پر رطوبت موجود تھی۔ اگر یہ اس کے خشک ہونے کا انتظار کرے اور خشک ہونے کے بعد وضو کرے تو نماز کا وقت ختم ہو جائے گا۔ کیا یہ رومال وغیرہ کے ساتھ اسے خشک کر سکتا ہے؟

ج: اگر ہاتھ سے خشک کرنا ممکن نہ ہو تو کسی اور چیز سے خشک کیا جا سکتا ہے البتہ جتنی ضرورت ہے صرف اسی پر اکتفا کیا جائے۔

س(۱۹۵): آیا محرم کیلئے حمام کے فوارے وغیرہ کے نیچے غسل جائز ہے؟

ج: جی ہاں، جائز ہے۔

س(۱۹۶): آیا محرم (احرام باندھنے والے) کیلئے جائز ہے کہ پانی گرنے کی جگہ پر کھڑا ہو؟

ج: جائز ہے، البتہ پانی اس کے پورے سر کو نہ ڈھانپے۔

س(۱۹۷): عورت کا اجنبی سے چہرہ چھپانا واجب ہے اور احرام میں اس کیلئے جائز ہے کہ چہرہ نہ چھپائے کیا احرام کی حالت میں احتیاط باقی ہے کہ نہ؟

ج: چہرے کیساتھ متصل ہونے والے برقع اور نقاب وغیرہ سے احرام کی حالت میں چہرہ چھپانا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر اوڑھنی لٹکا لے (اس طرح کہ وہ چہرہ نہ چھپائے) تو کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ کسی وقت وہ چہرے کیساتھ اچانک متصل ہی کیوں نہ ہو جاتی ہو، اور احرام کی حالت میں بھی حجاب کا باقی رہتا ہے۔

س(۱۹۸): کیا احرام والی عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ رومال وغیرہ سے اپنا چہرہ صاف کرلے۔ آیا یہ چہرہ چھپانے کے مترادف نہ ہوگا؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔

س(۱۹۹): آیا ٹھوڑی اور اسکے نیچے والا حصہ بھی عورت کا چہرہ شمار ہوگا؟

ج: ٹھوڑی تو چہرے کا حصہ شمار ہوتی ہے لیکن نیچے والا حصہ چہرے میں شمار نہیں ہوتا۔

س(۲۰۰): ایک عورت اوڑھنی اتارنا چاہتی ہے اور اتارتے وقت اس کا چہرہ چھپ جاتا ہے، کیا اس پر کوئی کفارہ ہے؟

ج: کوئی کفارہ نہیں۔

س(۲۰۱): کیا احرام والی عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ چہرے کے بل سوئے ،جبکہ لازمہ یہ ہے کہ اس کا چہرہ چھپ جائے؟

ج: جی ہاں جائز ہے۔

س(۲۰۲): کیا محرم (احرام والے شخص) پر حرام ہے کہ وہ سوئی وغیرہ سے کسی کو ٹیکہ لگائے جبکہ اس سے لازمی خون نکلتا ہے؟

ج: حرام نہیں ہے۔

س(۲۰۳): کیا احرام والے شخص کیلئے جائز ہے کہ اپنے آپ کو ٹیکہ لگائے جبکہ یہ لازمی خون نکلنے کا موجب بھی ہے؟

ج: احتیاطِ واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے۔

س(۲۰۴): آیا احرام والے شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ مفت میں کسی کو خون دے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ جائز نہیں ہے۔

س(۲۰۵): آیا احرام والے شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ کسی محرم یا غیر محرم شخص کے ناخن کاٹے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسا نہ کرے۔

س(۲۰۶): آیا احرام والے شخص کیلئے جائز ہے کہ دوسرے کا دانت اکھاڑے اگرچہ متقابل انسان ہی کیوں نہ ہو؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسا نہ کرے۔

maablib.org

سایہ کے احکام

س(۲۰۷): آیا رات کے وقت سایہ میں چلنا جائز ہے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۲۰۸): آیا طلوع (فجر) اور طلوع (آفتاب) کے دوران سایہ میں چلنا جائز ہے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۲۰۹): آیا آپ کے نزدیک سایہ سے بچنے سے مراد سورج، ہوا گرمی، سردی وغیرہ ہے یا ان میں سے بعض چیزیں ہیں؟

ج: سایہ سے مراد یہ ہے احرام والے کے سر کے اوپر چھت، سایہ اور اس جیسی دوسری چیزیں ہوں۔

س(۲۱۰): کیا گرمی، سردی، سورج اور بارش وغیرہ کے نہ ہونے کے باوجود سایہ میں چلنا جائز ہے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۲۱۱): کسی چیز کے سائے دار ہونے میں شک ہے، یعنی اس چیز کا سایہ دار ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ آیا اس وقت سایہ میں چلنا جائز ہے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۲۱۲): جب بس کا اوپر والا حصہ کھلا ہوا ہو تو یہ سر اور کندھوں کیلیے تو کافی ہے لیکن باقی جسم کیلیے کافی نہیں ہے کیا احرام کی حالت میں ایسی بس میں سوار ہونا جائز ہے؟

ج: یہ کافی ہے کہ سر، گردن اور کندھے وغیرہ اس طرح ہوں جس طرح سوال میں ذکر ہوا ہے۔

س(۲۱۳): ایک طرف سے جو سایہ پڑتا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س(۲۱۴): آیا ایماری یا بس کی ایک طرف سے جو سایہ ہوتا ہے اس سائے میں چلنا جائز ہے؟

ج: سوال میں بیان کی گئی حالت میں اس سائے میں چلنا جائز ہے۔ توضیح

اماری کے سائے میں چلنا جائز ہے۔ واللہ العالم۔

س(۲۱۵): چھتری میں چلنے کی صورت میں جو سایہ پیدا ہوتا ہے آیا اس سائے میں جانا جائز ہے جبکہ وہ مکہ مکرمہ، عرفات، مشعر الحرام اور منیٰ میں داخل ہو چکا ہے جب پیدل چلتے ہوئے جو سایہ پیدا ہوتا ہے اس میں چلنا صحیح ہے تو پھر کیا کھلی چھت والی بس میں سوار لوگوں کا چھتری سے سایہ کرنا صحیح ہے؟

ج: اترنے، چلنے یا کھڑے ہونے کی حالت میں چھتری سے سایہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح اپنے گھر میں ضرورت کیلئے ادھر اُدھر جاتے ہوئے، سائے میں چلنا کوئی حرج نہیں ہے۔

س(۲۱۶): سائے میں چلنے کی حرمت کے بارے میں اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو کسی جگہ کھڑا ہوا ہے لیکن وہ سفر کا ارادہ رکھتا ہے کیا یہ شخص بھی اُس مسافر کی طرح ہوگا جو کچھ بات کرنے کیلئے راستے میں کھڑا ہو گیا ہے یا کسی کے ساتھ گفتگو کر رہا ہے یا کسی ضرورت کیلئے بیٹھ گیا ہے یا زیادہ رش کی وجہ سے گاڑی رک گئی ہے جسکی وجہ سے یہ کھڑا ہے یا گاڑی میں خرابی پیدا ہو گئی

ہے یا گاڑی پیٹرول ڈلوانے کیلئے رکی ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہے اور وہ گاڑی میں سوار ہونے کے وقت پیش آئی ہے کیا سائے دار چیز اور چھتری کے نیچے جانا اس کیلئے جائز ہے؟

ج: مذکورہ صورتوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س (۲۱۷): آپ کی اس رائے کے مطابق کہ مکہ قدیم کے تمام نواحی علاقوں میں سائے کے نیچے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (جبکہ آج مکہ میں لوگوں کے گھر ایک دوسرے کیساتھ متصل ہوتے ہوئے وادی تنعیم تک جا پہنچے ہیں) اس صورت میں آیا دن میں ایک شخص کا سائے میں جانا جائز ہے جو تنعیم سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھنا چاہتا ہے اور چھت والی گاڑی میں سوار ہو کر حرم مبارک تک پہنچتا ہے؟

ج: میقات صرف مسجد تنعیم نہیں ہے بلکہ پوری وادی میقات ہے جب عمرہ بجالانے والا اس وادی میں احرام باندھتا ہے اور پھر پیدل چلتا ہوا اس وادی سے باہر نکل جاتا ہے اور مکہ مکرمہ میں نئے بنائے ہوئے گھروں کی طرف جاتا ہے جو پرانے گھروں کیساتھ متصل ہیں تو اس وقت وہ چھت والی گاڑی

میں سوار ہو سکتا ہے۔

س(۲۱۸): حج کا رہبر لوگوں سے کہتا ہے کہ مکہ میں ہوٹل سے ہی احرام باندھ لیں اور بسوں میں سوار ہو کر مسجد جن کی طرف جائیں تا کہ وہاں سے محرم بنیں احرام کا جب کام مکمل ہو جاتا ہے تو یہ عورتوں کی بس میں جاتا ہے تا کہ انہیں نیت کروائے اس وقت پولیس والا چلنے پر مجبور کر دیتا ہے لہٰذا تقریباً ۲۰۰ میٹر تک بس چل پڑتی ہے اور یہ رہبر بھی اسی بس میں رہتا ہے اور مغرب سے پہلے کا وقت ہے کیا اس رہبر پر سائے میں جانے کا کفارہ ہوگا یا نہیں؟

ج: اس پر کفارہ نہ ہوگا۔

س(۲۱۹): منیٰ میں جانے کے بعد ایک شخص جمرات اور ذبح خانے جانے والے راستے پر چلتا ہے تو کیا اس وقت سائے میں جانا جائز ہے؟

ج: احتیاط واجب اس میں ہے کہ ذبح خانے کی طرف جاتے ہوئے بھی سائے میں نہ جائے۔

س(۲۲۰): کیا سورج کی سخت گرمی سے مجبوری کی حالت میں سائے میں

جانا جائز ہے اور اگر کوئی سائے میں جائے تو کیا کفارہ بھی دینا واجب ہے؟

ج: مجبوری کی حالت میں سائے میں جانا تو جائز ہے لیکن کفارہ دینا ہوگا۔

س(۲۲۱) مشکلات سے بچنے کیلئے یا اسلامی یکجہتی کا مظاہرہ کرنے کیلئے جس طرح باقی عام لوگ بسوں میں سفر کرتے ہیں اس طرح ان کیساتھ سفر کیا جاسکتا ہے؟

ج: جائز نہیں مگر یہ کہ سوار نہ ہونا مشکلات کا باعث ہو اس وقت سائے میں جانے کا کفارہ دینا ہوگا۔

س(۲۲۲) اگر احرام والا شخص مکہ پہنچنے سے پہلے الیکٹرانک لفٹ میں سوار ہوتا ہے جیسا کہ عموماً جدہ میں ایسا ہی ہوتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: احرام والا شخص کسی جگہ ٹھہراؤ کرے تو اس کیلئے سائے کے نیچے چلنا پھرنا جائز ہے جب تک وہ دوبارہ سفر شروع نہ کرے اور اس نے مکہ کی جانب یا عرفہ یا منیٰ کے واجبات ادا کرنے کیلئے سفر کا آغاز کیا ہو تو صرف سفر کی حالت میں سائے کے نیچے چلنا جائز نہیں ہوگا اور اگر چلا تو اس کو کفارہ دینا ہوگا۔

س(۲۲۳) کیا احرام باندھنے والے شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ بڑی بڑی

بسوں وغیرہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوں جبکہ ان کی چھت اتار لی گئی ہو اور یہ بس کھلی چھت والی بن گئی ہو۔ لیکن ان بسوں کی باڈی اور اطراف کافی مقدار میں ہوا کو روکتی ہیں؟

ج: احرام والے شخص کیلئے ایسی بسوں میں سفر ونقل وحرکت جائز ہے۔

س(۲۲۴) مذکورہ بالا بس میں جب احرام والا شخص دن میں سفر کرتا ہے اور سورج کی وجہ سے بس کی اطراف کا سایہ احرام والے شخص کے چہرے اور سر پر پڑتا ہے، کیا اس قسم کے سائے سے بچنا واجب ہے؟

ج: اس قسم کے سائے سے دن اور رات (کسی وقت بھی) خود کو بچانا اور دور کرنا واجب نہیں ہے۔

س(۲۲۵) فرض سوال یہ ہے کہ حاجی حضرات ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان میں سے بعض کا سایہ دوسروں پر پڑ رہا ہے، کیا اس قسم کے سائے سے خود کو بچانا ضروری ہے؟

ج: احرام کی حالت میں اس سے بچنا واجب نہیں ہے۔

س(۲۲۶) ایسا رہنما، معلم جس کے قافلے میں صرف خواتین ہوں کیا اس

کیلئے جائز ہے کہ وہ ان خواتین کیساتھ سایہ دار بس میں سفر کرے کیونکہ انہیں تنہا سفر کرانا اس کیلئے ممکن نہیں ہے؟

ج: جائز ہے لیکن کفارہ دینا ہوگا۔

س (۲۲۷) اگر احرام والا کچھ وقت کیلئے سایہ میں جانے پر مجبور ہو جاتا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ احرام کی حالت میں زیر سایہ رہے جبکہ اس کی مجبوری بھی ختم ہوگئی ہو؟

ج: اسکے لئے وہاں ٹھہرے رہنا جائز نہیں ہے اگر وہاں ٹھہرا رہے تو اسے ایک ہی کفارہ دینا ہوگا۔

س (۲۲۸) ایک احرام والا شخص رات کے وقت چھت والی بس میں سفر کرتا ہے اور مکہ طلوع شمس کے بعد داخل ہوتا ہے اور اُترنے کی جگہ تک سویا رہتا ہے، کیا اس پر کفارہ واجب ہے؟

ج: اس پر ایک کفارہ واجب ہے۔

س (۲۲۹) میں آقای خوئی (اعلی اللہ مقامہ) کا مقلد تھا ان کے فتوی کے مطابق سایہ میں جانا احرام تھا اور مجھ پر سائے میں جانے کا کفارہ واجب سمجھتے

تھے۔لیکن اب میں اس مسئلہ میں آپ کی طرف لوٹ آیا ہوں (آپ کا مقلد بن گیا ہوں) کیا اب بھی مجھ پر کفارہ واجب ہے؟

ج: جی ہاں، آپ پر کفارہ واجب ہے۔

س(۲۳۰): جس شخص نے کنکریں مارنے اور ذبح کے اعمال مکمل کر لیے ہوں کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ سورج سے بچنے کیلئے سائے میں جائے یا جائز نہیں ہے؟ اگر وہ جاتا ہے تو کیا اُس پر کفارہ بھی ہے؟

ج: قربانی (سر منڈانا) یا تقصیر (تھوڑے سے بال کٹوانا)۔کے بعد احرام ختم ہو جاتا ہے۔لیکن اگر ذبح تو کرلیتا ہے، لیکن ابھی تک حلق یا تقصیر نہیں کی تو احرام ختم نہیں ہوا، لہٰذا اگر اس وقت یہ سائے میں جائے گا تو اسے کفارہ دینا ہوگا۔

maablib.org

کفارے کے احکام

س(۲۳۱): جب احرام والا شخص محرمات احرام میں سے کسی ایک کو بجالاتا ہے۔ مثلاً سائے میں جاتا ہے اور وہ ایک گوسفند دینے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ کہاں دے؟

ج: اسے فقراء پر خرچ کرے (یعنی اس کا مصرف فقراء ہیں)

س(۲۳۲): کیا اس میں سے خود اس شخص کا کھانا بھی جائز ہے (آیا یہ شخص بھی اس کا گوشت استعمال کرسکتا ہے)؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ خود استعمال نہ کرے اگر یہ کھائے گا تو جتنی مقدار میں کھایا ہے اسکی قیمت کا ضامن ہوگا یا اس کو تلف کر بیٹھا ہے تب بھی اس کا ضامن ہوگا۔

س(۲۳۳): اگر حاجی حضرات پر کفارہ واجب ہو چکا ہو تو کیا ان کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے شہر جا کر کفارہ دیں کیونکہ اس وقت منیٰ اور مکہ میں جانوروں کی قیمتیں بہت زیادہ ہوتی ہیں؟

ج: جائز نہیں ہے مگر یہ کہ خریدنا بہت زیادہ مشقت اور حرج کا باعث ہو یا اس کے گوشت کو شرعی طور پر بیان کیے گئے مقامات پر (خرچ) صرف کرنا ممکن نہ ہو۔

س (۲۳۴): مندرجہ بالا سوال کو مدنظر رکھتے ہوئے، اگر اس کیلئے تاخیر جائز نہ ہو، لیکن وہ کسی عذر یا عذر کے بغیر ہی تاخیر کر لیتا ہے کیا اپنے شہر میں ذبح کرنا کافی ہوگا یا ضروری ہے کہ کسی کو نائب بنائے کہ وہ مکہ یا منیٰ میں اس کی طرف سے ذبح کرے خواہ آئندہ سال ہی ایسا کرنا پڑے؟

ج: اپنے شہر میں ذبح کر دینا کافی ہے۔

س (۲۳۵):: ایک شخص منیٰ اور مکہ میں قربانی بجالاتا ہے اب اسے کوئی فقیر نہیں ملتا کہ اسے یہ گوشت دے وہ اس ذبح شدہ قربانی کو وہیں چھوڑ دیتا ہے تاکہ ضائع ہو جائے کیا اس کی ذمہ داری ہے کہ اسے فقراء تک پہنچائے؟

ج: اسکی ذمہ داری ہے کہ فقراء تک پہنچائے۔

طواف کے احکام

س(۲۳۶): ایک شخص رکن حجر الاسود پر پہنچنے سے پہلے نیت کرتا ہے اور اس نیت کو لفظوں میں ادا کرتا ہے تو کیا ضروری ہے کہ جب رکن حجر الاسود کے پاس پہنچے تو دوبارہ نیت کرے یا وہی (گذشتہ کی گئی) نیت کافی ہوگی؟

ج: ضروری ہے کہ رکن حجر الاسود کے پاس پہنچنے کے بعد دوبارہ نیت کرے۔

س(۲۳۷): آیا حج کے رہبر کیلئے ضروری ہے کہ وہ حج اور عرفہ میں وقوف کی سب حاجیوں کو ایک مرتبہ نیت کرائے یا اس پر لازم ہے کہ ہر فرد کو جداگانہ نیت کرائے؟

ج: عمل کے صحیح ہونے کا دارومدار خود حاجی کی نیت پر ہے کہ خواہ وہ خود بجا لائے یا کسی مرشد کے واسطہ سے۔

س(۲۳۸): اگر کوئی شخص عمرہ تمتع یا حج کا طواف انجام دیتا ہے اور تمام اعمال حج بجالا چکا ہے اس کے بعد اسکو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے جسم کی جلد یا جسم کے بعض حصوں پر کوئی ایسی شے لگی ہوئی ہے جو جسم تک پانی کے پہنچنے سے

مانع ہے ان تمام مذکورہ اعمال کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج: اس کے اعمال صحیح ہیں، البتہ اس پر طواف اور نماز واجب ہے اور عورتوں اور خوشبو سے اجتناب بھی ضروری ہے البتہ اسکے لئے یہ جائز ہے کہ اگر خود (طواف اور نماز) بجانہ لاسکتا ہو تو کسی کو نائب بنائے اور زیادہ احتیاط یہ ہے کہ صفا اور مروہ کے مابین سعی دوبارہ بجالائے۔

س(۲۳۹): اگر صفا اور مروہ کے مابین سعی کے بعد معلوم ہو کہ اسکا وضو باطل تھا تو کیا سعی دوبارہ بجالانا واجب ہے یا فقط طواف اور نماز دوبارہ بجالائے گا؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ سعی دوبارہ بجالائے۔

س(۲۴۰): جو شخص طہارت اور وضو کے بغیر ہی اعمال حج بجالاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج: نماز اور طواف کے علاوہ اسکے اعمال صحیح ہیں، جبکہ ان دونوں کو دوبارہ خود بجالائے، اگر خود بجالانا ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے لیکن اسکی شرط یہ ہے کہ ماہ ذی الحجہ ختم نہ ہوا ہو۔ لیکن اگر ذی الحجہ ختم ہو گیا ہو تو اس کا حج باطل ہے خواہ اسنے جان بوجھ کر طہارت کو ترک کیا تھا خواہ جانتا تھا یا لاعلم تھا اور احتیاط

کی بناء پر جہالت کی صورت میں اس پر ایک اُونٹ کفارہ بھی ہوگا۔

س(۲۴۱): مستحاضہ کثیرہ (جس عورت کو استحاضہ آرہا ہے) پر طواف اور نماز کیلئے جدا جدا غسل کرنا واجب ہے یا دونوں کیلئے ایک ہی غسل کافی ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ طواف کیلئے جدا غسل کرے اور نماز کیلئے جدا۔

س(۲۴۲): جب مستحاضہ (واضح رہے کہ استحاضہ کے خون کی تین قسمیں ہیں جنکی تفصیل توضیح المسائل میں بیان کی گئی ہے) ایک غسل سے طواف کرتی ہے اور نماز پڑھ لیتی ہے اور اسی طرح مستحاضہ متوسطہ یا قلیلہ (استحاضہ کی دوسری قسم)، جب ایک وضو سے طواف اور نماز بجالائیں ان کے طواف عمرہ اور طواف حج کا کیا حکم ہے؟

ج: مستحاضہ کثیرہ کا عمل تو صحیح ہے، لیکن اس کیلئے احتیاط اس میں ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور مستحاضہ متوسطہ اور قلیلہ کا وظیفہ ظہرین اور عشائین والا ہے ان کیلئے ضروری ہے کہ نماز دوبارہ بجالائیں۔

س(۲۴۳): ایک عورت نے دوائی استعمال کر کے حیض بند کرلیا تھا لیکن اپنے ایام حیض میں یہ خون کا ایک قطرہ دیکھتی ہے کیا اس کا طواف صحیح ہے یا نہیں

ج: جس خون کا ذکر کیا گیا ہے یہ استحاضہ ہے اس پر استحاضہ کے احکام جاری ہوں گے نہ کہ حیض کے۔

س(۲۴۴): اس عورت کیلئے کیا حکم ہے جو عمرہ تمتع کے طواف کے دوران حیض دیکھتی ہے اور یہ جانتی ہے کہ یہ خون روزِ عرفہ تک جاری رہے گا؟

ج: یہ فوراً مسجد سے باہر نکل جائے۔ سعی اور تقصیر بجالائے، پھر حج کا احرام باندھے اور منیٰ سے واپس لوٹنے کے بعد اس پر طواف اور نماز بجالانا ضروری ہے اور طواف حج میں احتیاط کی بناء پر دوبارہ سعی کرے اور پھر اعمال حج بجالائے یہ سب اس صورت میں ہے جب اسے یقین نہ ہو کہ منیٰ سے لوٹنے کے بعد بھی خون جاری رہے گا لیکن اگر یقین ہو تو یہ عمرہ تمتع کے طواف اور نماز کیلئے نائب بنائے، پھر سعی اور تقصیر کرے اور عمرہ تمتع سے فارغ ہو جائے۔

س(۲۴۵): ایک حیض والی عورت مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے اسی حالت میں عمرہ تمتع کے اعمال بجالائی۔ اور حج تمتع کے احرام کے وقت اسے مسئلے کا علم ہوا۔ اس عورت کا کیا وظیفہ ہے؟

ج: اسکا عمرہ صحیح ہے لیکن طواف اور نماز دوبارہ بجالائے بلکہ احتیاط اس میں

ہے کہ منیٰ سے لوٹنے کے بعد سعی بھی بجالائے اور اگر اعمال حج بجالانے سے پہلے اتنی دیر کیلئے پاک نہ ہو اور وہ طواف و نماز کی استطاعت نہ رکھتی ہو تو یہ طواف ، نماز بلکہ احتیاط کی بناء پر سعی کو بھی دوبارہ بجالائے اور حج کا احرام باندھے۔

س(۲۴۶): ایک عورت کو یہ خوف تھا کہ وہ وادی عرفات اور مشعر میں ٹھہرنے کے بعد خون دیکھے گی اور اسے یہ یقین تھا کہ طواف النساء اور سعی کو مقدم کرنا جائز ہے۔ لہٰذا وہ دونوں طواف اور سعی پہلے بجالاتی ہے۔ اور انہیں کافی سمجھتی رہی ، یہاں تک کہ اعمال حج مکمل کرلیے اور حکم سے لاعلمی کی وجہ سے وہ سعی اور طواف النساء دوبارہ بجانہ لائی کیا اس کا حج صحیح ہے یا نہیں؟ کیا اس پر کوئی کفارہ بھی واجب ہے؟

ج: اس کا حج باطل ہے، کیونکہ اس نے سعی میں خلل ڈالا ہے۔ اگرچہ یہ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے تھا۔

س(۲۴۷): ایک عورت یہ جانتی تھی کہ وہ ۹ ویں ذی الحجہ کو خون دیکھے گی اور اسی حالت میں اسے قافلہ کیساتھ چلنا ہوگا اس کیلئے یہ بھی ممکن نہ تھا کہ اس

کے بعد مکہ میں رہ سکے۔ کیا اس پر احرام باندھنا اور طوافِ حج اور نماز کو مقدم کرنا واجب ہے؟ یا اس کیلئے جائز ہے کہ اس کے بعد کسی کو نائب بنائے جو اسکی طرف سے طواف بجالائے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ بذات خود پہلے بجالائے۔

س(۲۴۸): ایک عورت حیض کے خوف سے طواف اور سعی وادی عرفات اور مشعر میں قیام سے پہلے بجالائی اور پھر عید کے دن کے اعمال کے بعد تک خون نہ دیکھا کیا اس کو دونوں طواف اور سعی دوبارہ بجالانا ہوں گے یا نہیں؟

ج: دوبارہ بجالانا بہتر ہے لیکن واجب نہیں ہے۔

س(۲۴۹): کیا مندرجہ بالا حکم ہر اس شخص کیلئے بھی ہوگا جو طواف اور سعی کو کسی عذر کی وجہ سے موقفین سے پہلے بجالائے؟

ج: جی ہاں۔

س(۲۵۰): وہ خواتین جو حیض کی حالت میں ہوں انہیں طواف اور نماز کو پہلے ادا کرنے میں اجازت ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا انہیں یہ اجازت احرام حج باندھنے سے پہلے ہے یا ان پر ضروری ہے کہ پہلے احرام باندھیں اور پھر

مذکورہ اعمال کو ادا کریں؟

ج: پہلے احرام باندھنا واجب ہے، پھر ان اعمال کو ادا کریں گئیں۔

س(۲۵۱): کیا عذر والے شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ طواف حج کو موقفین سے پہلے ادا کرے؟

ج: حائضہ عورت کی طرح ہر وہ صاحبِ عذر (جنکا مناسک حج میں تذکرہ موجود ہے) کو بھی احرام حج کے بعد طواف اور نماز پہلے ادا کرنے کی اجازت ہے۔

س(۲۵۲): ایک حیض والی عورت سعی اور تقصیر کرتی ہے اور طواف ونماز کو منیٰ سے لوٹنے کے بعد تک ترک کرتی ہے کیا اس کیلئے احرام حج سے پہلے استمتاع (شوہر کیساتھ لذت اٹھانا) کرنا جائز ہے؟

ج: احتیاط واجب ہے کہ ایسا نہ کرے۔

س(۲۵۳): اصل حکم تو یہ ہے کہ طواف اور سعی کو موقفین کے بعد بجالایا جائے، لیکن ایک شخص طواف حج اور سعی موقفین سے پہلے بجالاتا ہے اور اس حکم سے حج کے مہینے کے ختم ہونے تک جاہل رہتا ہے تو اس کے حج کا کیا حکم ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں اس کا حج باطل ہے کیونکہ اس نے طواف کو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کیا۔

س(۲۵۴) اگر کوئی شخص طواف کی حالت میں زخمی ہو جائے اور خون سے جسم یا کپڑا نجس ہو جائے اور طواف کو چھوڑ کر اسے پاک کرنا ممکن ہو کیا اس کا طواف صحیح ہے؟ اور اسے کیا کرنا چاہئے؟

ج: اگر وقت کم ہو اور خون دھونے میں مشقت ہو تو زخم و پھنسی کے خون کیساتھ بھی طواف صحیح ہے اور اگر کسی مشقت اور زحمت کے بغیر دھونا ممکن ہو تو طواف باطل ہوگا اور اسے دوبارہ طواف کرنا ہوگا۔

س(۲۵۵) ایک بچے کا ختنہ کیا گیا تھا، لیکن اس کا حشفہ مکمل طور پر ظاہر نہیں ہوا۔ کیا بالغ ہونے کے بعد اس کا حج صحیح ہوگا؟

ج: مشکل ہے۔

س(۲۵۶) ایک شخص کو اعمال حج بجالانے کے بعد خبر ہوئی کہ اس کا ختنہ درست نہیں ہوا تھا اور اسکے حشفہ کا ۱/۳ حصہ ظاہر نہیں ہوا اور چمڑے کو بھی نہیں کاٹا گیا اس کے حج کا کیا حکم ہے؟

ج: اس پر واجب ہے کہ ختنہ درست کروانے کے بعد دونوں طواف اور انکی دونوں نمازوں کو خود دوبارہ بجالائے اور احتیاط کی بناء پر اگر خود بجالانا ممکن نہ ہو تو کسی کو ان کی بجا آوری کیلئے نائب بنائے۔

س(۲۵۷) طواف میں عورتوں کے پردے سے مراد کیا ہے۔ کیا یہاں بھی اسی طرح ہے جس طرح نماز کی حالت میں ہوتا ہے؟

ج: احتیاط کی بناء پر یہاں بھی ایسا ہی ہے۔

س(۲۵۸) کیا اس عورت کا طواف درست ہے جو واجبی پردے کا خیال نہیں رکھتی؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ جن حصوں کو چھپانا واجب ہے طواف کے صحیح ہونے میں ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

س(۲۵۹) جو شخص حکم سے جاہل ہونے کی وجہ عمرہ کے طواف کا آغاز باب کعبہ مشرفہ یا حجر اسماعیلؑ سے کر لیتا ہے اور اسے مسئلہ کا علم موقفین کے بعد منیٰ میں جا کر ہوتا ہے اس کے حج کا کیا حکم ہے کیا اس پر کفارہ بھی ہے؟

ج: اس پر طواف اور سعی دوبارہ بجالانا واجب ہے کیونکہ اس نے مقررہ جگہ

کی جانے والی حرکت کافی نہ ہوگی۔

س(۲۶۵): ایک طواف کرنے والا شخص اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اپنے جسم کو حجرِ اسماعیلؑ سے لگائے جب کہ یہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے کیا یہ اس کیلئے مضر ہے یا نہیں؟

ج: بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے جیسا کہ ہم اپنی کتاب "المرشد الشفیق" میں کہہ چکے ہیں۔

س(۲۶۶): اس شخص کیلئے کیا حکم ہے جو جہالت کی وجہ سے طواف کی حالت میں حجرِ اسماعیلؑ میں داخل ہو گیا تھا اور اس کو وطن لوٹنے کے بعد اس کا علم ہوا؟

ج: وہ اپنے طواف اور نمازِ طواف کو خود بجا لائے اگر خود آنا ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے اور احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ہر صورت میں اس پر سعی دوبارہ بجا لانا واجب ہے۔

س(۲۶۷): ایک شخص اپنی مرضی و اختیار سے طواف کاٹ لیتا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ یہ کسی فاصلے کے بغیر دوسرا طواف شروع کر دے؟

ج: اس کیلئے پہلا طواف اپنی مرضی و اختیار سے توڑنا جائز ہے لیکن یہ جائز

نہیں کہ کسی وقفے کے بغیر دوسرا طواف شروع کر دے۔ ہاں صرف قربت کی نیت سے ایسا کرنا درست ہے۔

س (۲۶۸): اس عورت کیلئے کیا حکم ہے جو حیض سے پاک ہو جاتی ہے اور غسل کرنے کے بعد طواف و نماز بھی بجالاتی ہے لیکن اس کے بعد یہ کچھ خون دیکھتی ہے؟

ج: اگر اسے یہ معلوم ہو کہ یہ خون حیض ہے تو پاک ہونے کی صورت میں طواف اور نماز دوبارہ بجالائے

س (۲۶۹): اگر تیسرے یا اسکے بعد والے چکر کے نصف پر پہنچ کر کوئی اپنی نماز کیلئے طواف توڑ لیتا ہے۔ اور جہاں طواف توڑا تھا وہاں سے کسی اور جگہ پر جا کر نماز ادا کرتا ہے یا وضو کیلئے چلا جاتا ہے تو اس کے طواف کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس نے طواف، نماز بجالانے کیلئے توڑا تھا اور طواف والی جگہ سے باہر بھی نہیں گیا ہے اس وقت اس کیلئے جائز ہے کہ جہاں سے طواف توڑا تھا نماز کے بعد فوراً وہاں سے شروع کر دے اگر نماز کے علاوہ کوئی اور عذر تھا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس نے خود بخود طواف توڑ دیا ہے اس کی تفصیل "المرشد

الشفیق" میں مذکورہ ہے وہاں رجوع کریں۔

س(۲۷۰): جیسا کہ ایک شخص کی عادت تھی کہ وہ نماز بیت اللہ میں ادا کرتا تھا اب طواف کی حالت میں تھا یہ طواف چھوڑ کر نماز ادا کرنے چلا گیا ہے اور اس نے پہلا چکر مکمل کیا تھا یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے چکر کے آخر میں تھا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: یہ طواف چھوڑ دے اور نماز کے بعد جہاں سے ختم کیا تھا اسی مقام سے اسے مکمل کرے۔ اس کا طواف صحیح ہے اور پہلے، دوسرے تیسرے.... چکر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س(۲۷۱): کیا کسی شخص کیلئے اختیاری حالت میں طواف واجب کو مقام ابرہیمؑ کے باہر سے انجام دینا جائز ہے جبکہ یہ مقام طواف کرنے والے رکعبہ کے درمیان واقع ہے؟

ج: جائز نہیں ہے البتہ اضطراری حالت میں جائز ہے، مثلاً اگر رش وغیرہ کی وجہ سے مقام اور کعبہ کے درمیان طواف نہیں کر سکتا لیکن اختیاری حالت میں ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔

س۲۷۲: اگر حج میں بہت زیادہ رش ہو اور لوگ طواف کرتے ہوئے برآمدوں تک جا پہنچتے ہوں ایسی صورت میں طواف اور نماز کیلئے کوئی معین حد ہے۔ جبکہ دوسری مشکل یہ ہے کہ طواف سے عاجز ہونے والے افراد کو پالکی میں بٹھا کر طواف کراتے ہیں۔ ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ دوسری منزل سے چکر لگائیں۔ ان لوگوں کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر طواف کرنے والا طواف میں کسی وقت کعبہ سے بلند مقام پر ہو تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے اور اس چکر پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے، چہ جائیکہ پورے طواف کو جائز قرار دیا جائے، جبکہ طواف کرنے والا بیت اللہ سے بلند مقام پر ہے۔ اور جہاں تک اس مقام کی حد بندی کا تعلق ہے کہ جس میں طواف کرنا صحیح ہے۔ اسے گذشتہ سوالوں میں جان چکے ہیں۔

س(۲۷۳): اگر چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے تو اس کا طواف کے باطل ہو جاتا ہے، لیکن اگر ایسا گمان ہو تو کیا پھر بھی یہی حکم ہے؟

ج: جی ہاں۔

س(۲۷۴): طواف کرنے والے کو طواف کی حالت میں چکروں کی

مقدار میں شک ہو گیا تھا (یعنی کتنے چکر مکمل کر چکا ہوں) لیکن اس کے بعد اس نے ایک چکر یا اس سے زیادہ چکر لگائے تو اس کی تعداد کا علم ہو گیا۔ کیا اس صورت میں اس کا طواف صحیح ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ طواف دوبارہ کرے۔

س(۲۷۵): مندرجہ ذیل صورتوں میں کسی کو اپنے طواف کے باطل ہونے کا علم ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱): عمرہ تمتع کے اعمال بجالانے کے بعد معلوم ہو جبکہ اس کے پاس دوبارہ طواف کرنے کیلئے وقت بھی وسیع ہو؟

ج: یہ طواف کرے اور احتیاطاً سعی اور تقصیر دوبارہ بجالائے۔

(۲): عمرہ تمتع کے اعمال بجالانے کے بعد معلوم ہو جبکہ اس کے پاس دوبارہ طواف بجالانے وقت تنگ ہو؟

ج: اگر تدارک کرنا ممکن ہو تو تدارک کرے اگرچہ عرفہ میں وقوف سے رکن کی مقدار کو ہی درک کرے۔

(۳): جب اس کو عرفہ میں ٹھہرنے (وقوف) کے بعد علم ہو۔

ج: اگر یہ قدرت رکھتا ہو تو لوٹنا اور تدارک کرنا واجب ہے۔ پھر احتیاط کی بناء پر اس پر واجب ہے کہ عرفہ کے وقوف اضطراری کو درک کرے اور اس کے بعد مشعر کی طرف جائے۔

(۴) جب وہ عمرہ مفردہ میں ہو؟

ج: اگر اس کیلئے ممکن ہو تو بذات خود تدارک کرے وگرنہ کسی کو نائب بنائے۔

(۵) جب وہ طواف دوبارہ بجالاتا ہے تو کیا ضروری ہے کہ بعد والے حج کے تمام اعمال بھی دوبارہ بجالائے؟

ج: اس کیلئے احتیاط کی بناء پر سعی اور تقصیر دوبارہ بجالانا واجب ہے۔

(۶): اس کا کیا حکم ہے کہ جب اسے طواف حج میں شک ہو اور اسے اعمال حج بجالانے کے بعد اس کا علم ہوا ہو؟

ج: اس کا حج صحیح ہے لیکن اس پر طواف اور نماز دوبارہ بجالانا واجب ہے بلکہ احتیاط کی بناء پر واجب ہے کہ سعی بھی دوبارہ بجالائے۔

(۷): اگر عمرہ مفردہ کا طواف ہو اور اسے اس کے باطل ہونے کا علم وطن لوٹنے کے بعد ہوا ہو جب کہ واپس آنے اور نہ آنے کا امکان بھی ہو؟

ج: اگر اس کیلئے آنا ممکن ہو تو واجب ہے کہ وہ آ کر طواف اور نماز بجالائے اگر آنا ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے اس کا عمرہ صحیح ہے اور احتیاط کی بناء پر ہر حالت میں (خواہ خود آئے یا نائب بنائے) واجب ہے کہ سعی دوبارہ بجالائے بلکہ تقصیر بھی کرے۔

(۸): اگر وہ حج کا طواف تھا اور اس کے باطل ہونے کا علم اپنے شہر لوٹنے کے بعد ہوا ہے؟

ج: یہ صورت بھی عمرہ مفردہ کی طرح ہے۔

س(۲۷۶): ایک شخص غسل جنابت کرنا بھول گیا تھا اور وہ عمرہ مفردہ یا حج کے اعمال بجالایا ہے اور ان اعمال کے بعد اسے یاد آیا کہ اس پر غسل جنابت واجب تھا۔ اب اس کا کیا وظیفہ ہے؟

ج: یہ طواف اور نماز کا تدارک کرے اور احتیاط کی بناء پر سعی اور تقصیر دوبارہ بجالائے۔

س(۲۷۷): ایک شخص عمرہ تمتع بجالاتا ہے پھر اسے معلوم ہوتا ہے کہ میرا طواف باطل تھا، آیا اس پر طواف دوبارہ بجالانا واجب ہے یا اس کے تمام

اعمال ہی باطل ہوں گے؟

ج: اس پر طواف اور نماز بجالانا واجب ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ یہ سعی بھی دوبارہ بجالائے بلکہ تقصیر بھی دوبارہ بجالائے۔

س(۲۷۸): ایک شخص طواف کرتا ہے اور پھر اسے نماز سے پہلے اپنے طواف کے متعلق شک ہوتا ہے آیا یہ اپنے شک کی پرواہ کرے یا اپنے طواف کو صحیح سمجھے؟

ج: اگر اس کا خیال یہ ہے کہ میں طواف کر کے فارغ ہو چکا تھا تو شک کی پرواہ نہ کرے اگر ایسا نہ ہو تو اگر اسے چکروں کی تعداد (کتنے چکر لگا چکا ہوں) میں شک ہے تو پھر اپنے شک کی پرواہ کرے اور اگر یہ شک ہو کہ میں نے سات سے زیادہ چکر لگائے تھے تو اس صورت میں بھی اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور اسی طرح اگر اسے یہ شک ہو کہ ان چکروں میں سے ایک چکر صحیح تھا یا نہیں تھا تو اس کی پرواہ بھی نہ کرے۔

س(۲۷۹): ایک شخص حکم سے جاہل ہونے کی وجہ سے (حدث کی حالت میں) طہارت کے بغیر ہی نماز اور طواف بجالاتا رہا ہے اور اپنے وطن لوٹ

جاتا ہے۔ آیا اس کا حکم طواف ترک کرنے والے کا ہے یا طواف بھولنے والے کا؟

ج: اس کا حکم عملاً طواف ترک کرنے والے کا ہے۔

س(۲۸۰): اگر مقام ابرہیمؑ کے پیچھے نماز پڑھنا باعث حرج اور مشکل ہو خصوصاً کمزور لوگوں اور خواتین کیلئے یہ کافی مشکل ہے، تو کیا ان کیلئے اس مقام سے دور نماز پڑھنا کافی ہے؟

ج: جی ہاں، کافی ہے۔

س(۲۸۱): نماز کیلئے مقام ابرہیمؑ کے پیچھے کی کیا حد ہے؟

ج: مسجد کے آخر تک ہے۔

س(۲۸۲): کیا نماز طواف مقام کے دائیں بائیں بجالانا جائز ہے

ج: جی ہاں، اگر پیچھے نہ پڑھی جاسکتی ہو۔

س(۲۸۳): اس کا کیا حکم ہے کہ جس کی قرأت درست نہ ہو اور وہ حج یا عمرہ بجالا رہا ہو؟

ج: اگر وہ قرأت درست کرنے سے عاجز ہو تو اسکا حج صحیح ہے اگر عاجز

تو نہیں ہے لیکن جاہل ہے تو اس صورت میں بھی اس کا حج صحیح ہے۔ لیکن اس پر واجب ہے کہ قرأت کی تصحیح کرے اور طواف اور نماز طواف کو اسی مسجد میں مقام کے پیچھے دوبارہ بجالائے یا جہاں بھی اس کی قرأت درست ہوتی ہے، وہاں ادا کرے جب اس کیلئے مسجد میں واپس لوٹنا ممکن نہ ہو اور اگر وہ جانتا تھا یا جاہل تھا تو احتیاط اس میں ہے کہ نماز طواف بجالائے اور پھر دوبارہ حج ادا کرے۔

س (۲۸۴): کیا گونگے کیلئے مستحب حج اور مستحب عمرہ بجالانا جائز ہے جبکہ وہ نماز طواف اشاروں سے ادا کرسکتا ہے اسی طرح تلبیہ وغیرہ بھی اشارے سے ادا کرتا ہے؟

ج: جی ہاں، صحیح ہے۔

س (۲۸۵): جو شخص جانتا ہے کہ نماز طواف واجب ہے، لیکن اس کے وجوب کے وقت کو نہیں جانتا۔ آیا طواف کے بعد ہے یا عمرہ تمتع کی سعی سے فارغ ہونے کے بعد یا عمرہ مفردہ کے طواف النساء کے بعد ہے یا طواف حج کے بعد تا کہ وہ اسی کے مطابق اسے بجالائے، اس کے طواف کا کیا حکم ہے؟

ج: مفروض سوال یہ ہے کہ وہ بلافصل نماز طواف بجالانے کے وجوب سے جاہل ہے اور اسے طواف کے بعد ترک کر دیتا ہے اور اس کے بعد سعی یا طواف النساء یا حج بجالاتا ہے اس صورت میں اس کے حج کے صحیح ہونے کا حکم کیا گیا ہے۔

س(۲۸۶): ایک شخص طواف اور اس کی دو رکعت نماز کے درمیان ایک گھنٹے تک کا وقفہ کر دیتا ہے کیا اس پر دوبارہ طواف بجالانا واجب ہے یا نہیں؟ کیا اختیاری اور اضطراری وقفہ کرنے کے درمیان فرق ہے یا نہیں؟

ج: اگر وہ نماز با جماعت ادا کرنے کیلئے وقفہ کرتا ہے تو اس فاصلے کا کوئی حرج نہیں ہے، اگر ایسا نہ ہو تو نماز طواف اور پھر طواف اور پھر نماز بلافاصلہ بجالائے۔

س(۲۸۷): کوئی شخص طواف اور اسکی نماز کے درمیان نصف گھنٹے کا وقفہ کرتا ہے، کیا ایسا کرنا موالات (پے در پے بجالانے) کیلئے مضر ہے؟

: اگر یہ کسی عذر کے بغیر ہو تو مضر ہے۔

س(۲۸۸): اگر طواف اور اس کی نماز کے درمیان وقفے کا سبب "گرنا" یا بارہ وضو کی حاجت کا ہونا ہو تو کتنی مقدار کی اجازت ہے؟

ج: دوبارہ وضو کرنے کی اجازت ہے اگر دوبارہ کرنا ضروری ہو تو۔ اور تھکاوٹ کی صورت میں اتنی ہی مقدار کی اجازت ہے جتنی مقدار میں تھکاوٹ کی مشقت اور تکلیف ختم ہو سکتی ہو۔

س(۲۸۹): آپ نے فرمایا ہے کہ اگر طواف کرنے والا صحیح قرأت پر قادر نہیں ہے تو جماعت کے ساتھ نماز طواف دوبارہ پڑھے۔ کیا یہ واجب ہے کہ امام کی یہ نماز، نماز طواف ہو یا یہ کافی ہے کہ بیشک وہ صبح کی دو رکعت نماز بجالا رہا ہو اور یہ اسکی اقتداء کرے؟

ج: اگر کسی اور کی اقتداء کرنا میسر نہ ہو تو کافی ہے۔

س(۲۹۰): کیا اس امام کی اقتداء جائز ہے جو اپنی نماز طواف پڑھ چکا ہے اور دوبارہ اس لئے نماز پڑھ رہا ہے کہ ہم اس کی اقتداء کر سکیں؟

ج: یہ احتیاط کیلئے ہے جب امام کی اقتداء میسر نہ ہو جو نماز طواف بجالا رہا ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

س(۲۹۱): بسا اوقات ایک شخص بہت سے افراد کی نیابت میں نماز طواف بجا لاتا ہے منوب عنہ (جسکا یہ نائب بنا ہے) کے طواف اور نائب کی نماز کے

درمیان ناچار وقفہ آجاتا ہے کیا ایسا کرنا خلاف احتیاط ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اسے کوئی ایسا شخص نہ ملے جو اس کی طرف سے بلا فاصلہ نماز بجالائے۔

س (۲۹۲): نماز پڑھنے والے کو جب طواف کی فریضہ نماز کے تشہد کے باطل ہونے کا یقین ہو جاتا ہے اس وقت اس کا کیا وظیفہ ہے؟

ج: بعید نہیں ہے کہ نماز کے صحیح ہونے کا حکم لگایا جائے، البتہ اس پر صحیح طریقے سے تشہد کی قضاء بجالانا واجب ہے طواف اور نماز کو بنابر احتیاط دوبارہ ادا کرے۔

س (۲۹۳): اگر کسی شخص کا فرض یہ ہو کہ طواف یا سعی کو اس نیت سے بجا لائے کہ اگر اس کا طواف ناقص تھا تو زیر دست طواف یا سعی اسکا تکملہ ہے اور اگر اس نے طواف یا سعی کو انجام نہیں دیا تو زیر دست طواف یا سعی اس کا فریضہ ہے لیکن یہ شخص لاعلمی کے سبب طواف یا سعی کو صرف فریضہ کی نیت سے ادا کرتا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: ایسا کرنا مضر نہیں ہے۔

س(۲۹۴): کیا کثیر الشک کا حکم اس شخص کیلئے بھی ہے جو خانہ کعبہ کے گرد طواف واجب کے چکروں کی تعداد میں بہت زیادہ شک کرتا ہے؟ کب انسان طواف میں کثیر الشک کہلاتا ہے؟

ج: نماز فریضہ کی رکعتوں کے علاوہ کسی اور جگہ کثیر الشک ہونے میں کوئی اثر نہیں ہے، اگر وہ وسواس کی حد تک پہنچ جائے تو اس صورت میں اس کے شک کی پرواہ نہیں ہے۔

س(۲۹۵): کیا اعمال حج یا عمرہ کے درمیان مستحب طواف جائز ہے؟

ج: مشکل ہے۔

س(۲۹۶): دو مستحب طوافوں کے درمیان قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س(۲۹۷): کیا طواف کی حالت میں غصبی چیز کو ساتھ اٹھایا جا سکتا ہے؟

ج: یہ احتیاط کے مخالف ہے۔

س(۲۹۸): بعض طواف کرنے والے طواف کی حالت میں آداب کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ اجنبی عورت کے چہرے کو دیکھتے ہیں یا جان بوجھ کر ان کے

ساتھ اپنے آپ کو لگاتے ہیں یا عورتیں ایسے عمل کا ارتکاب کرتی ہیں اس چکر یا طواف کا کیا حکم ہے؟

ج: اگرچہ اس کیلئے ایسا کرنا حرام ہے۔ لیکن طواف کیلئے نقصان دہ نہیں ہے۔

سعی کے احکام

س (۲۹۹): ایک شخص اپنے ساتھیوں کیساتھ سعی کر رہا ہے لیکن اپنے دل میں اس کی نیت نہیں کرتا لیکن یہ جانتا ہے کہ وہ سعی انجام دے رہا آیا فریضہ عمرہ یا حج کی ادائیگی کیلئے اس کی سعی صحیح ہے؟

ج: احتیاط اس میں ہے کہ سعی کے آغاز سے اس نیت کو دل میں لائے اور اس کی طرف متوجہ ہو پھر فریضہ عمرہ یا حج کیلئے سعی کرے۔

س (۳۰۰): اگر کوئی ذکر دعا کے بغیر ہی سعی کر رہا ہے یعنی یا تو یہ خاموش ہے یا اس ذکر کی بجائے اپنے ساتھیوں سے کوئی گفتگو کر رہا ہے آیا اسکی سعی صحیح ہے؟

ج: جی ہاں، صحیح ہے۔

س (۳۰۱): صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے کیا جس راستے سے

(صفا سے مروہ) گئے تھے اس راستے سے (مروہ سے صفا) واپس آنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: جب حجاج کرام یا گذرنے والوں کیلئے مزحمت اور اذیت کا باعث نہ ہو تو جائز ہے۔

س(۳۰۲): کیا سعی کو دوڑ کر بجالانا جائز ہے؟

ج: جائز ہے، اگرچہ اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔

س(۳۰۳): کیا سعی کی نیت کرتے وقت یہ ضروری ہے کہ پورے جسم کا سامنے والا حصہ مروہ کی طرف ہو؟

ج: یہ معتبر نہیں ہے بلکہ یہاں عمومی توجہ کافی ہے (یعنی عقل مندوں کی نظر میں یہ کہا جاسکے کہ یہ مروہ جانے کی طرف متوجہ ہے)۔

س(۳۰۴): اس شخص کا کیا حکم ہے جو رش کی وجہ سے مروہ جاتے وقت چند قدم پیچھے آئے یا سعی کی نیت سے پیچھے نہیں ہوا بلکہ یہ دیکھنے کیلئے ہوا کہ کون کون میرے ساتھ ہے پھر آگے بڑھ کر سعی کو مکمل کرتا ہے؟

ج: اس قسم کا پیچھے ہٹنا مضر نہیں ہے، اگر وہ جتنی مقدار پیچھے گیا تھا اسکا تدارک

کر لیتا ہے یا وہ چلا ہی نہیں تھا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

س (۳۰۵): جب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے والا شخص پورے بدن کو دائیں بائیں پھیر لیتا ہے اور اسے یہ بھی علم ہے کہ اسے پشت پھیرنا بھی نہیں کہتے کیا اسکی سعی صحیح ہوگی یا نہیں؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب یہ کام سعی کو جاری رکھتے ہوئے نہ ہو بلکہ کھڑے ہوئے ہو۔

س (۳۰۶): کیا طواف کو نماز عشاء اور سعی کو نماز فجر تک مؤخر کیا جا سکتا ہے؟

ج: بہتر یہ ہے کہ طلوع فجر تک مؤخر نہ کرے۔

س (۳۰۷): اس شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جو کسی حرج اور مشقت کے بغیر طواف اور سعی کے درمیاں چار گھنٹے یا اس سے زیادہ کا فاصلہ کر دیتا ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کیلئے بہتر تھا کہ ایسا نہ کرتا۔

س (۳۰۸): جب کوئی شخص رات کے آخری حصے میں طواف کرتا ہے اور دو رکعت نماز بجالاتا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ سعی میں طلوع شمس کے بعد تک تاخیر کرے جبکہ اسے تاخیر کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہ ہو؟

ج: اگر ضرورت و احتیاج نہ ہو تو بہتر ہے کہ تاخیر نہ کرے۔

س(۳۰۹): اس شخص کا کیا حکم ہے جو عمرہ یا حج میں سعی کو کسی عذر کے بغیر دوسرے یا تیسرے دن تک مؤخر کرے کیا اس کا طواف بھی باطل ہو جاتا ہے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ سعی سے پہلے طواف اور نماز دوبارہ بجالائے

س(۳۱۰): آیا پانی پینے یا گمراہ لوگوں سے بحث کرنے کیلئے سعی کو منقطع کیا جا سکتا ہے؟

ج: جائز ہے اور اگر موالات (پے در پے بجالانا) ختم ہو گئی ہو تو واجب ہے کہ نئے سرے سے سعی کا آغاز کرے۔

س(۳۱۱): جب ایک شخص کا یہ خیال تھا کہ سعی کے صحیح ہونے کیلئے طہارت ضروری ہے یہ اپنی سعی توڑ دیتا ہے اور جا کر وضو کرتا ہے اور پھر نئے سرے سے سعی بجالاتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: اگر موالات ختم نہیں ہوئی تو اس کی سعی درست ہے۔

س(۳۱۲): کیا سعی کو اختیار سے توڑ کر دوبارہ نئے سرے سے سعی کرنا جائز ہے؟

ج: اگر موالات (پے در پے بجالانا) ختم ہو جائے تو صحیح ہے۔

س(۳۱۳): چند چکر کاٹنے کے بعد سعی کرنے والا بیت الخلا جاتا ہے اور پھر دوبارہ نئے سرے سے سعی کرتا ہے، کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے؟

ج: اگر تسلسل ختم ہو جائے تو صحیح ہے۔

س(۳۱۴): آیا دوسری منزل پر سعی کرنا جائز ہے؟ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: ظاہراً یہاں سعی کرنا جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ انسان پہلی منزل پر سعی کا عمل انجام دے۔

س(۳۱۵): سعی کرنے کی جگہ پر ریڑھیاں موجود ہوتی ہیں۔ کیا ان ریڑھیوں میں بیٹھ کر سعی کرنا جائز ہے جبکہ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ ان ریڑھیوں کو (ہاتھ سے) حرکت دینے والا کوئی اور ہوتا ہے اور سعی کرنے والا تو فقط اس میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے؟

ج: جائز ہے جب سعی کرنے والا سعی کی مطلوبہ نیت کرے کہ حج کیلئے کر رہا ہوں یا عمرہ کیلئے اور وہ سعی کا آغاز صفا سے کرے اگر چہ خود چل کر قدرتی طریقے سے سعی کرنا بہتر اور زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

س(۳۱۶): اگر کوئی شخص سعی کرتے ہوئے اپنی مرضی سے پیچھے کی طرف آ

جاتا ہے اس پر واجب ہے کہ اتنی مقدار آگے کی طرف جائے، لیکن اگر یہ اس کام کو کئی مرتبہ جاری رکھتا ہے یعنی کبھی کسی سے بات کرتا ہے یا کسی کو پکارتا ہے اس کے اس چکر، یا سعی کی مذکورہ مسافت کا کیا حکم ہے؟

ج: مسافت مذکورہ سعی کا جز شمار نہ ہوگی اور اس کیلئے کوئی منافات بھی نہیں رکھتی، البتہ اتنی مقدار آگے کی طرف چل کر اس کا تدارک کرنا ضروری ہے۔

س (۳۱۷): جب کوئی شخص شک وتردید میں سعی کو مکمل کرتا ہے کہ سعی صحیح ہے یا نہیں؟ یا اسے چکروں کی تعداد میں شک کے بعد پھر اسے یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ یہ سعی صحیح تھی اور اس میں کسی قسم کی کمی اور زیادتی نہیں ہوئی تھی کیا اس کا یہ یقین اور علم صحیح ہے؟

ج: اگر وہ اس امید سے انجام دے کہ جو خداوند عالم کی مطلوبہ سعی تھی میں اسے انجام دے رہا ہوں تو بعید نہیں ہے کہ اس کی سعی صحیح ہو۔

س (۳۱۸): حاجی حضرات کا معلم سعی کے دوران کبھی آگے آتا ہے اور کبھی پیچھے آتا ہے اور اس بات سے غافل بھی ہے کہ اس نے سعی میں کچھ اضافہ کر لیا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر سعی کی نیت سے یہ عمل انجام دے رہا ہو تو اس کی سعی کا صحیح ہونا مشکل ہے۔

س(۳۱۹): اس شخص کا کیا حکم ہے جو یہ تو جانتا ہے کہ سعی سات چکروں پر مشتمل ہے لیکن اس کے بجالانے میں خطا کر بیٹھا ہے اور وہ صفا سے صفا تک ایک چکر سمجھتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ اس سے لاعلم تھا تو اس کی سعی صحیح ہے اور اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

س(۳۲۰): ایک شخص بھول کر سعی کرتے ہوئے دس چکر لگا لیتا ہے اور پھر جونہی اس (زیادتی) کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سعی چھوڑ دیتا ہے اور تقصیر کا عمل بجالاتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر بھول کر زیادتی ہو جائے تو اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

س(۳۲۱): ایک شخص صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے اور اپنی سعی کا آغاز و اختتام مروہ پر کرتا ہے مندرجہ ذیل صورتوں میں اس کی سعی کا کیا حکم ہے؟

(۱): اس سے لاعلم تھا

(۲) اس سے غفلت میں تھا

ج: ان دونوں صورتوں میں اس کی سعی باطل ہے۔

(۳) اس سے بجالاتے وقت غلطی ہوگئی تھی، اسے یقین تھا کہ مروہ ہی صفا ہے؟

ج: اس کیلئے ضروری ہے کہ تمام یا اتمام کی نیت سے دوبارہ نئے سرے سے پوری سعی کرے اور اس کا آغاز صفا سے کرے۔

(۴): اس وقت کیا حکم ہے کہ جب اسے سعی کے دوران یاد دلایا جائے یا خود متوجہ ہو جائے؟

ج: اس کا پہلا چکر شمار نہیں ہوگا۔

(۵): اس حالت میں کیا حکم ہے جب سعی مکمل کرنے کے بعد بلکہ وطن پہنچنے کے بعد علم ہو۔

ج: اگر اس کیلئے ممکن ہو کہ مکہ آکر دوبارہ سعی بجالائے تو یہ مکہ آئے اور بذات خود بجالائے اور اگر آنا ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے بہرحال مندرجہ بالا تمام (پانچوں) صورتوں میں اس کا حج صحیح ہے۔

س (۳۲۲): اگر کوئی شخص ایک چکر یا اس سے زیادہ چکر بھول جائے یا اس

نے پانچ چکروں کے ساتھ ہی سعی کی ہے کیونکہ یہ نہیں جانتا تھا چند گھنٹے بعد اسے اس کے متعلق علم ہو جاتا ہے کیا اس پر سعی کا دوبارہ بجالانا واجب ہے یا جتنے چکر کم ہیں ان کی قضا واجب ہے؟ اور اسکی نیت کیا ہو گی؟

ج: اگر صرف ایک چکر بھولا تھا تو یہ ایک چکر بجالائے۔ اگر ایک سے زیادہ چکر بھولا تھا تو احتیاطاً پوری سعی نہ صرف تمام کی نیت کرے اور نہ صرف اتمام کی نیت کرے، بلکہ ایسی مطلق نیت کرے جو دونوں کو شامل ہو۔

س (۳۲۳): ایک شخص جب تقصیر کر لیتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی سعی ناقص تھی اس وقت یہ کیا کرے؟

ج: اگر یہ جانتا ہے کہ ایک چکر کم تھا تو اس پر واجب ہے کہ جائے اور اسی سعی کو مکمل کرے اور اس پر ایک گائے کا کفارہ ہے اور اگر یقینی طور پر چھ چکر مکمل کرنے کا اسے علم نہ ہو سکے تو یہ واپس آئے اور سات چکروں کے ساتھ سعی کو کامل کرے اور اس پر (بھی) ایک گائے کا کفارہ ہے۔

س (۳۲۴): مروہ پہنچنے سے پہلے اسے شک ہوتا ہے کہ اس نے سات چکر لگائے یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کی سعی باطل ہے۔

س(۳۲۵): ایک شخص نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی بعد میں دو معروف علامتوں کے درمیان ہرولہ (اونٹ کی چال چلنے) کا عمل بھول گیا اور پے در پے تیسرے یا چوتھے چکر تک اسے بھولتا رہا کیونکہ وہ ایک چھوٹی سی کتاب پر دعا پڑھنے میں مشغول تھا اس شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: ہرولہ (اونٹ کی چال چلنا) مستحب ہے اس کو بھول جانے میں کوئی حرج نہیں ہے صرف یہ کہ اس سے ایک نیکی چھوٹ گئی۔

س(۳۲۶): ایک شخص لوگوں کو ہرولہ (اونٹ کی چال چلنا) کا عمل انجام دیتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس نے گمان کیا کہ شاید یہ بھی کوئی واجب عمل ہے یہ الٹے پاؤں پیچھے گیا اور اپنی سعی کو ہرولہ (اونٹ کی چال چلتے ہوئے) کے ساتھ انجام دیا اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کی سعی کا صحیح ہونا مشکل ہے۔

س(۳۲۷): کیا سعی کے بعض چکروں کیلئے نائب بنانا جائز ہے جیسا کہ پوری سعی کیلئے نائب بنانا صحیح ہے؟

ج: اگر ایک چکر لگانا بھول گیا ہو تو صحیح ہے۔

س(۳۲۸): اگر یہ بذات خود سعی کی طاقت رکھتا ہو اور کرسیوں پر بیٹھا کر سعی کروانے والے لوگ بہت زیادہ رقم کا مطالبہ کرتے ہوں اگر انہیں یہ رقم دے تو اس کی کے پاس پیسے ختم ہو جائیں گے کیا اس صورت میں کسی اور کو نائب بنانا جائز ہے؟

ج: اگر اتنی رقم دینا اس کیلئے حرج کا باعث ہو تو نائب بنانا جائز ہے۔

س(۳۲۹): ایک شخص ہاتھ والی ریڑھی میں سوار ہو کر سعی کر رہا تھا اور وہ حج یا عمرہ کی سعی کے دوران ریڑھی میں سو گیا۔ کیا اس کی سعی صحیح ہے یا نہیں؟

ج: نیند کی حالت میں سعی صحیح نہیں ہے۔

س(۳۳۰): ایک شخص چلنے والی کرسی میں بیٹھ کر سعی کا عمل انجام دے رہا تھا اور اسے شک ہوا کہ آیا دو پہاڑوں کی درمیانی مسافت مکمل ہوئی ہے یا نہیں۔ یہ کیا کرے؟

ج: پوری مسافت مکمل ہونے کا یقین ہونا ضروری ہے۔

س(۳۳۱): نماز میں کثیر الشک کے جو احکام بیان کیے گئے ہیں کیا وہ سعی

میں کثیر الشک کیلئے بھی جاری ہوں گے یا نہ؟

ج: جاری نہ ہوں گے۔

س (۳۳۲): جب ماہ ذی الحجہ مکمل ہونے کے بعد کسی کو عمرہ تمتع یا حج کی سعی کے باطل ہونے کا علم ہوتا ہے۔ اس کا کیا وظیفہ ہے؟

ج: اگر لاعلمی کی وجہ سے ایسا کیا تھا تو احتیاط کی بناء پر اس کا حج باطل ہے اور اگر بھول کی وجہ سے تھا یعنی اس نے سعی کے وقت نسیاناً سعی چھوڑ دی تھی تو اسکا حج صحیح ہے اور اس پر واجب ہے کہ سعی کو دوبارہ انجام دے اگر خود انجام نہ دے سکے تو نائب مقرر کرے۔

س (۳۳۳): جو شخص حکم سے جاہل ہونے کی وجہ سے سعی کو طواف پر مقدم کر لیتا ہے اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اسکی سعی باطل ہے اور طواف کے بعد دوبارہ سعی بجالانا ضروری ہے۔

س (۳۳۴): جب اسے تقصیر کے بعد معلوم ہو کہ عمرہ والی سعی باطل ہوگئی تھی۔ کیا اسے دوبارہ بجالانے کیلئے احرام باندھنا واجب ہے؟

ج: احتیاط اسمیں ہے کہ احرام باندھ کر بجالائے۔

س(۳۳۵): کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان رش کی وجہ سے مسجد الحرام کے راستے سعی کے مقام پر جاتا ہے۔ اس صورت حال میں اگر حیض یا نفاس والی عورت سعی کرنا چاہتی ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: جس وقت تک سعی کا عمل انجام دیا جا سکتا ہے، اگر اس وقت تک اس کے لئے سعی کرنا ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے۔

تقصیر کے احکام

س(۳۳۶): اس شخص کا کیا حکم ہے جو تقصیر کی نیت تو کرتا ہے، لیکن تقصیر کرنا بھول جاتا ہے اور اسے احرام حج باندھنے کے بعد تک یاد نہیں آتا؟

ج: یہ استغفار کرے اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہے البتہ مستحب ہے کہ ایک گوسفند ذبح کرے۔

س(۳۳۷): ایک شخص سعی مکمل کر لیتا ہے اور حکم سے جاہل ہونے کی وجہ سے تقصیر نہیں کرتا اس کے حج کا کیا حکم ہے؟

ج: یہ اسکے حج کیلئے تو مضر نہیں ہے۔ البتہ اسکا عمرہ باطل ہو گیا ہے اور وہ حجِ تمتع کی بجائے حجِ افراد بجالائے۔

س(۳۳۸): جو شخص جہالت یا بھول کر نماز طواف کے بعد اور سعی سے پہلے ہی تقصیر کر لیتا ہے اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اس پر سعی کے بعد دوبارہ تقصیر کرنا واجب ہے البتہ اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

س(۳۳۹): اس تقصیر کا کیا حکم ہے جب احرام باندھنے والا شخص کسی اور کی تقصیر کرے آیا جس کی تقصیر کی گئی ہے اُس پر تقصیر کا اعادہ ضروری ہے؟

ج: احتیاط کی بناء پر احرام باندھنے والے پر کفارہ واجب ہے اگر اس نے بال اتروانے کے ساتھ تقصیر کی تھی۔ اور تقصیر کروانے والے کیلئے تقصیر دوبارہ کرنا ضروری ہے۔

س(۳۴۰): آیا تقصیر کرنے والے کیلئے جائز ہے کہ وہ مکہ سے باہر جا کر تقصیر کرے یا مکہ میں تقصیر کرنا ضروری ہے؟

ج: مکہ سے باہر بھی جائز ہے، البتہ احتیاط اسمیں ہے کہ مکہ کے اندر ہی تقصیر کرے۔

س(۳۴۱): اس شخص کا کیا حکم ہے جو جہالت کی وجہ سے عمرہ تمتع کی تقصیر چھوڑ دے

اور وطن لوٹنے کے بعد اسے اسکا علم ہوا؟

ج: اسکا حج وعمرہ صحیح ہے اور اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

س(۳۴۲): اس شخص سے متعلق کیا حکم ہے جو عمرہ مفردہ کیلئے سر منڈوانا اور تقصیر کرنا بھول جاتا ہے اور یا اسے طواف النساء کے بعد یاد آتا ہے؟

ج: اسے چاہئے کہ حلق اور تقصیر کرنے کے بعد دوبارہ طواف النساء بجالائے۔

maablib.org

وادی عرفات اور وادی مشعر میں قیام کے احکام

س (۳۴۳): ایک شخص وادی میں قیام کی نیت تو نہیں کرتا لیکن یہ لوگوں کیساتھ وہاں موجود ہے، اگر اس سے اس عمل کے متعلق سوال کیا جائے تو یہ کہے گا: "میں بھی لوگوں کیساتھ مناسک حج "قربۃ الی اللہ" کی نیت کیساتھ بجالا رہا ہوں۔ اس کے اس وقوف کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کا یہ کافی ہونا علمی قانون سے بعید نہیں۔

س (۳۴۴): اگر حاجیوں نے مشعر الحرام میں قیام کی نیت نہیں کی لیکن اگر ان سے سوال کیا جائے تو یہ کہیں گے کہ نیت ہے ان کے وقوف کا کیا حکم ہے؟/

ج: ہر عبادت بجالانے کے آغاز میں ضروری ہے اپنے دل میں اس کام کے بجالانے کو لائے خواہ یہ مختصر طور پر ہی کیوں نہ ہو۔ اور الفاظ کے ساتھ اس کا اظہار کرنا ضروری نہیں ہے۔

س (۳۴۵): ایک حاجی عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا اور یہ بے ہوش ہو جاتا ہے اور

بے ہوشی سے عید کے زوال تک افاقہ نہیں ہوتا۔ اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اسکا حج باطل ہے۔

س(۳۴۶): اس شخص کا کیا حکم ہے جو وقت سے پہلے عرفات یا مزدلفہ میں وقوف کی نیت کرتا ہے اور وقت سوتے ہوئے گزار دیتا ہے؟

ج: یہ نیت اس کیلئے کافی نہیں ہے۔

س(۳۴۷): اس شخص کا کیا حکم ہے جو احرامِ حج کی نیت کے بغیر عرفہ میں ٹھہرتا ہے، لیکن یہ نیت کے بغیر احرام باندھتا ہے اور دوسرے حاجیوں کیساتھ تلبیات بھی کہتا ہے؟

ج: یہ اس کیلئے کافی نہیں ہے اگر اس کیلئے مکہ جا کر احرام باندھنا ممکن ہو تو مکہ جا کر احرام باندھے اور اگر ممکن نہ ہو تو اسی جگہ سے احرام باندھے۔

س(۳۴۸): کیا وقوف سے مراد جبل (پہاڑ) رحمت ہے؟

ج: پہاڑ بھی ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے لیکن بہتر یہ ہے پہاڑ کی دائیں جانب پہاڑ کے راستے زمین پر ٹھہرنا ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ یہ پہاڑ پر نہ چڑھے البتہ اگر بھیڑ وغیرہ کی وجہ سے مشکل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

س(۳۴۹): آپ نے کتاب "المرشد" میں عرفات کی حدود بیان کی ہیں۔ لیکن حج کے موقع پر لوگوں کی کثرت کی وجہ سے یہ حدود واضح نہیں ہوتیں۔ ہر حاجی کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ پہاڑ کے نزدیک اپنے ٹھہرنے کی جگہ کی تعیین کر سکے اور (ٹھہرنے کی جگہ) کے صحیح ہونے یقین حاصل کر سکے اگر اس قسم کی صورت حال ہو تو اسکا کیا حل ہے؟

ج: ٹھہرنے کی جگہ صرف پہاڑ کے نزدیک میں منحصر نہیں ہے بلکہ یہ بہت زیادہ وسعت رکھتی ہے اور جہاں تک حدود کی تعیین کا تعلق ہے۔ اُس کیلئے اس شہر کے ماہرین کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔

س(۳۵۰): اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو نماز ظہر وعصر کے بعد عرفہ پہنچتا ہے یعنی زوال سے ایک یا دو گھنٹے بعد پہنچتا ہے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۳۵۱): کیا کمزور اور بیمار کے لئے عرفہ سے سورج کے غروب ہونے سے پہلے کوچ کرنا جائز ہے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۳۵۲): کیا مشعر الحرام میں بوڑھے، بیمار، کمزور افراد اور خواتین وغیرہ اور انکے ہمراہیوں کے لئے صرف اتنی مقدار کہ جسے ٹھہرنا کہا جائے کافی ہے؟ اور وہ صبح صادق سے پہلے منیٰ کیطرف کوچ کرسکتے ہیں؟

ج: جی ہاں، کافی ہے۔

س(۳۵۳): ایسی عورتیں جو دسویں کے دن بھیڑ سے ڈرتی ہیں کیا فقط ان کیلئے جائز ہے کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت کوچ کرلیں؟ یا سب عورتوں کو اس کی چھوٹ ہے؟

ج: سب عورتوں کو اس کی چھوٹ اور رخصت ہے۔

س(۳۵۴): کیا ساتھیوں سے مراد ہر وہ شخص ہے جو کمزور افراد کی اعانت و مدد کیلئے ان کے ہمراہ ہوں یا اس سے مراد وہ حضرات ہیں جن کے بغیر ان کمزوروں کا چارہ کار نہ ہو؟

ج: اس سے مراد وہی مخصوص لوگ ہیں جن کے بغیر کمزور افراد کا چارہ کار نہ ہو اور یہ مددگار سے بے نیاز نہیں ہیں۔

س(۳۵۵): حاجیوں کا ایک گروہ عرفات سے مزدلفہ کی طرف عید کی رات قیام

کیلئے کوچ کرتا ہے یہ لوگ ایک جگہ پہنچتے ہیں انہیں بتایا جاتا ہے کہ یہی مزدلفہ ہے یہاں یہ لوگ ٹھہرتے ہیں لیکن دوسرے دن انہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مزدلفہ نہ تھا۔ ان کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ مزدلفہ پہنچ سکتے ہوں اور مزدلفہ کے اضطراری ٹھہراؤ کو حاصل کر سکتے ہوں تو ان کا حج صحیح ہے۔

س(۳۵۶): کیا مزدلفہ میں اس بس کے اندر ہی ٹھہرنا کافی ہوگا جو بس انہیں عرفات سے منیٰ لائی ہے یعنی یہ لوگ ایک خاص بس میں بیٹھے تھے جو انہیں منیٰ کے راستے سے مزدلفہ لیجا رہی تھی۔ حاجیوں نے چلتی ہوئی بس میں ٹھہراؤ کی نیت کر لی۔ کیا ایسا کرنے سے وقوف (ٹھہراؤ) جو حج کا رکن ہے حاصل ہو جائے گا؟

ج: مشکل ہے۔

س(۳۵۷): ایک عورت روزِ عرفہ کی صبح حیض سے پاک ہوتی ہے اور اس کے لئے ممکن ہے کہ ٹیکسی کے ذریعے مکہ مکرمہ جائے تاکہ عمرہ تمتع کے اعمال بجالائے۔ لیکن کوئی اس کیساتھ چلنے کیلئے آمادہ نہیں ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ ان جیسے مسائل میں شخص وہی مسئول ہوتا ہے جو ان مسائل میں مبتلا ہو۔ کیا کسی شخص کے لئے جائز ہے اس عورت کے ساتھ عرفات سے مکہ مکرمہ جائے؟

ج: اس کیلئے جائز ہے اور یہ واجب ہے کہ ظہر سے پہلے عرفات لوٹ آئے خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہی ہو۔ تاکہ واجب ٹھہراؤ کو پاسکے۔

س(۳۵۸): ایک حاجی عید کے دن حکم سے جاہل ہونے کی وجہ سے مزدلفہ میں صبح صادق سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک کا وقوف (ٹھہراؤ) چھوڑ دیتا ہے کیا اس کیلئے وقوف اضطراری کافی ہے؟

ج: کافی ہے۔

س(۳۵۹): ایک حاجی مزدلفہ میں عید کی رات تک ٹھہرا تھا اور صبح صادق سے پہلے منیٰ کی طرف چلا جاتا ہے تاکہ وہاں سے متعلقہ بعض اعمال حج بجالائے لیکن یہ مزدلفہ واپس نہیں لوٹتا تاکہ صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان ٹھہرے۔ اس کے حج کا کیا حکم ہے؟

ج: اسکا حج صحیح ہے۔

س(۳۶۰): اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو دسویں ذوالحجہ، صبح صادق سے پہلے جان بوجھ کر یا حکم سے جاہل ہونے کی بناء پر مشعر الحرام سے منیٰ کی طرف چلا جاتا ہے؟

ج: اگر یہ جاہل تھا تو اسکا حج صحیح ہے، البتہ اس پر ایک گوسفند کفارہ ہے اور اگر وہ جانتا

تھا تو اسکا حج باطل ہے۔

س(۳۶۱): اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو جان بوجھ کر یا جہالت کی وجہ سے دسویں ذوالحجہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت مشعر الحرام سے کوچ کرتا ہے؟

ج: اسکا حج صحیح ہے، البتہ اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تو یہ گنہگار ہے۔

س(۳۶۲): اگر ذی الحجہ کا چاند شرعی طور پر ثابت ہونے اور حکومتی اعلان کے درمیان ایک یا دو دن کا فاصلہ ہو۔ اس صورت میں اعمال حج کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر کوئی شخص معین وقت میں ٹھہراؤ کو نہ پا سکے تو اسکا حج باطل ہے کیونکہ ٹھہراؤ حج کا رکن ہے یہ اس صورت میں ہے کہ جب حاجی کو اس کا علم ہو کہ حکومتی اعلان حقیقت کے مخالف ہے لیکن اگر شک کی صورت ہو (جس کا سوال میں ذکر ہے) تو بعید نہیں ہے کہ حج کے صحیح ہونے کا حکم لگایا جائے۔

س(۳۶۳): جب شیعوں کے نزدیک چاند ثابت نہ ہو تو مستحب ہے کہ اس وقت تک ٹھہراؤ میں احتیاط کی جائے جب تک مخالفت کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے یہ ٹھہراؤ کب ہوگا؟ یہ نویں کے دن ہوگا جو اُن کے نزدیک عید کا دن ہے۔ یا دسویں والے دن ہوگا جو اُن کے نزدیک گیارویں کا دن ہے؟

ج: احتیاط مستحب اس دن ٹھہرنے میں ہے جس دن تکلیف کے واقع ہونے کے مطابق ہونے کا احتمال ہو۔

جمرہ عقبہ (شیطان) کو کنکریاں مارنے کے احکام

س(۳۶۴): ایک حاجی کنکری مارتا ہے لیکن اس کی کنکری دوسرے حاجیوں کی کنکریوں سے ملنے کی وجہ سے اسے یہ یقین نہیں رہتا کہ اس کی پھینکی ہوئی کنکری جمرہ کو لگی ہے یا نہیں لیکن احتمال قوی یہ ہے کہ وہ جمرہ کو لگ گئی ہے کیا ایسی کنکری کو کافی اور درست تصور کیا جائے گا یا نہیں؟

ج: جب اسے اطمینان ہو کہ میرا پتھر جمرہ کو لگا ہے تو یہی کافی ہے اور اپنی کنکری کو تیز نہ دے سکنے سے کوئی حرج نہیں۔

س(۳۶۵): اگر حاجی کو سات کنکریوں کے جمرہ کو لگنے کا یقین یا اطمینان نہ ہو لیکن فقط کنکریوں کے لگنے کا احتمال ہو اور اس نے اسی احتمال کو کافی سمجھتے ہوئے اپنے اعمال

حج انجام دیے کیا یہ کام درست ہے؟

ج: یہ عمل کافی نہیں ہے۔

س (۳۶۶): جس شخص کے بعض پتھر تو جمرہ کو جا کر لگے ہوں اور بعض پتھر نہ لگے ہوں۔ کیا پے در پے پتھر مارنے کیلئے گھنٹوں کا فاصلہ ضروری ہے؟

ج: جی ہاں ضروری ہے۔

س (۳۶۷): ایک شخص ان تینوں جمرات میں سے کسی ایک کو جمرہ عقبہ سمجھ کر پتھر مارتا ہے اور گیارویں ذوالحجہ تک اسکی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اس کی رمی کا کیا حکم ہے؟

ج: گیارویں کو دوبارہ رمی کرے۔

س (۳۶۸): اگر عید کے دن اسکے لئے قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو کیا عید کے دن تک رمی میں تاخیر کرنا جائز ہے؟

ج: جائز نہیں ہے کیونکہ رمی کے صحیح ہونے میں قربانی کا کوئی دخل نہیں ہے۔

س (۳۶۹): جو شخص معذور لوگوں کی طرف سے رمی کرنے کیلئے مقرر ہوا ہو۔ اس کے لئے جائز ہے کہ وہ رات کے وقت رمی کرے، جبکہ دن میں رمی کرنے پر بھی یہ شخص قادر ہے یا جائز نہیں؟

ج: مشکل ہے۔ بلکہ وہ دن کو ہی کنکریاں مارے۔

س(۳۷۰): ایک شخص جمرہ عقبہ پر دسویں کے دن آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے رمی کرتا ہے، حالانکہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنھیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسکی رمی کا کیا حکم ہے؟

ج: اس پر دوبارہ رمی کرنا واجب ہے۔

س(۳۷۱): دسویں کے دن جمرہ عقبہ پر بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے۔ البتہ بعض اوقات بھیڑ ختم ہو جاتی ہے، لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ کب ایسا ہوتا ہے کیونکہ اسکے لئے کوئی ضابطہ اور قانون نہیں ہے۔ کیا اس قسم کی صورت میں ایک ایسی عورت کیلئے (جسکا خیمہ جمرہ سے دور ہے) واجب ہے کہ وہ جائے اور جستجو کرے، یہاں تک کہ اسے معلوم ہو جائے کہ رمی کرنا میرے لیے ممکن نہیں ہے تب کسی کو نائب بنائے یا ویسے ہی نائب بنا دے یا اس کا حکم یہ ہے کہ رات تک رمی میں تاخیر کرے؟

ج: اگر یہ عید کی رات تک رمی نہیں کر سکی جس وقت تک اسکو اجازت تھی۔ اور اب دن میں جمرہ پر جانا اسکے لئے ممکن نہیں ہے تو احتیاط کی بناء پر یہ دونوں کام کرے۔ دن میں کسی کو نائب بنائے اور رات میں خود جا کر رمی کرے۔

س (۳۷۲): کیا ایسی عورتوں کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے جو دن میں بھیڑ سے ڈرتی ہوں یا نہ ڈرتی ہوں ہر صورت میں رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے؟

ج: ان کے لئے آخری دو راتوں میں بھیڑ اور ازدحام کے ڈر سے نائب بنانا جائز ہے اور عید کی رات مطلقاً نائب بنانا جائز ہے۔

س (۳۷۳): ایک عورت کسی کو نائب بناتی ہے اور وہ اسکی طرف سے رمی کرتا ہے لیکن قربانی اور تقصیر کے بعد اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ عورت رمی پر قدرت رکھتی تھی۔ تو یہ کیا کرے؟

ج: اگر رمی کیلئے وقت ہے تو بذات خود جا کر رمی کرے وگرنہ اگلے دن ضروری ترتیب کیساتھ قضاء کی نیت سے رمی کرے۔

س (۳۷۴): ایک عورت کسی کو نائب بناتی ہے جبکہ وہ خود بھی رمی کرنے پر قادر ہے۔ کیا اگلے دن اس پر قضاء واجب ہوگی۔ جیسا کہ ایک شخص رمی کو بھول گیا ہو اور اگلے دن اسے یاد آئے تو وہ قضاء بجا لاتا ہے؟

ج: مفروضہ سوال کے مطابق اگلے دن اس پر قضاء واجب ہے۔

س (۳۷۵): عورت کے حوالے سے مندرجہ ذیل صورتوں میں رمی کا کیا حکم ہے؟

(۱): جب یہ جانتی ہو کہ بھیڑ بہت زیادہ ہے اور یہ احتمال ہو کہ بعد میں کسی وقت خلوت ہو جائے گی؟

ج: اسے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ نائب بنانا جائز ہے۔ لیکن جب بھیڑ ختم ہو جائے تو احتیاط کی بناء پر اسے بذات خود بھی رمی کرنا ہوگی، خواہ رات میں ہی کرے۔

(۲): جب یہ جانتی ہو کہ بھیڑ بہت زیادہ ہے اور یہ بھی یقین رکھتی ہو کہ کچھ دیر بعد خلوت ہو جائے گی؟

ج: اس کیلئے انتظار کرنا واجب ہے تاکہ بذاتِ خود کنکریاں مارے۔

(۳): جب یہ قدرت رکھتی تھی، لیکن حالت سے جاہل تھی اور اس نے نائب بنا دیا؟

ج: تفصیل مذکور کیساتھ رمی دوبارہ کرے۔

(۴): یہ قادر تو تھی، لیکن حکم سے جاہل ہونے کی وجہ سے نائب بنا بیٹھی؟

ج: دوبارہ کرے۔

س(۳۷۶): اس شخص کا کیا حکم ہے جسے قربانی، سر منڈوانے یا تقصیر کے بعد معلوم ہو

کہ اسکی رمی درست نہ تھی؟

ج: صرف رمی کی قضاء کرے کسی اور عمل کو دوبارہ بجالانے کی ضرورت نہیں ہے۔

س(۳۷۷): اگر طواف اور سعی کے بعد رمی میں کسی غلطی کا علم ہوتا ہے؟

ج: طواف اور سعی صحیح ہے، رمی کی قضاء کرے۔

س(۳۷۸): اگر بارہویں کے بعد رمی میں کسی غلطی کا علم ہوتا ہے؟

ج: رمی کی قضا بجالائے جب تک مکہ میں ہے۔

س(۳۷۹): ذی الحجہ ختم ہونے کے بعد رمی میں کسی غلطی کا علم ہو تو؟

ج: اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ احتیاط استحبابی کے طور پر اگلے سال ایام تشریق میں رمی کیلئے کسی کو نائب بنائے۔

س(۳۸۰): اگر کسی سے دسویں یا گیارویں کے دن رمی میں کوئی غلطی ہو جاتی ہے کیا واجب ہے کہ بارہویں کے دن قضاء کو اداء پر مقدم کرے؟

ج: جی ہاں قضاء کو مقدم کرنا واجب ہے۔

س(۳۸۱): کیا ان کے درمیان (قضاء و اداء) فاصلہ ڈالنا واجب ہے اور اسکی کیا

مقدار ہے؟

ج: احتیاط اسمیں ہے کہ ایک گھنٹے تک کا فاصلہ کرے اور بہتر یہ ہے کہ قضاء دن کی ابتداء میں بجالائے اور زوال کے وقت اداء بجالائے۔

س(۳۸۲): جن حالات میں قضاء واجب ہو جاتی ہے، کیا رمی کی قضاء کو رات کے وقت بجالانا جائز ہے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۳۸۳): ایک عورت کو جب یہ معلوم ہو کہ دسویں کے دن جمرہ عقبہ کی رمی صحیح نہ تھی اور اس نے گیارویں کے دن جمرہ عقبہ کی قضاء کا ارادہ کیا اور تینوں جمرات کی رمی کی اداء کا پروگرام بنایا۔ کیا احتیاط کے طور پر قضاء اور ادا کے درمیان فاصلہ ہے؟ اس فاصلے کی کیا مقدار ہے؟

ج: بعید نہیں کہ جن موارد میں رات کے وقت رمی کرنا جائز ہو، وہاں فاصلہ ضروری نہ ہو۔

س(۳۸۴): آیا عید کی رات مزدلفہ سے پتھر چننا واجب ہے یا نہ؟

ج: پتھروں کو حرم سے اٹھانا واجب ہے جبکہ عید کی رات مزدلفہ سے اٹھانا بہتر ہے۔

س (۳۸۵): آیا مشعر الحرام کے احاطہ میں موجود پہاڑ کے اوپر سے رمی کیلئے پتھر چننا جائز ہے؟

ج: اگر یہ حرم میں داخل ہے تو یہاں سے چننا جائز ہے۔

س (۳۸۶): بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پتھروں اور کنکریوں کے جمرہ کے گرد جمع ہونے سے جمرہ کا اصلی حصہ پتھروں میں چھپ جاتا ہے اور ان کنکریوں کو دور ہٹانا بہت مشکل ہوتا ہے آیا ایسی حالت میں جمرہ کے نئے حصے پر کنکریاں مارنا کافی ہے؟

ج: جی ہاں، اگر آخر ایام تشریق تک پتھروں کو ہٹانا مشکل ہو تو کافی ہے۔

س (۳۸۷): آپ نے فرمایا ہے کہ کنکریاں حرم سے چنی جائیں۔ ہمیں ایسی کنکریاں ملی ہیں۔ جن کے متعلق احتمال قوی ہے کہ یہ مشعر الحرام سے باہر کی ہیں اور انہیں عمارت یا سڑک بنانے کیلئے یہاں لایا گیا ہے۔ کیا ان کنکریوں سے رمی جائز ہے یا ضروری ہے مشعر کے ٹیلوں سے چنی جائیں؟

ج: اس جگہ سے چننا واجب ہے جہاں علم ہو سکے یہ حرم سے ہیں۔

س (۳۸۸): آپ نے اپنی کتاب "المرشد" میں ذکر کیا ہے کہ یہ کنکریاں ایسی ہوں جنھیں پہلے استعمال نہ کیا گیا ہو۔ کیا ایسی کنکریاں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ جنھیں جمرہ

کی طرف پھینکا گیا ہے، لیکن وہاں تک نہیں پہنچیں (نہیں لگیں) یا ایسی کنکریاں جو جمرہ کے پہلو یا اس کے نزدیک پڑی ہیں، لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ انہیں رمی کیلئے استعمال کیا گیا تھا یا نہ، یا اگر استعمال کیا گیا تھا تو یہ جمرہ کو لگی تھیں یا نہیں؟

ج: اس کنکری کو رمی کیلئے استعمال کرنا جائز ہے جو جمرہ تک نہ پہنچی ہو البتہ وہ کنکریاں جو جمرہ کے پہلو یا نزدیک پڑی تھیں، اور ان کے متعلق شک ہے کہ آیا یہ استعمال کی وجہ سے جمرہ تک پہنچی ہیں یا نہیں ان کیساتھ رمی کرنا جائز نہیں صرف ان کو استعمال کرنا جائز ہے جن کے بارے میں استعمال ہونے کا علم نہ ہو۔

س(۳۸۹): اگر جمرہ عقبہ چاروں جہات سے کھلا ہوا ہو تو کیا یہ جائز ہے کہ حاجی جہاں سے چاہے رمی کرے؟

ج: جی ہاں جائز ہے۔

س(۳۹۰): آیا رمی کے وقت پشت بہ قبلہ ہونا واجب ہے یا قبلہ کی جانب رخ ہونے کی حالت میں رمی جائز ہے اور جو شخص اس گمان سے رو بہ قبلہ ہو کر رمی کرتا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: پشت بہ قبلہ ہو کر جمرہ عقبہ کو رمی کرنا واجب نہیں ہے فقط مستحب ہے لہذا رو بہ قبلہ

کی صورت میں بھی رمی ہو سکتی ہے۔

س(۳۹۱): اگر جمرہ عقبہ پر رمی کرنے والے کا پورا جسم منیٰ کی حدود سے باہر ہو اور جمرہ مکمل طور پر منیٰ کی حدود میں واقع ہو اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اسکی رمی صحیح ہے۔

س(۳۹۲): منیٰ کی حد بندی کیلئے جو نئی علامات لگائی گئی ہیں ان کو مدنظر رکھیں تو منیٰ کی آخری حد مقامِ عقبہ کبریٰ کے پہلو میں واقع ہے اور اگر حاجی پشت بہ قبلہ ہو کر رمی کرنے لگے اگرچہ وہ ایک ہاتھ کے فاصلے سے ہی رمی کرے تو یہ شخص منیٰ کی حدود سے باہر ہو جاتا ہے، اس کی رمی کا کیا حکم ہے؟ اور کیا شرعی طور پر ان علامات پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟

ج: رمی جائز ہے اور علامات پر اس وقت اعتماد کیا جا سکتا ہے جب اطمینان کی باعث ہوں اور اطمینان کی صورت میں پشت بہ قبلہ ہو کر رمی کرنا مستحب ہے خواہ رمی کرنے والا منیٰ کی حدود سے باہر ہی کیوں نہ ہو۔

س(۳۹۳): آیا جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کیلئے اس کی اوپر یا نیچے کی جانب کوئی حد ہے یا نہیں اور یہ واضح رہے کہ بسا اوقات جمرہ کے گرد خلا میں جمع شدہ کنکریوں

سے جمرے کا اڑھائی میٹر نیچے والا حصہ چھپ جاتا ہے اور اس صورت جمرے کے اوپر کے حصے پر کنکریاں مارنا کافی ہے یا نہیں؟

ج: تمام اطراف سے رمی جائز ہے اور جہاں تک ارتفاع کا تعلق ہے تو ارتفاع سابق (پرانی) مقدار تک رمی کرنا جائز ہے۔

س(۳۹۴): کیا دوسرے طبقہ (منزل) کی چھت سے رمی کرنا جائز ہے؟

ج: دوسری منزل سے کنکریاں مارنا جائز ہے لیکن دوسری منزل سے جمرہ کے پرانے حصہ کو کنکریاں مارنا ضروری ہے اور یہ حکم احتیاط واجب پر مبنی ہے۔

س(۳۹۵): بعض لوگ جمرہ کے اوپر چڑھ کر (کھڑے ہو کر یا وہاں بیٹھ کر) جمرہ کو کنکریاں مارتے ہیں، کیا یہ جائز ہے یا یہ شرط ہے کہ کنکریاں مارتے وقت زمین پر کھڑا ہونا ضروری ہے؟

ج: اگر اس کو عقل مند کنکریاں مارنا تصور کریں تو کوئی حرج نہیں۔

س(۳۹۶): رمی کی قضاء اور اداء کے درمیان وقفہ کرنا احتیاط وجوبی ہے یا استحبابی؟

ج: وجوبی ہے۔

س(۳۹۷): ایک شخص کسی کو رمی کیلئے نائب بناتا ہے اور وہ پہلے اپنی طرف سے رمی کرتا ہے اور پھر جسکا نائب ہے اسکی طرف سے کرتا ہے اور آخر تک اسی طرح کرتا ہے، کیا ایسا کرنا اُس کیلئے جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، اس کے لئے جائز ہے۔

س(۳۹۸): کیا بارہویں کے دن زوال سے پہلے یا زوال کے بعد منیٰ سے جانا جائز ہے کہ پھر اس کے بعد وہ رمی کرنے کیلئے آجائے؟

ج: جائز ہے۔

س(۳۹۹): ایک شخص یہ بھول گیا کہ میرے پاس زائد کنکریاں بھی تھیں اس طرح مکہ لوٹنے تک اسے انکا علم بھی نہ رہا اور یہ کنکریاں منیٰ میں واپس رکھنا بھی بھول گیا۔ کیا انہیں مکہ میں دفن کرنا جائز ہے۔ اسکا کیا حکم ہے کہ جب وہ اپنے وطن لوٹنے تک نہ جانتا ہو کہ یہ کنکریاں اس کے پاس موجود ہیں؟

ج: انہیں مکہ یا حرم میں ہی کسی جگہ پھینکنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر حرم سے دور چلے جانے کے بعد اسے یاد آیا تھا تو بہتر ہے کہ کسی کے ہاتھ حرم میں واپس بھجوائے۔

قربانی کے احکام

س(۴۰۰): جب ایک شخص اپنا یا کسی اور کا استحبابی حج کرتا ہے تو کیا حج کے اخراجات میں کمی کرنے کیلئے قربانی ترک کرسکتا ہے؟

ج: حج تمتع بجالانے والے پر بہرحال قربانی کرنا واجب ہے لیکن اگر وہ اخراجات کم کرنا چاہتا ہے اور اس پر حج تمتع بھی واجب نہ ہو تو وہ حج افراد کو بجالائے۔

س(۴۰۱): ایک حاجی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ قربانی واجب ہی نہیں ہے، کیونکہ اس سے اسراف لازم آتا ہے اور وہ تقصیر کے بعد احرام سے فارغ ہو جاتا ہے اس شخص کا کیا حکم ہے؟ اور اس شخص کا کیا حکم ہے کہ جو قربانی کو تو واجب سمجھتا ہے لیکن کہتا ہے کہ قربانی منیٰ میں واجب نہیں ہے اور اپنے اہل وعیال سے کہتا ہے کہ عید والے دن تقصیر اور حلق سے پہلے اس کی طرف سے قربانی کرلینا اور وہ لوگ اپنے وطن میں ہی قربانی کرلیتے ہیں اور یہ اُن کی قربانی کرنے کے بعد تقصیر یا حلق کرتا ہے؟

ج: احتیاط کی بناء پر یہ احرام نہ اتارے اور اس کیلئے اگر منیٰ میں قربانی کرنا ممکن ہے تو آخر ذی الحجہ تک وہاں ایسا کرے اور اگر یہاں ممکن نہ ہو تو جہاں بھی ممکن ہو قربانی کرے۔

س (۴۰۲): ایک شخص اس مال سے قربانی کیلئے جانور خرید کرتا ہے جس پر خمس واجب ہو، کیا ایسا کرنا اس کیلئے جائز ہے؟

ج: جس رقم یا چیز پر خمس واجب ہو چکا ہو اگر بعینہ اسی رقم سے خرید کرتا ہے تو جائز نہیں ہے ورنہ جائز ہے۔

س (۴۰۳): اگر کسی شخص کیلئے وقت کم ہونے کی وجہ سے ممکن نہیں ہے کہ وہ دسویں کے دن قربانی کرے، کیا اس کیلئے جائز ہے کہ تقصیر اور حلق کو گیارہویں کے دن تک موخر کرے؟

ج: مذکورہ صورت حال میں تقصیر اور حلق کو موخر نہیں کر سکتا، البتہ صرف قربانی میں تاخیر کر سکتا ہے۔

س (۴۰۴): بعض علماء نے فرمایا ہے کہ قربانی منیٰ میں واجب ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو (جیسا کہ آجکل اسی طرح ہے، کیونکہ مقام ذبح تبدیل کر دیا گیا ہے) تو اسے چاہئے کہ فعلاً جہاں قربانی ہو رہی ہو وہاں قربانی کرے اور قربانی کے اعمال بجالائے پھر اگر یہ منیٰ میں قربانی کی طاقت رکھتا ہو تو آخر ذی الحجہ تک وہاں بھی قربانی کرے البتہ ذبح کے اعمال دوبارہ بجالائے یہاں امکان سے کیا مراد ہے آیا امکان خصوصی

ہے یا امکان عموی کہ منیٰ میں ذبح واجب نہ ہو کیونکہ موجودہ وقت میں عموماً ممکن نہیں ہے؟

ج: امکان سے مراد شخصی ہے نہ کہ عموی لہٰذا جو شخص بھی آخر ذی الحجہ تک منیٰ میں قربانی کرنے پر قادر ہو تو احتیاط کی بناء پر اُس کا قربانی دوبارہ بجالانا واجب ہے۔

س(۴۰۵): اگر یہ احتمال ہو کہ منیٰ میں قربانی کرنا ممکن ہے تو کیا اس صورت میں تاخیر کرنا جائز ہے؟ اس کے قربانی کے بعد ہونے والے اعمال کا کیا حکم ہوگا؟

ج: اگر عید کے دن منیٰ میں قربانی کرنا ممکن نہ ہو اور تاخیر کے ساتھ ممکن ہو تو دسویں کے دن حلق یا تقصیر کرے اور قربانی کو مؤخر کرے اور اسی طرح اس پر مترتب ہونے والے اعمال یعنی طواف اور سعی میں بھی تاخیر کر سکتا ہے۔

س(۴۰۶): کیا اس شخص کیلئے منیٰ سے باہر قربانی کرنا جائز ہے جس کو یہ احتمال ہے کہ وہ دسویں کے بعد منیٰ کے اندر قربانی کرنے پر قادر ہو جائے گا۔

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۴۰۷): ایک حاجی منیٰ سے باہر قربانی کرتا ہے اور اب یہ اس بات پر قادر ہے کہ منیٰ کے اندر بھی ایک اور قربانی بجالائے۔ کیا اس پر ایسا کرنا واجب ہے؟

ج: احتیاط مستحب ہے کہ آخر ذی الحجہ تک ایسا کرے۔

س(۴۰۸): ایک حاجی غفلت کی وجہ سے منیٰ کے باہر قربانی کر لیتا ہے۔ جبکہ منیٰ کے اندر بھی یہ قربانی کرنے کی قدرت رکھتا ہے، البتہ یا اپنے شہر لوٹنے تک اس مسئلہ کو نہ جانتا تھا اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اس پر واجب ہے کہ اگلے سال خود یا نائب کے ذریعے منیٰ میں قربانی کرے۔

س(۴۰۹): خصی جانور اور جسکی رگیں مسلی ہوئی ہوں ان دونوں کے درمیان کیا فرق ہے؟

ج: خصی وہ جانور ہے جسکے بیضے نکال لئے گئے ہوں اور مرضوض (جس جانور کی رگیں مسلی ہوئی ہوں) وہ جانور ہے جسکے خصیوں کو کسی چیز کیساتھ پیس دیا گیا ہو۔

س(۴۱۰): موجوء اور کبیر (جسکی ہڈی یا مخ کا گودا نہ ہو) کا کیا معنی ہے؟

ج: اجاء کا معنی حیوان کے بیضتین سے رگیں نکال دینا ہے اور جس جانور کی ہڈیوں میں مخ اور گودا نہ ہو اسے کبیر کہتے ہیں۔

س(۴۱۱): اگر کسی جانور کے خصیتین کچل دیے جائیں، کیا ایسے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے، مزید یہ کہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ منیٰ میں قربانی کیلئے موجود اکثر جانور ایسے

ہی ہیں اور قربانی کیلئے تام الشرائط جانور کہ جس کے خصیے سالم ہوں اُن کا حاصل کرنا عموماً باعث حرج ہے۔ اگر فرض کریں کہ ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے تو کیا دسویں کے بعد تک قربانی میں تاخیر کرنا جائز ہے؟ (خصوصاً) جب یہ احتمال ہو کہ ہمیں تام الشرائط جانور مل جائیں گے؟

ج: جب تک غیر خصی جانور ملنے کا امکان ہو تو خصی جانور کی قربانی نہیں ہو سکتی اگرچہ تاخیر ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ وہ جانور کہ جس میں ایسی شرطیں نہ پائی جائیں کہ جن کا ہونا بہتر ہے اور افضل ہے ایسی شرطیں نہ ہونے کی وجہ سے قربانی میں تاخیر نہیں کی جا سکتی۔

س (۴۱۲): کیا ایسے جانور کی قربانی کافی ہے جسکے خصیے پیدائشی طور پر یا بیماری کی وجہ سے ایک خصیہ (بیضہ) پر مشتمل ہوں؟

ج: کافی نہیں ہے۔

س (۴۱۳): کیا قربانی کیلئے نر اور مادہ کے درمیان کوئی فرق ہے یا دونوں برابر ہیں۔ اگر فرضاً نر کی خصوصیت ہے تو پھر کیا نائب کیلئے جائز ہے کہ وہ حج کے اعمال میں مادہ کو ذبح کرے اور عموماً ذبح بھی مادہ جانور ہوتے ہیں؟

ج: نر اور مادہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س(۴۱۴): ایک شخص نے جانور خریدا تھا اسکی قیمت ادا کرنے سے پہلے ہی اُسے معلوم ہوا کہ اس میں عیب پایا جاتا ہے، کیا اس کیلئے جائز ہے کہ اسے کافی سمجھے؟

ج: اسے کافی سمجھنا جائز نہیں ہے۔

س(۴۱۵): جس شخص سے حیوان خریدا ہے، کیا اس کی بات پر اعتماد کرنا ممکن ہے کہ اس جانور میں قربانی کی تمام معتبر شرائط پائی جاتی ہیں؟

ج: جب تک اسکی بات سے اطمینان حاصل نہ ہو اعتماد کرنا جائز نہیں ہے۔

س(۴۱۶): ایک حاجی قربانی کر لیتا ہے اور اسکے بعد ہونے والے اعمال بھی بجالاتا ہے اور پھر اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جانور قربانی کے لئے مطلوبہ سن کا نہ تھا تو یہ شخص کیا کرے؟

ج: آخر ذی الحجہ تک دوبارہ قربانی کرنا واجب ہے۔

س(۴۱۷): ایک شخص اعمال حج میں لکھے گئے سن سے کم سن کے جانور کو حکم نہ جاننے کی وجہ سے ذبح کرتا ہے اور پھر اپنے وطن آجاتا ہے اور اس بات کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جبکہ اسکا یہ گمان بھی ہے کہ وہ اس بات پر بھی قادر نہیں تھا کہ مکمل شرائط والا

جانور حاصل کرتا۔ اسکا کیا وظیفہ ہے؟

ج: احتیاط واجب ہے کہ یہ شخص اگلے سال خود جا کر ذبح کرے یا کسی کو وکیل بنائے اور وہ جا کر اسکی طرف سے جانور ذبح کرے۔

س (۳۱۸): کیا حکومتی دفتر میں قربانی کی رقم دینا جائز ہے کہ یہ لوگ حاجیوں کی طرف سے اس وقت جانور ذبح کریں گے جس وقت حاجی حضرات چاہیں گے، یعنی رمی جمرہ عقبہ کے بعد عید والے دن اسکو ذبح کریں گے جیسا کہ بعض فضلاء نے اس کی اجازت دی بھی ہے کہ اس طرح قربانی کرنا صحیح ہے اور اسکا گوشت اسلامی ممالک کے غرباء کیلئے بھیجا جاتا ہے اور اس میں سے کچھ گوشت لبنان کی بہت بڑی غریب آبادی تک پہنچایا جاتا ہے۔ یہ حکومتی دفتر اس رقم سے قربانی کا جانور خرید تا ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج جب اسے معلوم ہو کہ یہ لوگ ایسا جانور ذبح کریں گے جسمیں تمام شرعی شرائط پائی جاتی ہیں اور گوشت کی تقسیم بھی طریقے سے ہوتی ہے اور وہ مومنین تک پہنچتا تو ایسا کرنا صحیح ہے۔

س (۳۱۹): کیا حاجی کیلئے جائز ہے کہ اپنا جانور ذبح کرنے سے پہلے کسی اور شخص کی طرف سے قربانی کے جانور کو ذبح کرے؟

ج: جی ہاں، جائز ہے۔

س (۴۲۰): معلم، راہنما یا قافلہ سالار کو حاجیوں کے ایک گروہ کی طرف سے جانور ذبح کرنے کیلئے وکیل بنایا، یہ ایک ذبح کرنے والے شخص (قصاب) کو لے آتا ہے اور حاجیوں کی آسانی اور قربانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے وکیل ان کی طرف سے نیت کرتا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: ذبح کرنے کیلئے ایک سے زیادہ افراد کی جانب سے ایک آدمی کو وکالت دینا جائز ہے۔

س (۴۲۱): ایک شخص کو چار افراد نے قربانی کا جانور حاصل کر کے ذبح کرنے پر وکیل بنایا تھا وہ دو افراد کی طرف سے جانور ذبح کرتا ہے جب باقی دو افراد کے جانور ذبح کرنے لگتا ہے تو یہ مکمل طور پر بھول جاتا ہے کہ یہ کس کی طرف سے قربانی ہے، اسکا کیا وظیفہ ہے؟

ج: ان دونوں کی طرف سے بھی ذبح صحیح ہے جب ذہناً ان دونوں کی طرف اشارہ موجود ہو، مثلاً ذہن میں یہ ہو کہ میں جن کا وکیل تھا یا جنھوں نے مجھے پہلے پیسے دیئے تھے ان لوگوں کی طرف سے ذبح کر رہا ہوں جن کے لئے پہلے ذبح نہیں کیا یعنی بعد

والے دو افراد کیلئے کر رہا ہوں تو بھی کافی ہے۔

س(۴۲۲): جب ایک گروہ کسی کو قربانی کے جانور خریدنے اور ذبح کرنے کیلئے وکیل بناتا ہے تو کیا وکیل پر ضروری ہے کہ خریدتے اور ذبح کرتے وقت معین کرے کہ یہ فلاں کا جانور ہے یا یہ کافی ہے کہ تعیین کے بغیر حاجیوں کی تعداد کے مطابق جانور خرید کرے اور ذبح کردے؟

ج: ذبح کرتے وقت تعیین ضروری ہے خواہ قلبی اشارہ کیساتھ ہی کیوں نہ ہو۔

س(۴۲۳): ایک شخص اپنی بیوی کی طرف سے اسکی اجازت کے بغیر قربانی کرتا ہے اور جب اسے قربانی ہو جانے کا پتہ چلتا ہے تو وہ راضی ہو جاتی ہے، کیا اسکی طرف سے یہ قربانی کافی ہوگی؟

ج: وکالت کے بغیر دلی رضامندی کافی نہیں ہے۔

س(۴۲۴): ایک شخص نیابت میں حج بجا لا رہا تھا، اس نے قربانی کیلئے کسی کو وکیل بنایا کیا وکیل ذبح کرتے وقت اسکی طرف سے نیت کرے یا اُس کی طرف سے نیت کرے گا جسکا یہ نائب ہے؟

ج: ذبح کرنے والے کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ جب یہ ارادہ کرے کہ جسکا

میں نائب ہوں جو انکی نیت ہے وہی میری نیت ہے۔

س (۴۲۵): ایک حاجی کو یہ یقین تھا کہ میں نے جس شخص کو قربانی کیلئے وکیل بنایا ہے وہ اپنے کام کو انجام دے چکا ہوگا، لہذا وہ تقصیر کر لیتا ہے اور احرام اتار دیتا ہے لیکن بعد میں اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ابھی تک جانور ذبح نہ کیا تھا اب یہ شخص کیا کرے؟

ج: اس پر ذبح کرنا واجب ہے اور احتیاط اس میں ہے ذبح کے بعد ہی اپنے آپ کو احرام سے فارغ سمجھے۔

س (۴۲۶): جب ایک شخص کیلئے دوبارہ قربانی کرنا واجب ہو جاتی ہے اور یہ جان بوجھ کر قربانی نہیں کرتا تو کیا اسکا حج باطل ہے؟

ج: اگر یہ آخر ذی الحجہ تک اسکا تدارک نہیں کرتا تو اسکا حج باطل ہے۔

س (۴۲۷): اگر کوئی سُنی شخص اپنی فقہ میں بیان کردہ شرائط (ذبح) کو مدنظر رکھ کر کسی شیعہ کیلئے جانور ذبح کرتا ہے تو کیا یہ کافی ہے؟

ج: اگر یہ شیعہ فقہ میں بیان کردہ شرائط (ذبح) کے مطابق ذبح کرے تو کافی ہے البتہ یہ ذبح کرتے وقت موکل کی طرف سے قصد قربت بھی کرے (ورنہ کافی نہیں)۔

س(۴۲۸): آیا لوہے کے علاوہ سٹیل کی چھری سے بھی ذبح کرنا جائز ہے؟

ج: ذبح کیلئے آلہ کار کا لوہے سے بنا ہوا ہونا ضروری ہے اور یہ تشخیص دینا کہ فلاں چیز لوہے کی ہے یا نہیں یہ فقیہ کا وظیفہ نہیں ہے۔

س(۴۲۹): اگر قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت کسی شخص کا احرام نجس ہو جائے تو کیا فوری طور پر اسے پاک کرنا واجب ہے؟

ج: جی ہاں، واجب ہے۔

س(۴۳۰): کیا حاجی کیلئے واجب ہے کہ ایک تہائی ۱/۳ قربانی فقراء کو دے؟ کیا اسکی قیمت دینا بھی کافی ہے؟

ج: پورا ایک تہائی ۱/۳ فقراء کو دینا واجب ہے اور گوشت کی قیمت دینا کافی نہیں ہے۔

س(۴۳۱): آیا فقیر کیلئے ایک تہائی قربانی کی قیمت ذبح کے بعد کی ہوگی یا قیمت خرید کی ایک تہائی دینا ہوگی؟

ج: ادائیگی کے وقت کی ایک تہائی کی قیمت ہوگی۔

س(۴۳۲): کیا اپنے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھانا واجب ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ اگر یہ باعث حرج نہیں ہے تو کچھ مقدار ضرور کھائے۔

س(۴۳۳): مہربانی فرما کر قربانی کے مصارف کی وضاحت فرمادیں؟

ج: قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک تہائی فقراء کو دے۔ ایک تہائی مستضعف مؤمنین کو، اور ایک تہائی اس کا اپنا ہے، البتہ یہ واجب نہیں ہے کہ اپنے حصے کی پوری ایک تہائی خود کھائے، بلکہ احتیاط وجوبی یہ ہے کہ کچھ مقدار خود کھائے۔ البتہ خود ایک تہائی سے زیادہ گوشت نہیں لے سکتا۔

س(۴۳۴): کیا کسی فقیر کو دیے بغیر ذبح شدہ قربانی کے جانور کے گوشت کو ویسے ہی پھینک (چھوڑ) دینا جائز ہے؟

ج: اگر فقیر سے اس پر اتفاق ہو چکا ہو یا فقیر سے حاجی نے پہلے ہی وکالت لے لی ہے تو اسے وہاں چھوڑ دینا جائز ہے۔

س(۴۳۵): اگر قربانی کے بعد گوشت کی مالیت ختم ہو جائے جیسا کہ عید کے بعد عموماً ہوتا ہے کیونکہ کوئی بھی یہ جانور خریدنے پر راضی نہیں ہوتا۔ اگر حاجی اسے فقراء کو نہ دے تو کیا اسکا ضامن ہوگا؟

ج: اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو یہ ضامن ہے۔

س(۴۳۶): کیا قربانی کا گوشت دینے کیلئے ضروری ہے کہ فقیر مؤمن بھی ہو؟

جواب: جی ہاں، یہ شرط ہے۔

س(۴۳۷): اگر منیٰ میں کوئی غریب نہ ملے تو کیا اسکا حصہ ہی ختم ہو جاتا ہے یا قربانی کرنے والا اسکا ضامن ہے؟

ج: احتیاط کی بناء پر یہ ضامن ہے۔

س(۴۳۸): جب مؤمنین میں سے کوئی غریب نہ مل سکے تو اس وقت قربانی کے گوشت کا کیا حکم ہے کہ کسے دیا جائے؟ کیا ذبح کرنے والے مجہول الحال شخص کو دیا جا سکتا ہے؟

ج: سوال کے مطابق بذات خود فقیر کو دینا واجب نہیں ہے، بلکہ اسکے وکیل کو بھی دیا جا سکتا ہے اگرچہ وکیل وہی شخص ہو جس پر قربانی واجب ہے۔ وکیل فقیر کی اجازت سے اسے استعمال کر سکتا ہے مثلاً کسی کو مفت عطیہ کر سکتا ہے اسے بیچ سکتا ہے یا اس کو وہیں چھوڑ سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

س(۴۳۹): قربانی کے گوشت سے جو حصہ فقیر کو دینا ہے قربانی کرنے والا از خود

کسی معین فقیر کی طرف سے اسے قبول کر لیتا ہے اور پھر اس فقیر کو بعد میں اس کے متعلق بتا دیتا ہے اور اس کے حصہ سے تھوڑی مقدار اسکو دے دیتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟

ج: اگر حاجی کے پاس اس فقیر کے مال کو صرف کرنے کی وکالت نہ تھی تو احتیاط کی بناء پر یہ ضامن ہے خواہ کسی کو مفت میں دے یا مفت میں نہ دے۔

س (۴۴۰): آپ نے اپنی مناسک میں یہ عبارت ذکر فرمائی ہے "قربانی کے ایک تہائی گوشت کا مصرف فقراء ہیں"۔ آیا منیٰ میں فقراء کو تلاش کرنا ضروری ہے کہ انہیں قربانی سے حصہ دیا جائے یا مقام ذبح یا اس کے قریب اگر فقراء نہ ملیں تو کیا وجوب ختم ہو جاتا ہے۔ آیا اگر فقیر نہ ملے تو کیا اسکے حصہ کا ضامن بھی ہے؟

ج: اسے ممکنہ حد تک اسے تلاش کرنا چاہیئے اور اسوقت تک ایسا کرنا چاہیئے جب تک اسکے لئے باعث حرج نہ ہو، لیکن اگر فقیر ملتا ہی نہیں ہے تو یہ احتیاط کی بناء پر ضامن ہے۔

س (۴۴۱): جناب محقق حلیؒ اپنی کتاب شرائع میں لکھتے ہیں " عید کے دن اعمال حج کی ترتیب واجب ہے پہلے رمی کرے، پھر ذبح کرے پھر سر منڈانے کا عمل بجالائے اگر ان کو ایک دوسرے پر مقدم کرے تو یہ گنہگار ہے البتہ اسکے لیئے ان اعمال

کا دوبارہ بجالانا ضروری نہیں ہے"۔ سوال یہ ہے کہ ایک شخص بہت زیادہ بھیڑ کی وجہ سے مجبور ہو جاتا ہے کہ رمی جمرہ عقبہ پر ذبح کو مقدم کرے۔ پھر اسکے بعد سر منڈوائے اور آخر میں جمرہ عقبہ پر رمی کرے۔ یہ سب کچھ عید کے دن میں ہوگا۔ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس نے جہالت کی وجہ سے یا بھول کر یا یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ایسا کرنا صحیح ہے تو اس وقت ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگرچہ اس کی جہالت اس جہت سے ہو کہ اسکا خیال یہ تھا کہ جس واجب کو بعد میں بجا لایا جا سکتا ہو، اسے پہلے بجالانا جائز ہے۔ البتہ اگر وہ جانتا تھا کہ اسے پہلے بجالانا جائز نہیں ہے اور پھر بھی جمرہ عقبہ کی رمی پر ذبح کو مقدم کر لیتا ہے تو یہ گنہگار ہے۔

حلق (سر منڈوانے) اور تقصیر (کچھ بال کٹوانے) کے احکام

س (۴۴۲): جو شخص حج تمتع کا ارادہ رکھتا ہے، کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ حج کے راستہ میں مدینہ میں سر منڈوائے؟

ج: جو شخص حج تمتع کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے لئے بہتر ہے کہ پورے بال رکھے رہے، خصوصاً جب کہ وہ زندگی میں پہلی مرتبہ حج بجالا رہا ہو۔

س (۴۴۳): جب حاجی عید کے دن تک قربانی کرنے سے معذور ہو، کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ غروب آفتاب سے پہلے حلق یا تقصیر کر کے احرام سے فارغ ہو جائے اور اگلے دن تک قربانی میں تاخیر کرے؟

ج: اس کیلئے ایسا کرنا جائز ہے، لیکن احتیاط کے طور پر احرام سے ذبح کے بعد ہی فارغ ہو۔

س (۴۴۴): اگر احرام والا شخص دسویں تک قربانی نہیں کرتا، کیا اس کیلئے حلق یا تقصیر

جائز ہے؟ جبکہ غروب سے پہلے اتنا وقت باقی بچا ہو جسمیں قربانی نہیں ہو سکتی یا اگلے دن تک حلق یا تقصیر کو مؤخر کرے؟

ج: عید کے دن حلق یا تقصیر کرے، اگلے دن تک مؤخر نہ کرے۔

س(۴۳۵): ایک شخص جہالت کی وجہ سے گیارہویں کی رات حلق یا تقصیر کرتا ہے اور اپنے شہر لوٹنے کے بعد اسے علم ہوتا ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں تھا۔ اسکا کیا وظیفہ ہے؟

ج: اسے دوبارہ بجالائے اور اگر ممکن ہو تو اپنے بال منیٰ میں بھجوائے۔

س(۴۳۶): کیا قربانی کے جانور کا حاصل کرنا دسویں کے دن حلق یا تقصیر کیلئے کافی ہے یا اس کو ذبح کرنا حلق یا تقصیر سے پہلے ضروری ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ حلق یا تقصیر کو ذبح کے بعد بجالائے۔

س(۴۳۷): اگر ایک شخص قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی حلق کر لیتا ہے کیا اس پر واجب ہے کہ جانور ذبح کرنے کے بعد اسکا اعادہ بھی کرے؟

ج: احتیاط مستحب یہ ہے کہ یہ اپنے بالوں کا کچھ حصہ کاٹے اور اپنے سر پر اُسترا پھیروائے، یہ اس صورت میں ہے جب یہ حکم جانتا تھا اور اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا

تھا۔ اور اگر یہ نہیں جانتا تھا یا حکم بھول گیا تھا گذشتہ حلق کافی ہے اور اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

س (۴۴۸): جو شخص قربانی کے جانور کے حصول یا ذبح ہونے سے پہلے اس گمان سے کہ کسی نے اسے خبر دی تھی کہ جانور ذبح ہوگیا یا قربانی پہنچ چکی ہے تو اس نے حلق یا تقصیر کر لی۔ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: احتیاط مستحب اس میں ہے کہ اگر اس کا وظیفہ تقصیر تھا تو اسے دوبارہ انجام دے اور اگر اس کا وظیفہ حلق تھا تو سر پر استرا پھیرائے اور پھر تقصیر بھی کرے۔

س (۴۴۹): آپ نے اپنی کتاب ''المرشد'' میں لکھا ہے کہ جو شخص پہلی دفعہ حج کر رہا ہے اس کے لئے احتیاط بلکہ اقوی یہ ہے کہ حلق کرے۔ کیا وہ بچہ جو حج ادا کرتا ہے یا وہ نائب جو کسی کی طرف سے حج ادا کر رہا ہے، وہ پہلی دفعہ حج کرنے والے کے حکم سے خارج ہے یا نہ؟

ج: نائب کیلئے بھی پہلی دفعہ حج کرنے والے کا حکم ہے اسی طرح احتیاط کی بناء پر بچے کیلئے بھی یہی حکم ہے۔

س (۴۵۰): کیا پہلی دفعہ حج کرنے والے پر ہر صورت میں حلق واجب ہے

اگر چہ اسے سیاسی یا اجتماعی مشکلات سے دوچار ہونا پڑے؟

ج: جی ہاں، واجب ہے۔ البتہ اگر حلق کروانے والا مشقت کا شکار ہو تو اس وقت تقصیر بھی جائز ہے۔

س(۴۵۱): اگر ایک شخص پر دوسری مرتبہ حلق واجب ہو اور پہلی مرتبہ حلق کرنے کی وجہ سے اس کے سر پر کوئی بال نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ وہ سر پر استرا پھیرائے اور پھر تقصیر بھی کرے۔

س(۴۵۲): آیا حلق افضل ہے یا تقصیر؟

ج: حلق (سر منڈوانا) افضل ہے۔

س(۴۵۳): اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے تقصیر کی ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ میرے مجتہد کی رائے حلق ہے؟

ج: تقصیر حلق کی جگہ پر کافی نہیں ہے اور اگر اس نے حلق سے پہلے تقصیر کر لی تو اسے کفارہ بھی دینا ہوگا۔

س(۴۵۴): اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے تقصیر کی ہے اور وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ میرے مجتہد کی رائے حلق کرنا تھا؟

ج: تقصیر حلق کی جگہ کافی نہیں ہے لیکن اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

س(۳۵۵): اس شخص کا کیا حکم ہے جو جانتا ہے کہ اگر سر منڈوایا تو خون نکل آئے گا؟

ج: اسکے لئے خون کے باوجود سر منڈوانا واجب ہے اگر چہ یہ اسکے لئے سر منڈانا خون نکلنے کے بغیر ممکن ہی کیوں نہ ہو اور یہ احتیاط کے طور پر خون کیلئے ایک گوسفند کفارہ بھی دے۔

س(۳۵۶): کیا استرے کی بجائے زیرو نمبر کی مشین سے حلق کروانا جائز ہے؟

ج: احتیاط کی بناء پر جائز نہیں ہے۔

س(۳۵۷): ایک شخص لاعلمی یا بھول کی وجہ سے نئے ذبح خانے (جو منیٰ سے باہر ہے) میں قربانی کرتا ہے اور وہیں حلق کرتا ہے، کیا اس پر واجب ہے کہ اپنے بال منیٰ بھجوائے؟

ج: واجب نہیں ہے لیکن احتیاط اس میں ہے کہ سر پر استرا پھیرے اور پھر منیٰ میں تقصیر کرے۔

س(۳۵۸): ایک شخص کا وظیفہ حلق تھا لیکن وہ عمداً یا لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کر لیتا ہے

ب وہ مکہ رہتا ہے یا وطن لوٹ آتا ہے اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس نے عمداً ایسا کیا تھا تو یہ دوبارہ حلق کرے اور اگر ممکن ہو تو اپنے بال منیٰ بھیجوائے اور اس پر ایک گوسفند کفارہ ہے اور اگر اس نے بھول کی وجہ سے ایسا کیا تھا تو کفارے کے علاوہ وہ سب چیزیں بجالائے جو عمداً (دانستہ طور پر) کی صورت میں بیان ہوئی ہیں۔

س(۴۵۹): اگر منیٰ سے باہر حلق کافی نہیں ہے (جیسا کہ گذشتہ سوال میں اسکا تذکرہ ہوا ہے) کیا اس کی وجہ سے طواف حج اور اس کے بعد والے اعمال بھی باطل ہو جائیں گے؟

ج: اگرچہ طواف باطل نہیں ہوگا لیکن احتیاط اس میں ہے کہ سر منڈوانے کے بعد دوبارہ طواف کرے۔

س(۴۶۰): اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو حکم نہ جاننے کی وجہ سے منیٰ سے باہر تقصیر کرتا ہے اور پھر اپنے وطن لوٹنے کے بعد اسے حکم کا علم ہوتا ہے؟

ج: اگر اسکا وظیفہ تقصیر تھا تو اپنے وطن میں ایسا کرنا کافی ہے۔

س(۴۶۱): اگر کوئی جان بوجھ کر تقصیر نہ کرے تو کیا احرام کی وجہ سے اس پر حرام

چیزیں حرام ہی رہیں گئیں؟

ج: تقصیر کے بغیر یہ چیزیں حرام ہی رہیں گئیں اور اگر اسے یاد آ جائے اور وہ منیٰ سے باہر ہو تو اسی جگہ تقصیر کرلے تو حرمت باقی نہیں رہے گی۔

س (۴۶۲): کوئی شخص یہ نہیں جانتا تھا کہ تقصیر کا حکم منیٰ سے اندر کا ہے اور اسے اس وقت اسکا علم ہوا جب یا اگلے سال نیا بتی حج کا احرام باندھ چکا تھا؟

ج: اگر دوسرے احرام کے باندھنے تک اسکی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا تو اسکا سابقہ حج صحیح ہے۔

س (۴۶۳): ایک شخص بال کاٹنے والا کام کرتا تھا، کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اپنی تقصیر اور حلق سے پہلے کسی اور کی تقصیر یا حلق کرے؟ اگر ایسا کرتا ہے تو کیا اسے کفارہ بھی دینا ہوگا؟

ج: اس کے لئے جائز نہیں ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اگر ایسا کرے تو اس پر ایک گوسفند کا کفارہ واجب ہے۔

س (۴۶۴): کیا جائز ہے کہ ایک سنی شخص کسی شیعہ کے ناخن کاٹے یا حلق کرے؟

ج: حلق تو جائز ہے اور تقصیر کا کافی ہونا مشکل ہے کیونکہ تقصیر خود کرنا ضروری ہے۔

س(۴۶۵): اگر کوئی جہالت یا نسیان کی وجہ سے حج میں تقصیر کو ترک کر بیٹھتا ہے تو کیا یہ مضر ہے؟

ج: یہ مضر تو نہیں لیکن جب تک تقصیر نہ کرے گا اس وقت تک احرام کی وجہ سے حرام چیزیں اس پر حرام ہی رہیں گی۔

طواف النساء کے احکام

س(۴۶۶): ایک شخص طواف النساء کو مذکورہ نیت کے بغیر بجالاتا ہے یعنی دل میں یہ نیت کرتا ہے کہ میں اسی طرح طواف کرتا ہوں جس طرح دوسرے حاجی طواف کرتے ہیں یا اس طرح طواف کرتا ہوں جس طرح معلم نے مجھے بتایا ہے کیا یہ طواف النساء کے طور پر کافی ہے؟

ج: جی ہاں، کافی ہے۔

س(۴۶۷): ایک شخص عمرہ مفردہ میں طواف النساء کو ترک کر دیتا ہے اور کسی میقات پر جا کر عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھ لیتا ہے تو یہاں سوالات یہ ہیں کہ

(۱) کیا اس کیلئے ایسا کرنا جائز تھا یا نہیں؟

ج: جی ہاں، جائز تھا۔

(۲) اگر اس کیلئے جائز نہ ہو تو کیا یہ عمرہ تمتع کے صحیح ہونے کیلئے مضر ہے یا نہیں ہے۔

ج: اگر طواف النساء، عمرہ کے اعمال پر مقدم کیا جائے تو یہ عمرہ تمتع کے صحیح ہونے کے لئے مضر نہیں ہے۔

(۳) اگر یہ احرام کے صحیح ہونے میں مضر نہ ہو تو پھر طواف النساء کب بجالائے گا؟ کیا اتنی وسعت ہے کہ عمرہ تمتع کے اعمال بجالانے کے بعد تک اسے مؤخر کیا جائے؟

ج: عمرہ تمتع کے اعمال بجالانے کے بعد بھی اسے بجالانا جائز ہے۔

س (۴۶۸): طواف النساء کو عمرہ مفردہ پر مؤخر کر لیتا ہے، یہاں تک کہ اعمال حج بھی بجالاتا ہے کیا اسوقت اسے دو طواف النساء کرنا ہونگے یا ایک طواف بھی کافی ہے؟

ج: دو طواف کرنا ہونگے۔

س (۴۶۹): ایک شخص کئی مرتبہ عمرہ کرتا ہے لیکن طواف النساء نہیں کرتا کیا ان تمام کیلئے ایک طواف النساء کافی ہے؟

ج: ایک طواف کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ جتنی تعداد میں عمرے کئے ہیں ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ طواف النساء بجالائے۔

س(۴۷۰): کیا حج کا طواف النساء بجالانے سے پہلے عمرہ مفردہ کا احرام باندھنا جائز ہے؟

ج: احتیاط اس میں ہے کہ طواف النساء سے پہلے عمرہ مفردہ کا احرام نہ باندھے۔

س(۴۷۱): ایک شخص عمرہ تمتع بجالاتا ہے لیکن کسی عذر کی وجہ سے حج بجانہیں لاتا اور اپنے شہر لوٹ جاتا ہے کیا اس کے لئے طواف النساء بجالانے سے پہلے مجامعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: جی ہاں، جائز ہے۔

س(۴۷۲): جب ایک مرد طواف النساء بجانہیں لاتا کیا اس کی بیوی کیلئے حرام ہے کہ خود کو شوہر کی مجامعت کیلئے سپرد کردے؟

جواب: احتیاط واجب اس میں ہے کہ شوہر کو ایسا نہ کرنے دے۔

س(۴۷۳): کیا حج میں نائب اپنے لئے طواف النساء بجالائے یا جسکا نائب ہے اسکے لیئے بجالائے؟

ج: ایک طواف ہی کافی ہے جو اس کا طواف اس کی اپنی طرف سے ہوگا۔

س (۴۷۴): ایک شخص ایسے مستطیع کا حج میں نائب بنا ہے جو خود حج بجالانے سے عاجز ہے۔ اب یہ نائب طواف النساء ترک کر دیتا ہے، آیا نائب پر بیوی حرام ہوگی یا جسکا نائب بنا ہے اس پر؟

ج: نائب پر حرام ہوگی۔

س (۴۷۵): ایک عورت مؤمنہ ہے لیکن اسکا شوہر مؤمن نہیں ہے اور وہ حج میں طواف النساء کو ترک کر دیتا ہے کیا عورت کیلئے واجب ہے کہ جب تک وہ طواف النساء بجا نہیں لاتا اُسے مقاربت نہ کرنے دے؟

ج: اس کیلئے خود کو شوہر کے سپرد کرنا جائز نہیں ہے

س (۴۷۶) کیا اس شخص کیلئے پہلے طواف النساء بجالانا جائز ہے جسے یہ ڈر ہو کہ حج کے بعد بھیڑ کی وجہ سے بجالانے پر قادر نہ ہوگا؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ یہ پہلے بجالائے اور بعد میں اگر خود طاقت نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے۔

س (۴۷۷): احرام والا شخص طواف النساء کے چوتھے چکر کے بعد بیوی سے جماع کر لیتا ہے۔ یہ کیا کرے؟

ج: یہ اللہ سے توبہ کرے اور اپنا طواف مکمل کرے اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

س(۴۷۸): ایک شخص طواف النساء سے پہلے اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے۔ اسکا کیا حکم ہے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ اس پر کفارہ واجب ہے۔

س(۴۷۹): ایک حاجی یا عمرہ بجالانے والا شخص مکہ سے لوٹنے کے بعد شک کرتا ہے کہ آیا وہ طواف النساء بجالایا تھا یا نہیں۔ اسکا کیا وظیفہ ہے؟

ج: اس پر بذات خود طواف النساء بجالانا واجب ہے اگر یہ خود نہ جاسکے تو کسی کو نائب بنائے۔

س(۴۸۰): ایک شخص حکم سے لاعلم ہونے کی وجہ سے طواف حج، اسکی نماز کے بعد اور سعی سے پہلے طواف النساء بجالاتا ہے اور اسے چند سال بعد اس حکم کا علم ہوتا ہے۔ کیا اس کا حج صحیح ہے؟

ج: یہ شخص طواف النساء کو لاعلمی کی وجہ سے ترک کرنے والا شمار ہوتا ہے اس کیلئے احتیاط اس میں ہے کہ یہ طواف النساء خود بجالائے اور اگر خود بجالانا ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے۔

س(۴۸۱): جو شخص حج یا عمرہ مفردہ کا طواف النساء ترک کر دے، کیا بذات خود قدرت کے باوجود کسی کو نائب بنا سکتا ہے یا نہیں؟

ج: اگر یہ خود جا سکتا ہے تو نائب کا طواف اس کے لئے کافی نہیں ہے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو اور اس نے جان بوجھ کر طواف ترک نہ کیا ہو تو نائب کا طواف اسکے لئے کافی ہے۔

س(۴۸۲): ایک عورت طواف حج اور نماز کو اعمال عرفات اور مشعر سے پہلے بجالاتی ہے اور طواف النساء بجالانے سے پہلے اسے حیض آجاتا ہے کیا اسکے لئے ضروری ہے کسی کو نائب بنائے جو اسکی طرف سے طواف بجالائے؟

ج: اگر یہ خود طواف نہیں کر سکتی تو کسی کو نائب بنائے۔

س(۴۸۳): کیا اس شخص کیلئے طواف النساء پہلے بجالانا جائز ہے جسے ڈر ہو کہ منیٰ سے واپس آنے کے بعد طواف النساء بجالانے پر قادر نہ ہوگا؟

ج: احتیاط پہلے بجالانے میں ہے پھر لوٹنے کے بعد کسی کو نائب بنائے، البتہ اگر کسی کو اپنی جان کا ڈر ہو تو اس کے لئے طواف پہلے بجالانا ہی کافی ہے۔

منیٰ میں راتیں گزارنے کے احکام

س (۴۸۴): ایک شخص رات گزارنے کی نیت کے بغیر ہی منیٰ میں رہ جاتا ہے اس یقین کے ساتھ کہ یہاں رات گزارنا واجب نہیں ہے اور یہاں تو صرف اسلئے رات کو رہتے ہیں تاکہ صبح آسانی سے رمی کرسکیں؟ کیا اس پر کوئی کفارہ بھی ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ اس پر ایک گوسفند کفارہ ہے۔

س (۴۸۵): اگر جمرہ پر رمی کرنے والا شخص ایسے معذور افراد میں سے ہو جو بھیڑ کی وجہ سے رات کے وقت رمی کرتے ہیں اور انہیں رات گزارنے کی نیت کے بغیر (بھیڑ کی وجہ سے) چار، پانچ گھنٹے وہاں گزارنا پڑتے ہیں۔ اگر یہ لوگ منیٰ میں رات گزارنے (نہ رات کے پہلے حصہ کی اور نہ دوسرے حصہ کی) کی نیت کے بغیر مکہ لوٹ جاتے ہیں۔ کیا جو وقت انہوں نے رمی کیلئے منیٰ میں گزارا تھا وہ رات گزارنا (مبیت) شمار ہوگا؟ جب کہ اس نے رات گزارنے کی نیت بھی نہ کی تھی اور اس نے رات کے پہلے اور دوسرے حصہ کے وقت کا تعین بھی نہ کیا تھا؟

ج: رات کے دو حصوں میں سے ایک حصہ وہاں رہنا واجب ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ قربت کی نیت سے ہو۔ اگر باقی رات کی مقدار نصف شب سے کم ہو یعنی

رات کا دوسرا حصہ پہلے حصہ کے برابر نہ ہو (مثلاً دونوں حصے ۶،۶ گھنٹے کے نہیں ہیں) تو ہر صورت میں اس کو ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا اور اگر رات کے دونوں حصے برابر تھے اور غلطی صرف نیت قربت نہ ہونے کی وجہ سے تھی تب بھی احتیاط یہ ہے کہ ایک گوسفند کفارہ دے۔

س (۴۸۶): کیا یہ جائز ہے کہ ایک شخص دسویں، گیارہویں، اور بارہویں کے دن کو آرام واستراحت کیلئے مکہ میں گزارے اور راتیں منیٰ میں۔ کیا یہ بھی جائز ہے کہ وہ مکہ میں راتیں گزارے اور ہر رات کے بدلے ایک گوسفند فدیہ دے اور آرام کیلئے ایسا کرنا چاہتا ہو؟

ج: دن میں مکہ رہنا تو جائز ہے لیکن آرام وسکون کیلئے رات گزارنا جائز نہیں ہے بلکہ منیٰ میں رات گزارے۔

س (۴۸۷): کیا منیٰ میں شمال یا جنوب کی طرف مسلخ (قربان گاہ) کے بالمقابل مقام پر رات گزارنا جائز ہے؟ جبکہ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ پہاڑ منیٰ سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے؟

ج: اگر اہل خبرہ (ماہرین) اسے منیٰ کی حدود میں شمار کرتے ہیں تو یہاں رات گزارنا جائز ہے۔

س(۴۸۸): منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کی حد بندی کیلئے حکومت نے جو علامات بنائی ہیں کیا ان پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟

ج: اہل خبرہ (ماہرین) کی طرف رجوع کریں۔

س(۴۸۹): کیا وہ دونوں پہاڑ جو لمبائی میں منیٰ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ یہ منیٰ کی حدود میں داخل ہیں یا نہیں اور اختیاری حالت میں ان کی چوٹی پر ذبح اور رات گزارنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: ان کی حد بندی کیلئے ماہرین کی طرف رجوع کریں۔

س(۴۹۰): کیا منیٰ میں مغرب سے نصف شب تک یا نصف شب سے لیکر صبح صادق تک (کسی حصہ میں) رات گزارنا جائز ہے؟ (یعنی ان میں سے کس ایک حصے میں یہاں رہا جائے؟)

ج: ان میں سے ہر ایک کافی ہے۔

س(۴۹۱): کیا خواتین اور ناتواں لوگوں کیلئے منیٰ میں رات بسر کرنے کیلئے صرف نام کے طور پر رات کا کچھ وقت گزار لینا کافی ہے؟

ج: کافی نہیں ہے۔

س (۴۹۲): منیٰ میں رات گزارنے کیلئے آیا رات کا پہلا حصہ گزارنا زیادہ ثواب رکھتا ہے یا دوسرا؟

ج: ان میں سے کسی کی افضلیت ثابت نہیں ہے اور شاید دوسرا حصہ افضلیت کا احتمال رکھتا ہو۔

س (۴۹۳): منیٰ میں رات کا دوسرا حصہ گزارنے کیلئے صبح صادق تک رہنا کافی ہے یا طلوع آفتاب تک رہنا ضروری ہے؟

ج: آدھی رات سے صبح صادق تک رہنا کافی ہے۔

س (۴۹۴): کیا منیٰ میں رات گزارنے کے بدلے مکہ میں آدھی رات تک عبادت میں مشغول رہنا جائز ہے یا واجب ہے کہ ساری رات مشغول رہے؟

ج: ساری رات عبادت میں مشغول رہنا واجب ہے البتہ اگر کسی کو منیٰ سے نکلنے سے پہلے ہی رات ہو جائے تو رات کے باقی حصہ سے صبح تک عبادت میں مشغول رہنا ضروری ہے۔

س (۴۹۵): کیا مکہ کی نئی آبادی میں عبادت میں مشغول رہنا کافی ہے یا واجب ہے کہ مکہ کی پرانی آبادی میں عبادت میں مشغول رہے؟

ج: احتیاط واجب ہے کہ مسجد الحرام میں ہی عبادت میں مشغول رہے۔

س(۴۹۶): بعض علماء نے مناسک میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص کعبہ کا طواف کرتا ہے اور باقی وقت عبادت میں مشغول رہتا ہے پھر وہ منیٰ جانے کیلئے مکہ سے نکلتا ہے اور دو مقام (عقبہ مدنیین) سے گزر جاتا ہے اس کے لئے جائز ہے یہ منیٰ پہنچنے سے پہلے راستہ میں ہی رات گزارلے۔ اگر حاجی عزیزیہ اور شیشہ (جگہ کے نام) کے علاقے میں رہتا ہے یہ علاقے عقبہ مدنیین کے بعد ہیں۔ کیا اس کے لئے جائز ہے کہ جب مکہ قدیم سے نکلے تو کسی مقام پر ہی اپنی مرضی سے رات گزار سکتا ہے یعنی وہ منیٰ نہیں جاتا؟

ج: احتیاط کے طور پر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

س(۴۹۷): اس شخص کا کیا حکم ہے جو منیٰ میں رات کا کچھ حصہ یا پوری رات نہیں گزارتا بلکہ وہ دوسرے حاجیوں کو طواف کرانے میں مشغول رہتا ہے؟

ج: اگر اس کا یہ عمل قربت کی نیت سے ہے تو یہ اسی طرح طواف کراتے ہوئے خود بھی طواف کر رہا ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

س(۴۹۸): ایک حاجی باہر سے نہیں آیا، بلکہ پرانے مکہ یا مکہ نو جیسے مقام

(عزیزیہ) وغیرہ سے آیا ہے اور وہاں سے منیٰ میں رات گزارنے کیلئے جاتا ہے اور وہ نصف شب کے بعد وہاں پہنچتا ہے، کیا اس پر گوسفند کفارہ دینا ہوگا؟ یا کفارہ اس شخص پر ہوتا ہے جو نصف شب کے بعد پہنچے اور وہ صرف پرانے مکہ سے آیا ہو؟

ج: نئے یا پرانے مکہ سے آنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س(۴۹۹): ایک شخص مکہ سے باہر نکلتا ہے اور مکہ کی پرانی آبادی سے آدھی رات سے پہلے ایک جگہ رُکتا ہے اور پھر وہ منیٰ جانے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور وہاں نصف شب کے بعد پہنچتا ہے کیا اس پر کفارہ ہے؟

ج: اگر یہ مکہ میں طواف اور سعی کی ادائگی اور عبادت کیلئے رُک گیا تھا اور پھر منیٰ جانے کیلئے وہاں سے نکلا اور مقام (عقبہ مدنیین) سے آگے بڑھ گیا اسوقت نصف شب کے بعد منیٰ میں پہنچنا اس کیلئے ضرر نہیں رکھتا اور اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

س(۵۰۰): ایک حاجی منیٰ سے دسویں یا گیارہویں کے دن نکلتا ہے اور پہلی رات مکہ میں آکر سو جاتا ہے یا پہلی رات عبادت کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول رہتا ہے۔ البتہ اس نے اپنی مرضی سے تاخیر کی ہے یا تھکاوٹ کی وجہ سے وہ طواف نہ کرسکا۔ اور صبح تک اسی طرح وقت گزار دیا۔ اس پر کیا کفارہ ہوگا؟

ج: ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔

س(۵۰۱): جو شخص مکہ سے نصف شب ہونے سے دو گھنٹے پہلے نکلتا ہے اور اسے یقین ہے کہ نصف شب سے پہلے منیٰ پہنچ جائے گا لیکن رش کی وجہ سے یہ نصف شب سے ایک گھنٹہ تاخیر کیساتھ منیٰ پہنچتا ہے کیا اسے ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا؟

ج: احتیاط کفارہ دینے میں ہے۔

س(۵۰۲): کیا اس وقت حکم مختلف ہو جاتا ہے جب ایک شخص کو لے جانے والا راستہ بھول جائے جس کی وجہ سے رات کے دوسرے نصف میں منیٰ میں داخل ہو؟

ج: احتیاط کی بناء پر کفارہ دے۔

س(۵۰۳): کیا اس وقت بھی یہی حکم ہے جب ایک شخص دسویں کی عصر تک طواف اور سعی میں مشغول رہے اور گیارہویں کی رات ان اعمال سے فارغ ہونے کے بعد مکہ سے نکلتا ہے اور وہ نصف شب سے ایک گھنٹہ بعد منیٰ پہنچتا ہے؟

ج: احتیاط کی بناء پر کفارہ دے۔

س(۵۰۴): کیا یہ حکم بھی اسی طرح ہوگا کہ ایک شخص گیارہویں کی رات نماز عشاء کے بعد طواف اور سعی میں مشغول رہتا ہے اور اس پر قدرت رکھتا تھا کہ یہ عشاء سے

پہلے ان اعمال میں مشغول رہتا لیکن وہ عشاء کے بعد والا وقت رش سے بچنے کیلئے اختیار کرتا ہے۔ ان اعمال سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ کی طرف چلا جاتا ہے اور وہاں نصف شب سے ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچتا ہے؟

ج: اس کے معذور نہ ہونے کی حالت میں بنابر احتیاط اس پر کفارہ ہے بلکہ اس کے معذور ہوتے ہوئے بھی اس پر کفارہ ہے واللہ عالم۔

س(۵۰۵): ایک شخص مکہ سے اس نیت کیساتھ نکلتا ہے کہ منیٰ پہنچ کر رات گزاروں گا لیکن اسے منیٰ پہنچانے والی سواری نصف شب کے بعد ملتی ہے کیا یہ رات گزارنے میں مخل شمار ہوگا؟

ج: احتیاط کی بناء پر کفارہ دے۔

س(۵۰۶): کیا اس شخص پر بھی کفارہ واجب ہے جسکو نصف شب ''نفق'' (سرنگ) میں ہی ہو جائے جبکہ اس نے رات کا دوسرا نصف منیٰ میں گزارنے کا قصد کیا ہوا ہو؟

ج: صبح تک منیٰ میں رات گزارے اور احتیاط کی بناء پر کفارہ بھی دے۔

س(۵۰۷): ایک حاجی نے منیٰ میں رات گزارنے کا قصد کیا ہوا تھا لیکن اسے ایک

ضروری کام پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ رات گزارنے کو ترک کر کے منیٰ سے چلا جاتا ہے کیا اس پر کوئی کفارہ ہوگا؟

ج: جی ہاں بنابر احتیاط اسے ایک گوسفند کا کفارہ دینا ہوگا۔

maablib.org

رمی جمار (شیطانوں کو پتھر مارنے) کے احکام

س(۵۰۸): کیا عورتوں، بیماریوں اور ناتوانوں کیلئے جائز ہے کہ یہ لوگ گیارہویں یا بارہویں کی رات رمی جمار کریں (تین شیطانوں کو پتھر ماریں)؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۵۰۹): اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو بہت زیادہ رش کی وجہ سے رمی جمرات پر قادر نہیں ہے مثلاً وہ عاجز ہے یا کمزور ہے یا وہ عورت جو اپنے پردہ کی یقیناً حفاظت کرنا چاہتی ہے یا مردوں کیساتھ جسم مَس ہونے سے ڈرتی ہے، جبکہ حتماً جسم ایک دوسرے کیساتھ لگتے ہیں، کیا یہ لوگ کسی کو نائب بنا سکتے ہیں؟

ج: اگر دن کے آخری وقت تک یہ لوگ بذاتِ خود رمی کرنے پر قادر نہ ہوں تو ان کے لئے احتیاط یہ ہے کہ یہ نائب بنائیں۔ اور رات کو خود بھی رمی کریں اور جیسے بھی ہو اپنے پردہ کی حفاظت کرنا واجب ہے۔

س(۵۱۰): کیا یہ جائز ہے کہ دسویں اور گیارہویں کے دن کی قضاء اور بارہویں کے دن کی دوسری مرتبہ اداء کی نیت سے رمی جمرات کی جائے یا واجب ہے کہ پہلے دسویں کے دن کی قضاء میں جمرہ عقبہ پر رمی کی جائے اور پھر گیارہویں کے دن کے قضا کے سلسلے میں تینوں جمروں پر رمی کی جائے اور آخر میں بارہویں کے دن ادا کی نیت سے جمرات پر رمی کی جائے؟

ج: احتیاط واجب ہے کہ ترتیب کا خیال رکھا جائے۔ یعنی پہلے دسویں کے دن کی قضاء رمی کرے اور آخر میں بارہویں کے دن کے لئے تینوں جمروں پر رمی کرے۔

س(۵۱۱): ایک شخص ترتیب خراب کر بیٹھا ہے اور ایسا اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔ اور اسے ایک، دو یا اس سے زیادہ دنوں کے بعد علم ہوتا ہے کہ میں نے درست ترتیب سے رمی نہ کی تھی۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: ایسا کرنا اس کی رمی کیلئے مضر نہیں ہے۔

س(۵۱۲): کیا عورتوں اور ناتوانوں کیلئے رات میں رمی کرنا کافی ہے یا ضروری ہے کہ دن میں کسی کو نائب بھی بنائیں؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ عید کی رات یہ دونوں طریقے (خود بھی رات کو کرے اور دن میں

کسی کو نائب بھی بنائے) اختیار کئے جائیں البتہ اس رات ان کا صرف خود رمی کرنا بھی کافی ہے۔

س (۵۱۳): ایک عورت نے رش کے خوف سے رات کو رمی کی تھی لیکن دن میں رش وغیرہ نہ ہوا۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: دن میں دوبارہ رمی بجالائے اور ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ عید کی رات کے علاوہ کسی رات بھی صرف اس کا رمی کرنا کافی نہیں ہے۔

مِنٰی سے کُوچ کرنے کے احکام

س (۵۱۴): بعض علماء اعلام اپنی احکام حج میں فرماتے ہیں کہ "بارہویں کے دن نمازِ ظہر کے بعد منیٰ سے کوچ کرنا جائز ہے" کیا رمی کرنے کے بعد ظہر سے پہلے بھی یہاں سے جانا جائز ہے؟

ج: زوال سے پہلے جانا جائز نہیں ہے۔

س(۵۱۵): اگر فرضاً یہ جائز نہ ہو تو ظہر کے بعد چلنے سے کیا مراد ہے آیا اس سے مراد یہ ہے کہ زوال ہو جائے یا اس سے مراد یہ ہے کہ عصر کا وقت داخل ہو جائے؟

ج: اس سے مراد یہ ہے کہ سورج کے ڈھلنے کے بعد جاسکتے ہیں۔

س(۵۱۶): کیا یہ جائز ہے کہ ایک شخص بارہویں کے دن جانے کی نیت کے بغیر زوال سے پہلے منیٰ سے چلا جائے اور پھر زوال کے بعد منیٰ میں واپس لوٹ آئے اور پھر جانے کی نیت سے منیٰ سے باہر چلا جائے؟

ج: جی ہاں جائز ہے۔

س(۵۱۷): کیا کمزور آدمیوں اور عورتوں کیلئے بارہویں کے دن زوال تک انتظار کرنا واجب ہے؟ جب ان کیلئے رات کے وقت رمی جائز ہے تو کیا ان کیلئے مکہ سے منیٰ میں دن کے وقت لوٹنا بھی جائز ہے؟

ج: جی ہاں، مردوں، عورتوں اور کمزوروں پر واجب ہے کہ زوال کے بعد منیٰ سے نکلیں لہٰذا ان کیلئے ضروری ہے کہ دوبارہ منیٰ کی طرف لوٹیں تا کہ زوال کے بعد یہاں سے کوچ کریں۔

س(۵۱۸): جو شخص بارہویں کی رات کے دوسرے حصہ میں منیٰ سے باہر رہا ہے

اس پر کس وقت منیٰ میں لوٹنا واجب ہے؟

جواب: یہ دن میں کسی وقت بھی رمی جمرات کیلئے منیٰ آسکتا ہے اگر وہ زوال سے پہلے وہاں ہے تو پھر اس کیلئے ضروری ہے کہ زوال کے بعد ہی منیٰ سے کوچ کرے۔

س(۵۱۹): کیا حاجی کیلئے جائز ہے کہ وہ بارہویں کی صبح منیٰ سے چلا جائے اور پھر زوال سے پہلے یا زوال کے بعد واپس آجائے اور پھر یہاں سے کوچ کرے؟

ج: اسکے لئے منیٰ سے باہر جانا جائز ہے اور اس پر واجب ہے کہ دوبارہ منیٰ لوٹے تاکہ زوال کے بعد یہاں سے کوچ کر سکے۔

س(۵۲۰): بارہویں کو زوال کے بعد منیٰ سے کوچ کرنے والوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے اس وقت ناتواں، مریض اور عورتوں کا کیا وظیفہ ہے؟

ج: اگر ان کے لئے مشکل نہ ہو تو ان کیلئے تیرہویں کی رات یہاں رہنا واجب ہے ورنہ ان کیلئے یہاں سے جانا تو جائز ہے لیکن انہیں احتیاط کے طور پر ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔

س(۵۲۱): میں نے حکم سے جاہل ہونے کی وجہ سے بارہویں کے دن زوال سے پہلے ہی منیٰ سے کوچ کیا۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ احتیاط کے طور پر ایک گوسفند کفارہ دیں۔

س(۵۲۲): عموماً عورتیں بارہویں کی رات رمی کیلئے نصف شب کے بعد تک رک جایا کرتی ہیں اور اس کے بعد مکہ مکرمہ جاتی ہیں کیا اس حالت میں ان کیلئے واجب ہے کہ بارہویں کے دن زوال شمس سے پہلے منیٰ آئیں اور یہاں سے کوچ کریں؟

ج: ان کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز نہیں اور انہیں منیٰ لوٹنا واجب ہے اور بارہویں کو زوال شمس کے بعد یہاں سے کوچ کرنا بھی واجب ہے۔

حاجی کو حج سے روکے جانے کے احکام

س(۵۲۳): ایک شخص کو حج سے روک دیا جاتا ہے اور اس کے پاس اتنی مقدار میں مال باقی ہے جو حج کی ادائیگی کیلئے کافی ہے۔ کیا اگلے سال تک اس مال کی حفاظت کرنا واجب ہے۔ خصوصاً جب انہیں خرچ کر لینے سے حج کی استطاعت ختم ہونے کا ڈر ہو؟

ج: اس کو اس سال سے پہلے حج کی طاقت تھی تو اس مال کی حفاظت کرنا واجب ہے۔

س (۵۲۴): ایک شخص حج یا عمرہ کیلئے احرام باندھتا ہے لیکن وہ ان کی ادائگی سے روک دیا جاتا ہے یا پابند کر دیا جاتا ہے اور یہ احرام کے بعض محرمات بجالانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کیا اسکے بعد اس پر کفارے واجب ہیں یا نہیں؟ اور کیا رکاوٹ ختم ہونے کے باوجود اس کے لئے حلق (سر منڈوانے) اور قربانی کے ساتھ احرام سے فارغ ہونا واجب ہے (اگر چہ رکاوٹ کافی عرصہ کے بعد ختم ہوئی ہو) یا واجب نہیں ہے؟

ج: مسدود (حج سے روکا ہوا) اس شخص کو کہتے ہیں جسکو حج یا عمرہ کے احرام کے بعد ارکان حج بجالانے یا صرف اسے وادی عرفات اور وادی مشعر میں ٹھہرنے سے روک دیا گیا ہو یا مکہ میں واجبات کی ادائگی سے منع کر دیا گیا ہو، گویا یہ طواف اور سعی بجالانے سے عاجز ہے یہاں تک کہ ان اعمال کی ادائگی کا وقت ختم ہو گیا ہے اور یہ کسی کو نائب بھی نہیں بنا سکا ہے۔ اسکا حکم یہ ہے کہ یہ قربانی کیساتھ احرام سے فارغ ہو جائے، اگر اونٹ ہے تو نحر کرے اور اگر اس کے علاوہ کسی اور چیز کی قربانی ہے تو ذبح کرے اور قربانی یا نحر اسی جگہ سے کرے جس جگہ روک دیا گیا ہے پھر قربانی کو مکہ روانہ کر دے۔ اگر حاجی عمرے کے احرام میں ہو اور اسے منیٰ بھیجا دیا گیا ہو، اگر وہ حج کے احرام میں ہو اور اگر اسکے لئے مشقت اور حرج نہیں ہے تو یہ کام عید کے دن بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ قربانی کے ساتھ سر منڈوائے یا سر یا داڑھی کے کچھ

بال کاٹے ان دونوں میں سے جسے چاہے بجالائے اور احتیاط یہ ہے کہ جس قربانی کو یہ حج قران کی صورت میں ہمراہ لایا ہے اس کیساتھ یہ احرام سے فارغ نہیں ہوگا بلکہ اس کیساتھ ایک اور قربانی کرنا بھی ضروری ہے اور اسی طرح اس کے لئے جائز ہے کہ یہ احرام میں باقی رہے اور عمرہ مفردہ کیساتھ محل ہو۔ اگر حج اس پر گذشتہ سال میں واجب ہو چکا تھا تو وہ روکے جانے سے فارغ الذمہ نہ ہوگا، بلکہ اس کی ذمہ داری ہے کہ جب بھی بجالانے پر قادر ہو بجالائے اگرچہ دشواری کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔

اگر اسے منیٰ اور مکہ دونوں کے اعمال سے پورے ماہ ذی الحجہ میں روکا گیا ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اگر صرف واجبات منیٰ بجالانے سے روکا گیا ہے اور وہ مکہ کے واجبات بجالانے کی قدرت رکھتا ہے تو اگر منیٰ میں رمی اور ذبح کیلئے نائب بنانا ممکن ہو تو ایسا کرنا اس کے لئے واجب ہے اور جب اسے معلوم ہو جائے کہ رمی اور حلق ہو چکا ہے تو اسوقت احرام سے فارغ ہو جائے گا۔

اگر منیٰ کے اعمال بجالانے سے بالکل عاجز ہے حتی کہ نائب کے ذریعے بھی بجا نہیں لاسکتا تو اس کے لئے واجب ہے کہ قربانی یا اس کی قیمت اس شخص کے سپرد کرے جو اس کی طرف سے ماہ ذی الحجہ کے آخر تک قربانی کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جہاں ذبح کرنا ممکن ہو ذبح کرے اور پھر اسی جگہ سر منڈوائے یا کچھ بال کاٹے اور پھر واجبات کی ادائیگی کیلئے مکہ چلا جائے۔ اس طرح تمام محرمات احرام سے فارغ

ہو جائے گا اور طواف النساء کے بعد عورتیں بھی اس پر حلال ہو جائیں گی اس طرح اپنے حج کو مکمل کرے اور احتیاط اس میں ہے کہ وہ اگلے سال رمی کرے اور اگر اس کے لئے خود آنا ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے جو اس کی طرف سے رمی کرے۔

جو شخص وادی عرفات اور وادی مشعر الحرام میں قیام سے معینہ وقت میں روک دیا جائے حاکم شہر سے اختلاف کی وجہ سے اور یہ مجبور ہو کہ قیام عرفات اور مشعر الحرام کے اعمال کسی اور وقت بجالائے۔ اس سلسلے میں آپ جان چکے ہیں، یہ اس کے لئے کافی نہیں ہے مگر یہ کہ ان دونوں قیاموں میں سے کم از کم ایک کو اختیاری وقت پر حاصل کرے اور دوسرے کو اضطراری طور پر (اگر یہ اس طرح عمل کر سکتا ہے تو) یہ قیام سے روکا ہوا شمار نہ ہوگا، بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ عمرہ مفردہ کیساتھ محل ہو جائے۔ یہ حکم ان افراد کے لئے تھا جنھیں اعمال حج کی بجا آوری سے روک دیا گیا تھا اور یہ لوگ مکہ میں عمرہ مفردہ کی بجا آوری سے نہیں روکے گئے تھے۔ (۱)

اگر کوئی شخص دشمن یا ظالم کے روکنے کے علاوہ کسی اور مشکل کی وجہ سے اعمال حج بجالانے سے عاجز ہے یعنی اپنی زندگی کی ضروریات یا کسی اور ضروری کام کی وجہ سے حج پر نہیں جا سکتا۔ اس کے لئے مستحب ہے کہ حاجیوں کیساتھ قربانی کی قیمت بھیجے اور ان سے خواہش کرے کہ وہ اس کی طرف سے کعبہ کا طواف اور قربانی کریں۔ اور ان کے وقت کا تعین کرے کہ جس دن اس کا نائب احرام باندھے گا تاکہ وہ بھی

تمام محرمات احرام سے اجتناب کرسکے، البتہ اس پر تلبیہ واجب نہیں ہے اور دسویں ذی الحجہ کو محرمات احرام سے محل ہوجائیگا۔ اگر یہ سلا لباس پہننے پر مجبور ہے تو اسکے لیے مستحب ہے کہ دسویں کے دن گائے ذبح کرے اور فقراء میں اسکا گوشت تقسیم کرے۔ جو شخص اپنا حج باطل کرنے کے بعد روکا گیا ہے تو اس کے لئے روکے جانے والے کے تمام گذشتہ احکام جاری ہونگے جیسا کہ کسی کا حج خراب ہوجائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حج کے فاسد ہونے کے مطابق اپنے وظیفہ پر عمل کرے۔

---

(۱) جس شخص کو منیٰ تک منیٰ سے روک دیا گیا ہو تو وہ اسی سال نائب بنائے گا اور اگر اس سال ممکن نہ ہو تو آئندہ سال کسی کو نائب بنا کر بھیجے اور اسکا حج صحیح ہے۔ جس کے پاس قربانی یا اسکی قیمت نہ ہو اگر اس کو روک دیا جائے تو یا اسکے بدلہ میں دس روزے رکھے گا۔

احکامِ محصور

ایسا شخص جو حج یا عمرہ کے احرام کے بعد بیماری، یا کسی ہڈی پسلی یا پاؤں ٹوٹنے کی وجہ سے معذور ہو گیا ہو "محصور" کہلاتا ہے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ قیدی بھی اس میں شامل ہے۔

اگر ایک شخص عمرہ مفردہ بجالانے سے عاجز (محصور) ہو گیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے امانت دار شخص کے ہاتھ قربانی بھیجے اور اس کیساتھ وقت کا تعین کرے کہ فلاں معین وقت میں اسے ذبح کرے گا تا کہ یہ سر منڈانے یا کچھ بال کاٹنے کیساتھ اسی معینہ وقت میں احرام سے فارغ ہو جائے۔

اسی طرح عمرہ مفردہ بجالانے والے کے لئے خاص طور پر یہ بھی جائز ہے کہ جس جگہ یہ محصور و مجبور ہوا ہے اسی جگہ ذبح یا نحر کا عمل بجالائے اور احرام سے فارغ ہو جائے۔ عمرہ مفردہ والا شخص عورتوں کے علاوہ تمام محرمات سے آزاد ہو جائیگا۔ جہاں تک عورتوں کے حلال ہونے کا تعلق ہے اگر یہ اس حج میں محصور و مجبور ہوا تھا جو حج اس کے ذمہ اس سال پہلے ثابت ہو چکا تھا تو اس کیلئے ضروری ہے کہ اگلے سال خود حج بجالائے اور اگر ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے اور اگر یہ مستحب حج میں محصور و مجبور ہوا تھا یا کسی کے لئے مفت حج بجالا رہا تھا یا کسی کا نائب بن کر حج ادا کرنے آیا تھا تو اس

کے لئے احتیاط کے طور پر طواف، سعی اور طواف النساء کافی ہے۔

اگر کسی شخص کو عمرہ تمتع بجالانے سے محصور کر دیا گیا ہو تو وہ اسوقت محل ہوگا جب ان احکام پر عمل کرے گا جن کا تذکرہ ہو چکا ہے یعنی اپنی قربانی بھیجے اور تقصیر کیساتھ عورتوں کے علاوہ ہر حرام چیز سے محل ہو جائے۔

اگر ایک شخص عمرہ تمتع سے محصور ہو گیا ہے تو (جس طرح پہلے گزر چکا ہے) اس پر واجب ہے کہ قربانی بھیجے اور پھر معین وقت پر (جو اسکے بعد ذبح کی ذمہ داری سنبھالنے والے کے درمیان طے ہوا ہے) سر منڈائے یا کچھ بال کاٹے اور اس کے لئے بھی احتیاط یہ ہے کہ عورتیں اس کے لئے حلال نہیں ہوں گی مگر یہ کہ یہ طواف، سعی اور طواف النساء کو اسی حج یا عمرہ کے ساتھ بذات خود یا نائب کے ذریعے بجالائے۔

اگر یہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے محصور ہو گیا ہے اور حج کے سفر کو جاری رکھنے سے عاجز ہے اور اس میں احرام کے واجبات کی پابندی کی طاقت نہ ہو اور وہ کسی کو قربانی مقررہ جگہ پر ذبح کرنے کیلئے روانہ کر چکا تھا قربانی بھیج چکا تھا، لیکن بیماری سے کچھ افاقہ ہو گیا اور اس کیلئے ممکن ہو گیا کہ یہ وادی عرفات مشعر الحرام میں قیام کے تفصیلی احکامات کو پابندی سے ادا کر سکے تو وہ تمام حکموں کو بجالائے اور اس طرح اس کا حج پورا ہو جائے گا جو ہم نے اپنی کتاب "المرشد الشفیق" میں ذکر کی ہیں تو اس پر ایسا کرنا واجب ہے اور اسکا حج صحیح ہے۔

اور اگر اب بیماری سے افاقہ کے بعد وہ عرفات اور مشعرالحرام کے اعمال بجالا سکتا ہو اور اس نے جو قربانی بھیجی تھی وہ ذبح نہ ہوئی ہو تو اسکا وظیفہ عمرہ مفردہ کی طرف منتقل ہو جائے گا، لہذا یہ مکہ جائے اور وہاں طواف، سعی، تقصیر اور طواف النساء بجالائے۔ اور اگر قربانی ذبح کی جا چکی تھی تو اس پر عورتوں کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جائے گی بنا بر احتیاط واجب طواف اور دو رکعت نماز بجالائے اور سعی کرے پھر طواف النساء اور نماز بجالائے تو اس پر عورتیں بھی حلال ہو جائیں گیں۔

اگر وہ صرف مناسک منیٰ سے محصور ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اسی سال کسی کو نائب بنائے۔ اور اگر اس سال ممکن نہ ہو تو آنے والے سال میں نائب بنائے تو اس کا حج صحیح ہے اور اگر اس کی قربانی نہ پہنچے اور یہ اسکی قیمت ادا کرنے سے عاجز ہو تو اسکے بدلے میں دس روزے رکھے۔

اگر کوئی عرفات اور مشعرالحرام کے اعمال بجالانے سے محصور (معذور) ہے اس عذر کی بناء پر اگر حج اسکی گردن پر ثابت تھا تو اس کا ذمہ بری نہیں ہوگا اور اس طرح اگر وہ آئندہ سال یا اسکے بعد استطاعت رکھتا ہوگا تو حج بجالائیگا۔

ہر شخص کیلئے مستحب ہے کہ وہ احرام باندھتے وقت یہ نیت کرے کہ جب اور جس جگہ حج یا عمرہ کے اعمال کو پورا کرنے معذور ہو جائے تو خداوند عالم اسے احرام کی تمام پابندیوں سے آزاد کردے اور اس نیت کے ساتھ زیر نظر لفظوں کو پڑھے:

"اللّٰھم حلّنی حیث حبستنی لقدرک الّذی قدرت علیّ"

(اے پروردگار! اپنی اس حکمت اور تدبر کے ذریعے جو تو مجھ پر رکھتا ہے جہاں کہیں سے تو نے مجھے اعمال پورا کرنے سے روک دیا ہے وہیں پر اس بندہ کو تمام محرمات احرام سے آزاد کر دے)

واضح رہے کہ تنہا اس قسم کی نیت کرنا کافی نہیں ہے بلکہ پہلے بیان کئے گئے احکام بجالانا بھی ضروری ہے اور اس قسم کی نیت کا فائدہ صرف اجر و ثواب ہے۔

س (۵۲۵): ایک شخص عمرہ تمتع بجالاتا ہے اسکے بعد احرام حج سے پہلے کسی ظالم یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے اعمال بجانہیں لاسکتا۔ اسکا کیا وظیفہ ہے؟

ج: یہ تقصیر کر کے احرام اتار دے۔ اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، البتہ اگر پہلے سے اس کی گردن پر حج ثابت ہو چکا تھا یا آنے والے سال میں بھی استطاعت باقی ہے تو اس کو آئندہ سال حج بجالانا ہوگا، اگر ایسی صورت حال نہ ہو تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

س (۵۲۶): اگر کوئی شخص عمرہ مفردہ کے طواف کے بعد کسی ظالم کی طرف سے اعمال بجالانے سے روک دیا جائے اور یہ اپنے شہر لوٹ جائے اور حکم نہ جاننے کی وجہ سے شادی کر لے اور احرام کے دوسرے محرمات کا بھی ارتکاب کر لے تو کیا بذات خود یا نائب کے ذریعے باقی اعمال بجالانے کے علاوہ اس پر کوئی کفارہ بھی ہے؟

ج: کیونکہ یہ شخص ابھی تک اپنے احرام (کے حکم) میں باقی ہے لہذا اسکی شادی باطل ہے اور چونکہ یہ حکم سے جاہل تھا لہذا اسکا جماع کرنا وطی بالشبھہ کہلائے گا اور اسے زنا تصور نہیں کیا جائے گا البتہ اگر اس سے بچہ پیدا ہو جائے تو وہ حلال زادہ ہوگا۔ یہ اسوقت تک اپنے احرام میں باقی ہے جب تک یہ خود یا نائب کے ذریعے باقی اعمال بجا نہیں لاتا۔ جہاں تک کفارے کا تعلق ہے وہ بھی اس پر نہیں ہے کیونکہ یہ حکم نہ جانتا تھا۔ البتہ بعض محرمات احرام ایسے بھی ہیں جن کا نہ جاننے کے باوجود اگر کوئی ارتکاب کرے تو اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے۔ جن کا تذکرہ المرشد الشفیق میں ہو چکا ہے۔

مختلف احکام

س (۵۴۷): آیا مقام (عقبہ مدنیین) پرانے مکہ کا آخر ہے یا نہیں؟ کیا قبرستان قریش (جس میں حضرت ابو طالبؑ دفن ہیں) پرانے مکہ میں داخل ہے؟ جبکہ کہا جاتا ہے کہ یہ مقام (عقبہ مدنیین) سے پہلے ہے؟

ج: جی ہاں، عقبہ مدنیین مکہ قدیم میں داخل ہے اور دوسرے سوال کی تشخیص کے لئے ماہرین (اہل خبرہ) کی طرف رجوع کریں۔

س(۵۲۸): بعض اوقات مسجد حرام میں کوئی رطوبت وغیرہ ہوتی ہے جو کپڑوں کو لگ جاتی ہے۔ ہم اس کی حقیقت کو نہیں جانتے بعض اوقات تو یہ پانی وغیرہ سے ہوتی ہے اور بعض اوقات پیشاب کی رطوبت ہوتی ہے، عموماً اسے ہم پاک ہی سمجھتے ہیں۔ اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اس سے اجتناب ضروری نہیں ہے۔

س(۵۲۹): جب مسجد الحرام کی کوئی جگہ نجس ہو جائے تو مسجد کی خدمت کیلئے متعینہ لوگ عین نجاست اٹھالیتے ہیں اور پھر گیلے کپڑے یا دوسری چیزوں کیساتھ اسکو صاف کرتے ہیں جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ پاک کرنے کیلئے کافی نہیں ہے۔ پھر لوگوں کے آنے جانے کی وجہ سے یہ رطوبت پوری مسجد میں پھیل جاتی ہے۔ لوگ اس رطوبت والی جگہ سے گزرتے رہتے ہیں۔ اس سے ہمیں علم ہو جاتا ہے کہ مسجد کا اکثر حصہ نجس ہوگیا ہے۔ اس صورت میں آیا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا جائز ہے یا جائز نہیں؟ یا صرف تقیہ کی صورت میں جائز ہے اور اس طواف کرنے والے کا کیا حکم ہے، جس کے بدن پر یہ رطوبت لگ جائے؟ کیا اسکا طواف صحیح ہے یا اسے دوبارہ بجالانا ہوگا؟

ج: مسجد کے نجس ہونے کا یقین حاصل ہونا انتہائی مشکل ہے شاید اس قسم کے علم و یقین کا سبب دخشاہ، بہت زیادہ وقت اور وسواس ہے اور علم اجمالی اکثر لوگوں کے

مسجد میں عبادت کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ یا بالکل محلِ ابتلاء سے ہی خارج ہے۔

س(۵۳۰): اگر حرم کو نجاست سے پاک کرنا ان شرعی طریقوں کے مطابق نہ ہو جنھیں ہم جانتے ہیں مثلاً آبِ مضاف سے پاک کرنا۔ اس وقت لباس یا بدن کو لگنے والی رطوبت کا کیا حکم ہے؟

ج: غیر شرعی طریقوں سے پاک کرنے کا علم حاصل ہونا مشکل ہے اور اگر یہ علم حاصل ہو جائے تو اس شخص کیلئے مطلوب حد تک پاک کرنا ضروری ہے اس پر واجب ہے کہ اسے پاک کرے اور اگر پاک کرنے سے عاجز ہو (جیسا کہ عموماً اسی طرح ہے) تو تکلیف ہی ساقط ہو جاتی ہے۔

س(۵۳۱): کیا پینے کیلئے رکھے گئے پانی سے وضو کرنا صحیح ہے؟ جبکہ وہاں یہ عبارت لکھی ہوتی ہے (وقف للہ من خادم الحرمین الشریفین) یہ خادم حرمین شریفین کی طرف سے اللہ کیلئے وقف ہے؟

ج: جائز ہے۔

س(۵۳۲): اسلامی ممالک میں حکومت یا اداروں کی طرف سے بڑے بڑے پانی

کے ٹینک رکھے ہوتے ہیں۔ کیا ان سے وضو کرنا جائز ہے؟

ج: جائز ہے۔

س(۵۳۳): پینے کیلئے رکھے گئے آب زمزم سے وضو کرنا جائز ہے؟ اگر وضو کرنا جائز نہ ہو تو وضو کے صحیح ہونے یا نہ ہونے پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

ج: جائز ہے۔

س(۵۳۴): اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ اس سے وضو کرنا صحیح نہیں ہے لیکن وہ اس سے وضو کر لیتا ہے تو اسکے اعمال کا کیا حکم ہے؟ اور اس وقت کیا حکم ہے جب انسان کو اس پانی کے استعمال کے جائز نہ ہونے کا علم ہی نہ ہو؟

ج: اگر اس سے قربت کی نیت حاصل ہو جائے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

س(۵۳۵): آپ حرم میں موجود پولیس والوں کے متعلق بخوبی آگاہ ہونگے کہ یہ لوگ حجر الاسود کا بوسہ نہیں لینے دیتے حتی اسے مَس تک نہیں کرنے دیتے۔ کیا اس صورت میں بھی (بوسہ دینے کا) استحباب اپنی جگہ پر باقی ہے؟

ج: جی ہاں، اپنی جگہ پر باقی ہے لیکن اگر ہاتھ لگانے یا چومنے سے ضرر اور توہین ہوتی ہو تو یہ عمل (یعنی مذکورہ حالت کے پیش نظر) عنوان ثانوی کے طور پر حرام ہو جاتا ہے۔

س(۵۳۶): حجر اسود کو بوسہ دینے یا مَس کرنے کیلئے عورتیں اور مرد اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اس سے بعض اوقات ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے جو شرعی طور پر درست نہیں ہے کیا یہ عمل شرعاً صحیح ہے؟

ج: اگر کوئی شرعی مشکل پیدا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور شرعی نافرمانی لازم آنے کی صورت میں اس سے پرہیز کریں۔

س(۵۳۷): آیا نماز پوری اور قصر پڑھنے کا اختیار صرف مسجد الحرام کے ساتھ مختص ہے یا حرم میں بھی ایسا ہے؟

ج: صرف مسجد الحرام کیساتھ مختص ہے۔

س(۵۳۸): جو مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے فضائل بیان ہوئے ہیں ان کا تعلق مسجد میں نئے اضافہ کو بھی شامل ہے کیا اس طرح دوسرے تمام احکام بھی ان جدید اضافات کو شامل ہیں؟

ج: ظاہراً ان جدید مقامات کو بھی شامل ہیں۔

س(۵۳۹): کیا دائرے کی صورت میں کعبہ کے اردگرد نماز جماعت پڑھنا صحیح ہے؟

ج: صحیح نہیں ہے۔

س (۵۴۰): اگر کوئی شخص کعبہ کے غلاف سے کوئی چیز اٹھاتا ہے کیا اسے لوٹانا واجب ہے؟ اور یہ کیسے لوٹائے؟

ج: واجب نہیں ہے۔

س (۵۴۱): کاروان حج کے مسئولین اور رہبران حجاج جو ہر سال عمل بجالاتے ہیں (ہر سال مکہ آتے ہیں) ان کی نماز قصر ہوگی یا تمام؟

ج: اگر ان کی روزی اور کمائی کا ذریعہ ہی کاروان لانا ہے یا بنیادی طور پر روزی کمانے کیلئے یہی کام کرتے ہیں تو ان کا وظیفہ پوری نماز پڑھنا ہے اسکے علاوہ ذمہ داری قصر بجالانا ہے۔ دوسری صورت میں افضل یہ ہے کہ قصر اور تمام دونوں صورتوں میں پڑھنے میں احتیاط ہے۔

س (۵۴۲): ایک مسافر مکہ میں دس دن رہنے کی نیت کرتا ہے پھر دس دن مکمل ہونے کے بعد عرفات چلا جاتا ہے اور وہاں سے مشعر الحرام جاتا ہے اور پھر منیٰ چلا جاتا ہے اور آخر میں مکہ لوٹ آتا ہے۔ منیٰ، عرفات اور مشعر میں اس کی نماز کے متعلق کیا حکم ہے؟ قصر ہوگی یا تمام؟

ج: احتیاط اس میں ہے کہ قصر و اتمام دونوں پڑھے۔

س (۵۴۳): گذشتہ سوال کو فرض کرتے ہوئے اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو دس دن مکمل ہونے سے پہلے مکہ کو کسی مجبوری کے تحت ترک کرتا ہے یعنی اسکا مکہ میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے اور یہ عرفات چلا جاتا ہے اور یہ مکہ میں اتمام کی نیت سے نماز پوری پڑھتا رہا ہے؟

ج: اسکا حکم گذشتہ مسئلہ والا ہے، احتیاط کے طور پر قصر و اتمام دونوں کو بجالائے۔

س (۵۴۴): کیا اہلسنت کیساتھ ادا کی گئی نماز وظیفہ کی ادائگی کیلئے کافی ہے؟

ج: اگر وہاں تقیہ کی ضرورت تھی تو کافی ہے وگرنہ کافی نہیں ہے۔

س (۵۴۵): جب انسان اہلسنت کی اقتداء میں نماز جمعہ بجالائے تو کیا اس کے بعد نماز ظہر پڑھنا واجب ہے؟

س (۵۴۶): جی ہاں، واجب ہے لیکن اگر ان کیساتھ تقیہ کے پیش نظر بجالا رہا تھا تو ظاہراً نماز ظہر پڑھنا واجب نہیں ہے۔

س (۵۴۷): جب یہ لوگ وقت سے پہلے ہی نماز شروع کرلیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س(۵۴۸): آیا مسجد حرام اور مسجد نبوی میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ صورت حال یہ ہے کہ ماموئین بڑے بڑے ستونوں اور لمبی دیواروں کی وجہ سے نہ تو امام کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی جماعت کی صفیں نظر آتیں ہیں کیا ایسی صورت حال میں اہلسنت کے ساتھ جماعت میں الحاق ممکن ہے؟

ج: الحاق ممکن نہیں مگر تقیہ کی صورت میں جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں۔

س(۵۴۹): کیا ان پتھروں پر سجدہ جائز ہے جو مسجد حرام میں نصب ہیں جبکہ ان کے بارے میں یہ علم ہے کہ ان پر سورج کی حرارت اثر نہیں رکھتی، انہیں مصنوعی پتھر کہا جاتا ہے یا کہ طبعی؟

ج: اگر پتھر طبعی ہیں تو جائز ہے اگر طبعی نہیں تو جائز نہیں ہے۔

س(۵۵۰): کیا مسجد نبوی میں بچھی ہوئی جائے نماز پر سجدہ جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر مسجد نبوی کی زمین پر سجدہ ممکن ہو تو جائز نہیں لیکن تقیہ کی صورت میں جائز ہے۔

س(۵۵۱): اگر ایک عورت دوران طواف گر جائے اور اسے مس کیے بغیر اٹھایا جانا ممکن نہ ہو کیا اجنبی کیلئے اسے اٹھانا جائز ہے؟

مطبوعات

توضیح المسائل

دین القیم

مرفات الاصول

مختصر الاحکام

احکام حج

حج کے متعلق ۵۵۰ سوالات

احکام نماز بمطابق فتویٰ آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ

اَدعیہ حج و زیارات (مکہ و مدینہ)

کاروانِ حجاز ,,UK،،

PRESENT BY: **MOLANA SYED MUSADAQ TAQVI**

24,KENSINGTON PLACE PORT,SOUTH WALES

NP 19 6GP...NP 19.8GP

PHONE:01633-761340 MOBILE:07967639672

E-MAIL:alhaider14@hotmail.com

لندن کے مومنین کیلئے

منجانب: مرکزی دفتر حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای حافظ بشیر حسین نجفی دام ظلہ

مسجد و امام بارگاہ حسینیہ

اکرم روڈ پاک نگر، ڈاکخانہ چاہ میراں عقب ریلوے اسٹیشن لاہور

فون لاہور: 6278672 فیکس: 7611727

ای میل manzoorabidi@hotmail.com

ALIA PRINTERS Lahore Pakistan

Email: rizvi29@yahoo.com